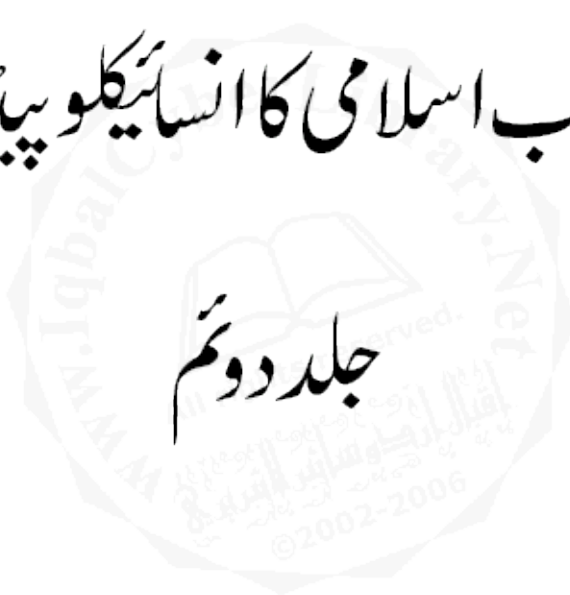


القانون

طب اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا

جلد دوم





فصل آٹھویں تاثیر تغیرات ہوا جو ارضی ہیں

اور مخالف مجرایے طبیعت کے نہیں ہیں ضرور ہے

کہ اس وقت ہم تمام اور کمال تغیرات غیر طبعی ہوا کے جو مخالف طبیعت کے نہیں ہیں اور بحسب امور ارضی اور سماوی کے پیدا ہوتے ہیں بیان کریں اگرچہ اکثر امور کی طرف ہمنے ذکر فضول ہیں بھی اشارہ کر دیا ہے جو تغیرات تابع امور سماوی کے ہیں انہیں سے ایک قسم کا تغیر یہ بھی ہے کہ جو بسبب تاثیر کو اکب کے عارض ہونا ہے اس لئے کہ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ بہت سے ستارے چیز یعنی مکان واحد میں آفتاب کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں اس وجہ سے نسخین بافراط ان بلاؤں میں پیدا ہوتی ہے جو اس مقام اجتماع سے مساحت رکھتے ہوں قریب مساحت ہوں اور کبھی اکثر بلاد کے سمت الراس ستارے بہت دور ہو جاتے ہیں اس کی وجہ سے حرارت میں کمی ہو جاتی ہے مگر تاثیر مساحت کی گرمی پیدا کرنے میں ایسی نہیں ہے جیسے ہمیشہ مساحت یا مقاربت کے وقت میں ہوتی ہے زمین کے وہ امور جو باعث تغیرات ہوا ہیں ان میں سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہے خط استواء سے اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑوں کی وجہ سے خواہ بچھت دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اور ایک سبب اختلاف ہواؤں کا یہ بھی ہے اور مٹی کے اقسام بھی ہو جب اختلاف ہوا کرتے ہیں جو بلد کہ قریب مدار راس سرطان کے شمال میں واقع ہے یا قریب مدار راس جدی کے جنوب میں ہے اس کی صیف بہت گرم ہوتی ہے بہ نسبت اس بلد کے جو اس مدار سے دور ہے خط استوار اور شمال تک واب ہے کہ اس شخص کے قول کی تصدیق کی جائے جس کی یہ رائے ہے کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہے قریب باعتبار ہے اس واسطے کہ سبب آسمانی اس جگہ پر گرمی پیدا کرنے والا ایک ہی ہے اور وہ سبب مساحت آفتاب کی سمت الراس سے ہے اور یہ مساحت یعنی سامنا تھا زیادہ موثر نہیں ہے بلکہ

مساحت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہے اس واسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہے بہ نسبت ٹھیک دوپہر کے اور اس واسطے گرمی بروقت ہونے آفتاب کے آکر سرطان اور اوائل اسد میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اس کے آفتاب نہایت میل کلی کو پہنچنے حالانکہ قرب اور مساحت بہ نسبت ہمارے اس وقت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس واسطے جس وقت کہ آفتاب راس سرطان سے پھرتا ہے اس حد تک کہ جو اس سے میل جزئی میں کمتر ہے نسخین اور حرارت اس کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اس وقت کے کہ جب آفتاب کو میل عدل النہار سے برابر اس حد کے ہو اور ابھی راس سرطان تک نہ پہنچا ہو اور جو بقعہ کہ برابر خط استواء کے ہے اس کی سمت الراس سے آفتاب کو مساحت چند روز رہتی ہے اس کے بعد بہت جلد آفتاب اس مقام سے دور ہو جاتا ہے اس لئے کہ زیادتی اجزائے میل کے نزدیک عقد تن (یعنی وہ دو نقطے جو نقطہ اعتدالی کہلاتے ہیں) کے بہت زیادہ ہے بہ نسبت زیادتی اجزائے میل نزدیک دونوں نقطہ انقلاب کے یعنی انقلاب بیعی و خریفی بلکہ اکثر نزدیک دونوں نقطہ انقلاب کے ہیں یا چار خواہ کچھ زیادہ دن کی حرکت چونکہ محسوس نہیں ہوتی کچھ اثر ظاہر نہیں کرتی ہے پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہ بھی کیفیت ہوتی ہے شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا یا چیز واحد میں اس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہے اس جہت سے فعل نسخین کا اس سے زیادہ صادر ہوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے ہیں اگرچہ بعد انصراف کے نقطہ میل کلی سے ہر روز بعد میں کمی اوریشی ہوتی ہے مگر یہ کمی اوریشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے میں کچھ موثر نہیں ہوتی اور قیاس مقتضی اس کا ہے کہ بہت دنوں تک موثر نہ ہو۔ فرض کرو کہ ایک مکان کی ہو اس من کوئلے کی آگ سے گرم کیجائے جب وہ مکان خوب گرم ہو چکے تو پھر اس مکان کی اسی مقدار گرمی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت جو سماوی کا ہے کہ جس وقت

آفتاب میل کلی پر پہنچتا ہے اور جو سماوی پر حرارت غالب آ جاتی ہے بہ نسبت اس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جس قدر قرب میں کمی کرتا ہے حرارت بہت دن تک نہیں گھٹتی بلکہ تھوڑے دنوں تک بڑھتی جاتی ہے

متن ضرور اسباب کا اعتقاد کرنا چاہئے کہ جن بلاد کا فرض قریب میل کلی کے ہے انہیں حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اور بعد ان کے ان بلاد میں گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونوں طرف کے میل کلی سے پندرہ درجہ کے قریب ہو ایسی گرمی خط استواء کے نیچے باوجود مساحت آفتاب کے سمت الراس پر نہیں ہوتی جیسے ان آبادیوں میں جو قریب راس سرطان کے ہیں بوجہ مساحت آفتاب کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ ان کا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہے سردی زیادہ ہوتی ہے یہ اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بحسب اختلاف عرض بلد کے ہے اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہیں ہے کہ اکثر احوال اور اعراض میں یہ متشابہ ہیں جو اختلاف بحسب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی میں ہوتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہے اور بلند مقام کا شہر اس میں سردی زیادہ ہوتی ہے اس لیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جس میں سخونت اور گرمی بوجہ اشتداد شعل شمس کے قرب ارض کی وجہ سے زیادہ ہے اس میں حرارت بھی زیادہ ہے مگر یہ کیفیت انہیں مقامات کی ہے جو قریب ہمارے ساکن کے ہیں۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہیں چونکہ اس جگہ سے دور ہے جہاں شعاع آفتاب کی شدت ہوتی ہے اس سبب سے اس مقام میں سردی زیادہ ہوتی ہے ویسے اس مسئلہ کی طبیعات میں بیان ہوتی ہے۔ اگر عمق مثل اس گڑھی کے ہو جس کا عمق عرض سے زیادہ ہو شعل اس مقام پر زیادہ بند ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام میں پستی بسبب پہاڑوں کے ہو اگر پہاڑ اس مقام میں بمنزلہ جائے فرار کے ہو تو وہی قسم میں داخل ہے جس کا بھی بیان ہوا اور گرم پہاڑ اس کے گرد ہو یہ قسم وہ ہے جس کے بیان تفصیلی

برودت بھی پیدا ہوگی اس لئے کہ ریح شمال پانی پر چل کر اور اس کی برودت حاصل کر کے اس سہر تک پہنچے گی۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو ہوئے جنوبی زیادہ تر غلیظ ہوتی ہے خصوصاً اگر ہو کوئی منفذ نپائے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اس پر ٹھہر کر شہر تک پہنچے۔ اگر دریا پورب طرف ہو اسکی ترطیب واسطے جو کے بہت زیادہ ہوگی بہ نسبت اس کے کہ پچھم طرف واقع ہو اس واسطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ ٹھہرے گی اور تحلیل میں بھی زیادہ پیدا ہو کرے گی اور قرب بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت میں ہوگا اور مغرب کی جانب میں ایسا نہ ہوگا حاصل یہ ہے کہ قرب دریا کا ترطیب ہو میں زیادہ پیدا کرتا ہے پھر اگر ہو بکثرت چلے اور زمین پر چلنا اس کا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رک نہ جائے تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہو دریا کی روانگی پر قادر نہ ہو اور رک رک کر چلے تو خود ہو بھی مستعد عفونت پر ہوگی اور اخلاط میں بھی عفونت پیدا کرے گی۔ ایسی ہو جو مستعد عفونت نہ ہو باد شمال ہے اس کے بعد پر و بعد اس کے پچھو اور بہت مضر ہواؤں میں ہوئے جنوبی ہے۔ جو تغیرات ہو میں نظر نفس ہو کے ہوتے ہیں دو طرح ہوتے ہیں اور ان کا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہیں ایک بیان بطور کلی۔ اور دوسرا بیان بطور جزئی اور مخصوص واسطے ہر بلد کے یہ بات علی العموم ہے کہ ہوئے جنوبی اکثر بلاد میں گرم اور تر ہوتی ہے حرارت تو اس وجہ سے کہ جس طرف گرمی زیادہ ہے اور آفتاب نزدیک ہے ادھر سے آتی ہے۔ اور رطوبت کی یہ وجہ ہے کہ دریا بطرف جنوب کے ہملوگون سے جو سکان تعلیم چہارم کے ہیں واقع ہیں اور باد صغیکہ ہو جنوبی حرارت آفتاب کا فعل اس میں قوی ہوتا ہے اور بخارات زیادہ اٹھ کر ہواؤں سے ملتے ہیں اسی جہت سے اس میں ارخاء اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہے سال ہو سرد ہے اس لئے کہ پہاڑوں پر اور سرد مقامات جن میں برف بکثرت ہے اس پر گذر کر ہم تک پہنچتی ہے اور یابس بھی ہے کہ اس کے ہمراہ بخارات کثیرہ نہیں ہوتے اس لئے کہ تحلیل جانب شمال میں کم ہے اور نہ یہ ہو اور یا کے جاری

پانی پر گذر کر آتی ہے جو اس میں رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اس کا مرور ہوتا ہے یا میدانوں پر سے گذر کر آتی ہے۔ پروا ہوا بروقت اور رطوبت میں معتدل ہے مگر خشکی میں بہ نسبت پچھوا کے زیادہ ہے اس لیے کہ شمال میں مشرق کے دریا بہ نسبت شمال مغرب کے کم ہیں اور ہم شمال ضرور ہیں **مترجم کہتا ہے** یہ خاصیت پروا ہوا کی بہ نسبت ان بلاد کے ہے جہاں کا شیخ الرئیس متوطن ہے ہمارے بلاد میں جس کا عرض بلد ستائیس اور طول قریب چودہ کے ہے پروا ہوا مرطوب ہے اور اس وجہ سے ہاتھ پاؤں کا ٹوٹنا اور اوجاع مزمنہ کا اشتداد اور دیگر عوارض رطوبی زیادہ ہوتے ہیں **متن** پچھوا ہوا میں رطوبت ہے مگر کم اس لیے کہ وہ دریاؤں پر سے گذر کر ہم تک پہنچتی ہے اور اس جہت سے کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی آپس میں ضد رکھتی ہے باین وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہیں کرتا ہے جیسے پروا ہوا کی کرتا ہے خصوصاً اکثر ابتدائے بہار میں پروا ہوا چلتی ہے اور پچھوا اکثر آخر روز میں چلتی ہے اس واسطے اکثر پچھوا ہوا میں گرمی کم ہوتی ہے بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف بروقت کے ہوتی ہے اور پروا بہت گرم ہوتی ہے اگرچہ پروا اور پچھوا دونوں بقیاس باد شمال اور جنوب کے معتدل ہیں کبھی ان احکام میں بہجت اختلاف بلاد کے فرق ہو جاتا ہے کم اسباب اور قسم کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً بعض بلاد میں ایسا فرق ہوتا ہے کہ ہوائے جنوبی سرد ہو جاتی ہے بہجت قریب ہونے برف کے پہاڑوں کے کہ ان پر ہوائیں گذر کر مائل بہ بروقت ہو جاتی ہیں اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہو جاتی ہے اس لئے کہ خشک میدانوں میں اس کا گذر ہوتا ہے۔ اور سموم وہ ہوائے گرم ہے جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا از قسم ان دخانات کے ہے جو جو میں علامات ہائلہ اور خوف انگیز سے پیدا ہوتے ہیں مشابہ آگ کے اس لیے کہ وہ دخانات اگر ثقیل اور مگر ان میں انہیں اسی جگہ پر شعلاً ٹھہ کر بھڑک پیدا ہوتی ہے اور جزو لطیف اس سے جدا ہو جاتا ہے اور ثقیل نیچے اتر آتا ہے کہ اس سے کسی قدر التهاب اور ناریت باقی رہتی

ہے جتنی ہوائیں قوی ہیں بنا برتجویر علمائے فلاسفہ کے ان کی ابتداء جہت فوق سے ہوتی ہے اگر چنانچہ ان کے مواد کا مبداء نیچے ہے مگر مبداء ان کے حرکات اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کی جانب ہے اور یہ حکم یا تو عا اور کلی ہے یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہے تحقیق میں اس مسئلہ کے ہم ایک فصل جدا گانہ لکھیں گے جس وقت بیان مسان اور بلا دکا کریں گے۔ اختلاف بلا دکا بہت مٹی کے کئی کئی طرح پر ہوتا ہے یا اور اقسام اس کے مختلف ہیں بعض قسم وہ ہے جس طین انحر کہتے ہیں یہ مٹی ہے جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ سے پاک ہو جیسے ہندوستان میں پنڈول ہوتا ہے اور ایک وہ قسم ہے جو مشابہ پتھر کے ہوتی ہے اور اس میں حجریت غالب ہوتی ہے۔ اور ایک قسم ایسی ہے کہ اس میں ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہے اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہے۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم ٹری ہے یعنی زباب ناک اور دوسری مشورہ ناک اور بعض ایسی ہے کہ اس پر قوت معدنی غالب ہوتی ہے مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی اب و ہوا میں تغیر پیدا کرتی ہے

فصل نویں بیان میں تاثیر ان تغیرات ہوا کے جو دی ہیں اور خلاف مجری طبعی کے ہیں جو تغیرات خارج طبیعت سے ہیں یا بوجہ بدلنے جو ہر ہوا کے ہوتے ہیں یا بہت متغیر ہونے کیفیت ہوا کے جو ہر ہوا کا تغیر یہ ہے کہ اس میں روایت پیدا ہوا اور یہ روایت اس جہت سے نہ ہو کہ اس کی کوئی کیفیت میں کمی اور بیشی پیدا ہو۔ یہ ہوا بانی ہے کہ آسمیں عفونت آجاتی ہے جیسے پانی میں عفونت پیدا ہوتی جو کسی گڑھے میں بھرا ہوا اور اس کا مزہ اور رنگ بدل جائے۔ ہماری مراد ہوا سے ہوائے بسیط محض نہیں ہے اس لئے کہ وہ ہوا گرم ہمارے بدن کے نہیں ہے اور اگر ہوائے بسیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کے مخالف ہے ہر واحد بسیط مجرد سے عفونت کو قبول نہیں کرتا بلکہ یا اسکی کیفیت میں استحالہ ہو جاتا ہے یا اس کا جو ہر مستعمل ہو کر کسی دوسرے بسیط کی طرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہے کہ جس کا جسم جو میں بھرا ہوا اور پراگندہ ہے اور

اس میں ہوائے حقیقی اور اجزائے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہیں اور اجزائے ارضی جو دخان میں ملکر صعود کرتے ہیں اور غبار اور اجزائے ناری سب ملے ہوئے ہیں۔ پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہونا م رکھتے ہیں اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے آب دریا اور نالوں کے پانی کو ہم پانی کہتے ہیں اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اور ارض اور ناء سے مگر جزو غالب اس میں پانی ہے یہ ہوا جس کا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہو جاتی ہے اور اس کے جوہر میں روایت آ جاتی ہے جیسے مالے اور گڑھوں کے پانی میں عفونت پیدا ہوتی ہے اس کا جوہر بھی رومی ہو جاتا ہے۔ اکثر عارض ہوتا وبا اور عفونت ہوا کا آخر گرمی اور آخر خریف کے ہوتا ہے۔ جو بیماریاں وبا سے پیدا ہوتی ہیں ان کا ذکر ہم اور کسی مقابلہ کریں گے یعنی آخر کتاب چہارم میں بعد حمیات کے مگر وہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ حرارت اور برودت میں اس کیفیت تک پہنچنے کہ جس کا تحمل نہ ہو سکے۔ تاکہ زراعت اور تولید تناسل میں فساد عارض ہو اور یہ فساد دیا بوجہ استحالہ کے طرف ہم جنس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہو جانے اور فساد عارض ہو یا استحالہ رف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہو جانا ہوا کا گرمیوں میں کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہو ہوا میں جو وقت تغیر ہو بہت سے عوارض بدنی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ہوا جس وقت متعفن ہوتی ہے اخلاط میں تعفن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب میں محصور ہے یعنی خون وہ بھی متعفن ہو جاتی ہے اس لئے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد قلب تک پہنچتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے اور اگر ہوا میں گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے جوڑ بند ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور رطوبات تحلیل ہو کر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے اور تحلیل روح کی ہو کر قوت ساقط ہو جاتی ہے ہضم جید نہیں ہوتا اس لئے کہ حارغریزی یعنی خون جو اندر بدن کے ہے اور طبیعت کی صحت انفعال کا وہی آلہ ہے تحلیل ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رنگت میں زردی آ جاتی ہے کہ رنگ سرخ کرنے والے اخلاط تحلیل پاتے ہیں اور صفر اسب اخلاط پر

غالب ہوتا ہے اور قلب میں گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہے اور اخلاط میں روانی پیدا ہو کر عفونت آ جاتی ہے اور جو تجا دلیف اندرونی ہیں اور جو اعضا ضعیف ہیں ان کی طرف متعفن اخلاط میل کرتے ہیں۔ ہوائے گرم اچھی نہیں ہے حق میں ان بدنوں کے جو خوشحال ہیں البتہ کبھی مستقی مفلوج اصحاب کزاز بار دو نزلہ بار دو شیخ رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہے۔ ہوائے بار د حار غریزی یعنی روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہے جب تک اس میں اس قدر افراط نہ ہو کہ تمام باطن میں حار غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہے اور جب ہوائے سرد میں افراط ہو مواد کو سپلان سے باز رکھتی ہے مگر اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اور پٹھوں میں ضعف ہو جاتا ہے اور قصبہ زیہ کو ضرر شدید پہنچتا ہے اور جب برودت ہو اس میں اس سے کم ہو ہضم کو قوی کرتی ہے اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہے اور آثار شہوت اور خواہش طعام کو بفتوت ظاہر کرتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تندرست آدمیوں کو ہوائے سرد بہت مناسب ہے بہ نسبت ہوائے زیادہ گرم کے ہوائے سرد کے ضرر ان افعال میں ہیں جو متعلق پٹھوں سے ہیں اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہڈیوں کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہے اس کو نچوڑ لیتی ہے ہوائے مرطوب اکثر مزاجوں کے موافق ہے رنگ اور جلد کو درست کرتی ہے اور زمی پیدا کرتی ہے اور مسام کو پاک اور کشادہ کرتی ہے مگر عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہے خشک ہوائے افعال بالکلیہ ہوائے مرطوب کے خلاف ہیں **فضل دسویں**

ہوائوں کی اصلی طبیعت کے بیان میں نئے حالات

ہوائے از قسم تغیرات کسی قدر بیان کیے مگر اب ہمارا یہ ادارہ ہے کہ بہ نسبت ہوائوں کے اثر کے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہیں اور باد شمالی سے شروع کریں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ باد شمالی تقویت دیتی ہے اور بدن کو مضبوط کرتی ہے اور سیلان رطوبت کا جو ظاہر بدن میں ہوتا ہے اس کو منع کرتی ہے اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہضم کو قوی کرتی ہے روانی شکم بر طرف کرتی ہے اور بول میں اور پیدا کرتی ہے ہوائے دبائی کی

عفونت کو زائل کر کے اس کو درست کر دیتی ہے۔ اگر پہلے باد جنوب چلے اور اس کے بعد شمال چلے تو ہوائے جنوبی سے سیلانِ رطوبت ہوتا ہے اور ہوائے شمالی اس رطوبت کو نچوڑ کر بطرفِ باطنِ جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اس رطوبت کو کھول کر بطرفِ خارج دفع کرتی ہے اس لیے واسطے ایسے وقت سیلانِ موادِ کاسر سے زیادہ ہوتا ہے اور بیماریاں سینہ کی بہت ہوتی ہے جو بیماریاں بادِ شمالی سے پیدا ہوتی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے پھون میں درد ہونا وجعِ مثانہ وجعِ رحمِ عسر بولِ سرفہ دردِ پہلو اور پسلی اور سینہ اور قشرِ یرہ پہلوؤں میں ہوائے جنوبی بدن میں سستی پیدا کرتی ہے مسامات کھول دیتی ہے اخلاط میں جو ہیجان ہوتا ہے ان کو بطرفِ خارج دفع کرتی ہے۔ سر میں گرانی پیدا کرتی ہے۔ قرو میں فساد برپا کرتی ہے امراض میں نکس پیدا کرتی ہے۔ بدن میں ضعف پیدا کرتی ہے۔ قروح اور فقرس میں ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے دردِ سر کا ہیجان ہوتا ہے۔ نیند میں غلبہ پیدا ہوتا ہے حمیات میں عفونت پیدا ہوتی ہے مگر حلق میں خشونت اس ہوا سے پیدا نہیں ہوتی۔ پروا ہوا اگر آ کر شب اور اولِ نہار میں چلے تو اس ہوا سے ملکر آتی ہے جس میں اعتدالِ بذریعہ آفتاب کے ہو جاتا ہے اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ پھر اس وقت کی پروا ہوا گرم خشک لطیف ہوتی ہے۔ اور اگر آ کر روز اور اولِ شب میں پروا چلے اس کا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنی سرد تر غلیظ ہوگی حاصل یہ ہے کہ پروا پچھوا سے بہر حال بہتر ہے۔ پچھوا ہوا اگر اولِ روز اور آ کر شب میں چلے تو آفتاب کی حرارت آئیں کچھ اثر نہیں کرتی اس جہت سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے اور اگر آ کر روز اور اولِ شب میں چلے اس کا حکم برعکس ہے

فصل گیارہویں طبائعِ مساکن کے موجبات کا

بیان تغیرات ہوا کے بیان میں کچھ حالاتِ مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کر چکے مگر اب ہم چاہتے ہیں کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر بیان کریں اور اس کا لحاظ نہیں کیا گیا کہ مضامین گذشتہ کی تکرار ہو کہ بدن تکرار کے ادائے مطلب بھی نہیں

ہو سکتا ہے یہ بات تو اوپر بیان معلوم ہو چکی کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑوں کی وجہ سے جو گرد بلاد کے ہوں مختلف ہوتے ہیں اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہے اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اس میں قوت معدنی ہو ان سب کی تاثیر بدن انسان میں جدا جدا ہے اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختوں کا گرد شہر کے ہونا یا نہ ہونا یا معاون اور قبروں کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مرور چیزیں متعفن مٹی ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج میں شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ مزاج ہواؤں کے بہ نسبت عرض بلد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤں سے اور خالص بنظروں ہواؤں کے اس بلد میں چلتی ہیں کیونکہ دریافت کیا جاتا ہے۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہو جائے بروقت غروب آفتاب اور گرم ہو جائے بروقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اس کے مخالف ہو وہ کثیف پھر سب ہواؤں میں بدتر وہ ہوا ہے جو دل میں تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے۔ اسباب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہیں جس شہر میں گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے اور بال پچھرا اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہو جاتے ہیں۔ ہضم میں ضعف ہوتا ہے۔ اگر اس ہوا میں تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہوں پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے جس کے رگ تیس برس کی عمر میں بڑھے ہو جاتے ہیں دبین انکے خوف بہت ہوتا ہے اس لئے کہ روح میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور گرم بلاد کے لوگوں کے بدن نرم ہو جاتے ہیں مساکن سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہیں ہضم انکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ پھر اگر بروقت کے ساتھ رطوبت بھی ہو کھیم و شمیم ہوتے ہیں۔ اور رگیں گوشت سے بند ہوتی ہے مفاصل اپنی جگہ پر نہیں ٹھہرتے۔ اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہیں مرطوب مقامات کے لوگ سخا ملکہ اچھے اور جلد انکی نرم استرخا انکے اعضا میں ریاضت کرنے سے جلد آجاتا ہے فصل صیف ان کی بہت گرم نہیں ہوتی اور

نہ خشا میں ان کے بروودت غالب ہوتی ہے کہ جس رطوبت سے ان کے بدن منفعل ہوتے ہیں اس کو نچوڑ ڈالتے ہیں۔ حمیات مزمنہ اور اسہال اور ٹکنا خون حیض اور بوا سیر کا انہیں بکثرت ہوتا ہے۔ قروح اور بوا سیر اور عفن اور قلاع اور صرع کی ان میں کثرت ہوتی ہے۔ بلا دیابہ کے آدمیوں کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ ان کے مزاج میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور ان کی جلد میں کھرا پن عارض ہو کر جلد پھٹ جاتی ہے۔ اور پوست ان کے دماغ تک پہنچ جاتی ہے۔ صیف کی فصل ان میں بہت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سردی کی زیادتی ہوتی ہے۔ بلند زمین کے امکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ اور من عمریں بڑی بڑی ہوتی ہیں پست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ شدت حرارت سے اندوہناک رہتے ہیں اور پانی سرد ان کو نہیں ملتا خصوصاً اگر پانی ان کے شہر میں بستہ ہو یا پتھروں میں جاری ہو خواہ زمین شورہ زار میں علاوہ یہ ہے کہ ایسے بلاد کے پانی بسبب ہوا کے بھی ردی ہو جاتے ہیں۔ جو بلاد زمین سنگ لائخ میں آباد ہوں اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہوں کہ پہاڑ یا درخت وغیرہ سے ان کی ہوا بند نہ ہو جائے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سرد ہو جاتی ہے اور ان کے بدن سخت ہوتے ہیں اور بدقوارہ اور بال بہت اور مفصل قوی پوست اور بیداری ان پر غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور دعویٰ یگتائی کا دماغ میں بھرا ہوا لڑائیوں میں آزمودہ کار صناعات میں زکی الطبع اور تیز۔ برف کے پہاڑوں کی آبادی وہاں کے لوگوں کا حکم مثل اور بلا د بارہ کے ہے اور ان کے بلاد میں ہوا بہت چلتی ہے جب تک برف نہیں پگھلتی ہے ہوا پاکیزہ ہوتی ہے اور بعد پگھلنے کے اگر پہاڑ ایسے جانب میں ہوں کہ شہر میں ہوا آنے کو روکین گرم ہو کر پلٹ جاتی ہے دریائی بلاد کا یہ حال ہے کہ وہاں کی حرارت اور بروودت معتدل ہوتی ہے اس لئے کہ رطوبت ان بلاد کی انفعال میں عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت میں نافذ ہونے والی ہے اس کے نفوذ کو قبول نہیں کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد میں غالب ہوتی

ہے۔ اگر یہ بلاد شمالی ہوں قرب دریا کا اور نشیب زمین کا ان کی تعدیل کریگا۔ اور اگر جنوبی ہوں اور ہوا وہاں کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اس وقت قرب دریا اور نشیب زمین کا ان کے اعتدال کا مضر ہے بلکہ ان دونوں کی ضد میں اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنی ارتفاع مکان اور بعد دریا ان بلاد کا اعتدال قائم کرے گا شمالی بلاد احکام اور فصول میں ان بلاد بارودہ کے مثل ہیں جن میں امراض عصب اور اختقان بخارات بکثرت ہوتے ہیں اور اخلاط بلاد میں بکثرت باطن میں جمع ہوتے ہیں۔ مقتضاً ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی ہے اور عاف بکثرت عارض ہوتا ہے اس لئے امتلا بدن میں زیادہ ہوتی ہے اور تحلیل کم ہوتا ہے پس رگیں پھٹ جاتی ہے۔ صرع ان بلاد میں عارض نہیں ہوتا اس لئے کہ اندرون جسم میں صحت ہوتی ہے اور عارضہ غریزی کی باطن میں کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسی کو صرع عارض ہونہایت قوی ہوگی اس لیے بدن کا سبب قوی کے عارض نہ ہوگی۔ قروح ان کے بدن کے بہت جلد اچھے ہوتے ہیں اس لئے انہیں قوت ہوتی ہے اور خون ان کے بدن میں صالح ہوتا ہے اور خارج سے کوئی سبب ایسا نہیں ہوتا کہ ان کے قروح میں ارخا اور زرمی پیدا کرے چونکہ حرارت ان کے قلب میں زیادہ ہوتی ہے اخلاق سہمی یعنی مثل درندوں کے رکھتے ہیں ان کی عورتیں خون حیض سے بخوبی پاک نہیں ہوتیں اس لئے کہ حیض کے خون کی روانی ان کے بدن میں پوری نہیں ہوتی کہ مسامات میں قبض ہوتا ہے اور جو چیز خون کو رواں کرے اور مسالک میں ارخا پیدا کرے وہ ان کے بدن میں نہیں پیدا ہوتی اس واسطے وہ عورتیں بنا برقول اطبا کے حافر یعنی بانجھ ہوتی ہیں اس لئے کہ ان کے رحم حیض سے پاک اور صاف نہیں ہوتے۔ حالات عورتوں کے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے بلاد بزرگ میں مخالف ہوتے ہیں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ ان عورتوں کی شدت حرارت غریزی قائم مقام ہوتی ہے اس نقصان کے جو ان کے بدن میں فقدان اسباب خارجی سرخی اور سیلان پیدا کرنے والی سے پیدا ہوا ہے یعنی جو کام سیلان اور ارخا کا اسباب سے

خارجی پیدا ہونا چاہئے وہ ان کی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ ان عورتوں کو اسقاط کمتر عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اسباب پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہیں۔ ولادت ان کے لڑکوں کی بدشواری ہوتی ہے اس واسطے کہ اعضاے ولادت ان کے لیف اور عروق وغیرہ سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور راہیں بند ہوتی ہیں اکثر اگر اسقاط کرتی ہیں سبب اس کا بروقت ہوتی ہے۔ دودھ ان میں کم پیدا ہوتا ہے اور قوام میں غلیظ ہوتا ہے اس لئے کہ بروقت کا غلبہ نفوز اور سیلان کو منع کرتا ہے کبھی ایسے بلاد میں خصوصاً ضعیف القویٰ کو مثل عورتوں کے کزاز اور سل عارض ہوتی ہے بالخصوص جس وقت وضع حمل کرتی ہیں ان کو سل اور کزاز بہجت شدت زیر یعنی چپش کے عارض ہوتا ہے اسلیے کہ عمر ولادت کے سبب سے جو رگیں اطراف صدر میں ہیں پھٹ جاتی ہیں اس طرح اجزا عصب اور لیف کے بھی پھٹ جاتے ہی عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہے اور عصب اور لیف کے پھٹنے سے کزاز ہوتا ہے۔ سراق لطن ان کا بمنزلہ نشانہ کے ہوتا ہے بوقت شدت عمر ولادت کے لڑکوں کو متفق مانی عارض ہوتا ہے اور جب جوان ہوتے ہیں خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ لڑکیوں کو ماء البطن اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہے جب سن زائد ہوتا ہے خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ آشوب چشم ان لوگوں کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہے۔ اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہے بلاد جنوبی کے احکام وہی ہیں جو بلاد حارہ اور فضول حارہ کے احکام ہیں۔ پانی ان بلاد کے اکثر شور اور کبریتی ہوتے ہیں سروں میں ان لوگوں کے مواد رطوبتی بھرے ہوتے ہیں اس لیے کہ بلاد جنوبی کا فعل یہی ہے۔ روانی شکم ان کے گرانی خواہش طعام اور شراب کا خمار بہ سبب ضعف سر اور معدے کے زیادہ ہوتا ہے۔ قروح ان کے دیر میں اچھے ہوتے ہیں اور تریل پیدا ہوتا ہے۔ عورتوں کا حیض بکثرت جاری رہتا ہے اور بدشواری حاملہ ہوتی ہیں اور اکثر اسقاط ہو جاتا ہے اس لیے کہ یہ بیماری ان میں کثرت سے ہوتی ہیں اور کوئی سبب اسقاط کا

نہیں ہے۔ مردوں کو اسہال خونی اور بوا سیر اور مدرطب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہے عارض ہوتے ہیں کہول کا یہ حال ہے کہ جس کا سن پچاس برس سے بڑھ جائے ان کو فالج بجمت کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہے۔ اور عامہ کہول کو بسبب امتلائے سرکہ ربو اور صرع اور تمدو عارض رہتا ہے حمیات غشی پیدا ہوتے ہیں جنہیں حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہے۔ حمیات ان کے طویل اور شتوی اور لیلی ہوتے ہیں۔ حمیات حادہ مکر عارض ہوتے ہیں اس لیے کہ اسہال انہیں بکثرت ہوتا ہے اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ شرقی بلاد میں جو ایسے شہر ہیں جن کے پورب کی جانب کھلی ہوئی اور اسی کھلتی ہوئی جانب کے سامنے آباد ہیں صحیح اور ہواواہان کی جید اور آفتاب اول نہار میں ان پر طلوع کرتا ہے اور وہاں کی ہوا کو صاف کرتا ہے اور جب اس جانب سے نکل آتا ہے ہوا صاف ہو جاتی ہے ہوا میں ایسے شہروں میں لطیف چلتی ہیں کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہیں اور آفتاب خود بھی ان کے پیچھے اپنی عرض حرکت سے متحرک ہوتا ہے اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکساں ہوتی ہے۔ باد مغربی جنگلی جانب مغرب کھلی ہوئی ہے اور پورب کی جانب بن وہے ان کے سامنے تھوڑی دیر تک نہیں آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ ان سے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہے اس وجہ سے وہاں کی ہوا میں لطافت نہیں پیدا ہوتی ہے اور نہ ان بلاد میں آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ انکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہے۔ اگر ایسے شہروں میں آفتاب کی طرف سے ہوا آئے تو ہواے مغربی آسکتی ہے اور رات کے وقت آتی ہے اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت میں معتدل کے ہوتے ہیں۔ اگر ہوا میں ان بلاد کے کثافت عارض نہ ہوتی البتہ طبیعت ہوا کی مشابہ ریح کے ہوتی مگر یہ ہوا صحت میں بلاد شرقی کی ہوا سے بہت کم ہے پس التفاف کرنا اس شخص کے قول کی طرف جن سے یقیناً یہ بات تجویز کی ہے کہ قوت ان بلاد کے مثل قوت ریح کے علی الاطلاق ہے کچھ ضرور نہیں بلکہ یہ بلاد بقیاس اور جانب کے شہروں کے پیشک اچھے

ہیں۔ ایک قسم کی برائی ان شہروں میں یہ ہے کہ آفتاب جب ان کے سامنے آتا ہے اس وقت بہت گرم ہوتا ہے اور تینھیں اقلیم پر بہت بلندی کے مادہ ہوتا ہے اور دفعۃً بعد برودت شب کے ان پر طلوع کرتا ہے۔ اور چونکہ ان کی ہوا کا مزاج مرطوب ہے آوازیں ان کی بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں خصوصاً فصل خریف میں بھرت نزلے کے اختیار مساکن اور ان کے تہیہ اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر میں رہنا اختیار کرے اس کو لائق ہے کہ پہلے ذہان کی مٹی کی تم کو پچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی میں دریافت کرے اور اس کا بھی لحاظ کرے کہ اس کے جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہے اور پانی اور اس کی خاصیت اصلی اور اس کا گذر اور کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ معرض انکشاف ہے یا نہیں اور ہو اس پانی تک پہنچتی ہے یا سطح زمین سے دور ہے اور اس مقام کی ہواؤں کو پچانے کے صحیح ہیں اور برودت ہو میں ہے یا نہیں۔ اور اس کے گرد دریا نالے پہاڑ معاون کیسے ہیں اور شہر کے آدمیوں کا حال صحت اور مرض میں کیسا اور کونسی بیماری کے خوگر ہیں قوت بدنی اور افتہاء طعام اور جو دت ہضم کیسی ہے اور کونسی غذا ان کی خورش ہے مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہیں یا تنگ گلی کوچہ ہوا وار ہیں یا نہیں۔ بعد اس کے یہ بھی واجب ہے کہ روزن اور دروازے پورب یا اتر کی طرف مقرر کریں۔ نامکانوں کی ایسی ہو کہ پروانجوبی آسکے اور دھوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی ہے اور قرب چشمہ شیرین کا جو بڑے بڑے اور جاری ہوں اور پانی ان کا لذیز ہو اور عمیق ہو اور صاف اور پاکیزہ ہو اور جاڑوں میں سرد ہو جائے اور گرمیوں میں گرم رہے برخلاف ان چشموں کے جو پوشیدہ ہیں ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے اب ہم ہو اور مساکن کے بیان کو تمام کر چکے اور بشرح وسط انکے حالات کو لکھ چکے مناسب ہے کہ جو اسباب ہو اور مساکن کے ساتھ شاریے گئے ہیں ان کو بھی بیان کریں

فصل بارہویں موجبات حرکت و سکون کے بیان

میں حرکت کا فعل انسان کے بدن میں بحسب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جس قدر حرکت کے ساتھ سکون مختلط ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور یہ بات نزدیک حکماء کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہے اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو مواد جسم میں بھرے ہوتے ہیں ان میں حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے حرکت شدید اور کثیر اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت میں ہیجان پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہے مگر جو حرکت شدید کثیر نہ ہو اس میں اور اس حرکت میں جو کثیر غیر شدید ہو اور وہ حرکت شدید جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدید بخونت بدن میں زیادہ پیدا کرتی ہے اور تحلیل اگر ان میں ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے۔ اور کثیر تحلیل بزمی کرتی ہے مگر بہ نسبت تسخین کے تحلیل زیادہ کرتی ہے۔ جس وقت افراط ان دونوں قسموں کی حرکت میں ہو باعرض بروودت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ حارغریزی میں تخی ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر بروقت کثرت باغلبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل میں نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جیسے حرکت دھویوں کی بروقت دھونے کے کہ اس میں بروودت اور رطوبت ہوتی ہے۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لہار بروقت کام کرنے کے کرتے ہیں اس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔ سکون سے ہمیشہ بروودت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون میں نہیں ہوتی اور اختقان رطوبات کا اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون تر طیب کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلیل فضول کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہے

فصل تیرھویں موجبات خواب و بیداری کے بیان میں نوم مشابہ سکون کے ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونوں کو بعد اس مشابہت کے چند امور ایسے خاص ہیں جن کی تفسیر کرنی ضروری ہے۔ نوم تو اے طبعی کو تقویت دیتی ہے اس واسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے متحقق ہو جاتی ہے اور تو اے نفسانی کو

ڈھیلا کر دیتی ہے اس سبب سے مسالک رونفسانی کی ترتیب کرتی ہے اور ان مسالک میں ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے جو ہر روح کو بہجت منع کرنے تحلیل کے کدورت ناک کرتی ہے مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہے اور جو اخلاط بافراط استفرغ پارہے ہوں ان کو منع کرتی ہے اس لیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو ان اخلاط کے جو مستعد بیسان ہوں زیادہ کرتی ہے۔ مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہوں ان کے نکالنے پر نوم و فعتہ اعانت کرتی ہے اس لیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن میں کر کے جو چیز فریب بجلد ہوتی ہے اس کو دفع کر دیتی ہے اس طرح کہ اس کے دفع کے مانع کو اندر رختن کرتی ہے مگر بیدار اس فعل میں بہ نسبت نوم کے زیادہ ہے علاوہ بران نوم میں بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہے اس لیے کہ تعریق نوم کی برسبیل غلبہ کے مادہ پر ہے نہ اینکه تحلیل رقیق متصل کی کر کے تعریق کرے جس کے بدن میں سے حالت نوم میں عرق بہت برآمد ہوا اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہ ہونا جاننا چاہئے کہ اس کا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہے کہ جس کا تحمل نہیں ہو سکتا۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم یا نصح پر پائے اس کا استعمالہ بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہے اور اس مادہ میں سخونت پیدا کرتی ہے پس حار غریزی تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اس وجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہو جاتا ہے اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفاوی پائے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن میں حرارت غریبہ پیدا کر کے گرمی ظاہر کرتی ہے اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہوا اسوقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اس کا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہو جائے گا اس لیے کہ وہ خلط عاصی بدن میں منتشر ہوتی ہے۔ بیداری کے افعال خواب کے ضد ہیں مگر جس وقت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہو جاتا ہے کہ ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہے اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل غاض ہوتا ہے اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض

حادثہ پیدا ہوتے ہیں۔ نوم میں اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلا دت تو اے نفسانی میں اور عقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض بارو پیدا ہوتے ہیں اس لیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہے اور افراط بیداری اشتہاء زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہے اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہے اور نقصان ہضم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہے بے چینی اور کروٹیں بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بد حالی کی دلیل ہے۔ غالب حالت نوم میں یہی ہے کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہے اور برو دت ظاہر جسم پر اسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہے کہ بیداری میں اس قدر نہیں ہوتی۔ بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اس کے خواص اور آثار پہچانے گئے ہیں ان کی نسبت آئندہ مقامات میں اکثر مقامات پر تعرض کیا جائے گا

فصل چودھویں موجبات حرکات نفسانی کے

بیان میں جمع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمراہ حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہے یا تھوڑی تھوڑی اور جس وقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے۔ اندر جسم کا سرد ہو جاتا ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعۃً تحلیل ارواح کی طرف ہوا سکے تابع برو دت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے اور کبھی اختقان روح کا شدت ہوتا ہے تو بظاہر اور باطن دونوں سرد ہو جاتے ہیں ان کے بعد بھی باغشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہے۔ حرکت روح کی طرف خارج کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت غضب کے یا بتدریج ہوگی جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے اور حرکت روح کی طرف داخل کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت قرع یعنی خوف شدید کے یا بتدریج ہو جیسے بروقت حزن اور ملال کے۔ اختقان اور تحلیل جو اوپر بیان ہوئے جن کی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے اور وہ بعد اسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعۃً ہو مگر نقصان اور زبول اصلی اسی

حرکت کے تابع ہے جو اندک اندک ہو۔ ہماری مراد نقصان سے احتقان بتدریج ہے اور ایک ایک جزو میں احتقان ہو دفعۃً اور زبول اصلی سے تھوڑا تھوڑا تحلیل مراد ہے جو دفعۃً نہ ہو کبھی حرکت روح کی ایک ہی قسمیں داخل اور خارج دونوں طرف ہوتی ہے جس وقت ایسا امر عارض ہو جس کو دونوں یا تین لازم ہیں مثلاً ہم کہ اس کے ساتھ کبھی غصب اور حزن دونوں ہوتے ہیں پس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں یا خجالت کہ اس وقت پہلے حرکت رو کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور تجویز پلٹی ہے اور انقباض خاطر میں انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیات نفسانی سے ہوتا ہے جو مغائر ان اشکال کے ہیں ان کا ہنسنے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسانی ایسے امور طبعی براہیجنتہ کرتے ہیں جیسے لڑکا کبھی اس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اس رنگ قریب اس رنگ کے ہوتا ہے جو بون بصر کو بروقت انزال کے لازم ہو یہ احوال ایسے ہیں کہ ان کے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتیں صحیح نہیں سمجھتے ان کے انکار کی وجہ یہی ہے کہ باریک آثار وجود پر ان کو اطلاع نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو دریائے معرفت حقائق اشیا میں ڈوبے ہوئے ایسی یا تو نکا انکا مثل محالات کے نہیں کرتے۔ ازیں قبیل اتباع حرکت خون کی ہے اس شخص کے بدن میں جو مستعد حرکت خون کا ہو جس وقت کہ سرخ چیزوں کی طرف بکثرت نظر کرے اور ان میں زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے لکیر جاری ہو جائے۔ یا آشوب چشم بڑھ جائے۔ ازیں قلیل دانتوں کا کند ہونا جس وقت کسی غیر کو کٹھانی کھاتا ہو اور دیکھے یا رنج پہنچنا کسی عضو میں جس وقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم باے اور اس کو خوف ہو۔ ازیں قبیل مزاج کا بد کجانا بروقت تصور خونفاک چیزوں کے یا سرور لانے والی چیزیں

فصل بندرھویں موجبات ماکول اور مشروبات کے بیان میں کھانے پینے کی

چیزیں انسان کے بدن میں تین طرح فعل کرتی ہیں کبھی ان کا فعل محض ان کی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کوئی فعل ان کا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے ایک فعل ان کے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہے بیشتر مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بحسب استعمال متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہیں لیکن ہم ان کے استعمال میں ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہیں ان معنوں پر کہ قریب ہے کہ ان کے طرف ہم اشارہ کریں۔ جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی نفع کرے اس کی شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان میں حاصل گرم ہو جائے یا سرد ایسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر مشابہ بدن انسان کے نہیں ہو جاتی اور جو فاعل براہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی طبیعت کا استحالہ ہو جاتا ہے پس وہ کسی عضو اعضاء بدن انسان کے جزو کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اس کا عنصر باوجودیکہ قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اس میں ایک بقیہ ابتدا میں جب تک کہ انعقاد و تشبہ تمام ہو اس کی اصلی کیفیت سابقہ کا باقی نہیں رہ جاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان میں بھی ہوتی ہے لیکن اس شئی مستحیل کی باقی ماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون کا جو کا ہو کے کھانے سے پیدا ہو اسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک کہ خون طرف متخیل ہو کر صلاحیت اس بات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بن جائے۔ یا جو خون کہ لہن سے پیدا ہوتا ہے اس میں برخلاف خون متولد کا ہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہے جو فاعل کہ مجموع اجزائے جوہری سے فعل کرتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی ماہیت حاصل ہوئی ہے اور اس کا وجود خاص متعین ہوا ہے ابھی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اس کی ماہیت میں نہیں ہے یہ فعل اس سے سرزد نہیں ہوتا ہے خواہ

وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہ ہو۔ کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہے چاروں کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یوست سے جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہے اس کے مادہ کو اس فعل میں کچھ دخل نہیں ہے اور جو عامل بذریعہ عنصر کے ہے اس کا یہ حال ہے کہ جب اس کا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدل انسان کے مستحیل ہو پہلے قائم اس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے متخلل ہوتی ہے اور دوبارہ حرارت غریزی اس کو تیز کر کے خون میں بڑھادیتی ہے۔ اور کبھی اس کا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تسری مرتبہ پھر ہوتا ہے اور جو فاعل اپنے مجموعہ جوہر سے فعل کرتا ہے اس کا فعل بذریعہ اس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بساط کے یکجا ہونے سے پیدا ہوا کہ ان بساط سے ملکر شے واحد مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائد کے بساط کی صورت پر حاصل ہوئی ہو اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہے ان کیفیات اولی سے نہیں ہے جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صرت بعینہ وہ نیا مزاج ہے جو ان بساط سے پیدا ہوا ہے بلکہ بصورت ایک کمال ہے جو واسطے عنصر کے بحسب اس استعداد کے حاصل ہوتا ہے جو مزاج سے حاصل ہوتا ہے جیسے قوت جذب کی مقناطیس میں یا طبیعت ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہے بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے اور بساط کے جیسے مزاج ہیں ان میں سے کسی مزاج کے بعینہ بہ طبیعت نہیں ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہے اس لیے کہ یہ حرارت نہیں ہے اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور نہ یوست ہے نہ یہ طبیعت بسیط ہے اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثلاً رنگ ہے یا بو ہے نفس طبعی اور حیوانی ہے یا کوئی دوسری صورت ہے جو محسوسات میں داخل نہیں ہے۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہے کبھی اس کا کمال مخضر اسی بات میں ہوتا ہے کہ دوسری سے کوئی اثر قبول کرے جس وقت یہ صورت عین قوت اتقالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اس میں کمال کسی غیر میں اثر کرنے کا ہو جس وقت یہ

صورت محض قوت ہو غیر میں کچھ فعل کرنے کی یعنی قوت فاعلہ ہو۔ اور جو چیز کسی غیر میں اثر کرتی ہے کبھی اس کا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے اور اس جس کا فعل بدن انسان میں ہوتا ہے اور وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہے اور کبھی غیر مناسب اور یہ سب اقسام کے فعل انکا مصدر اس شے کا مزاج نہیں ہوتا بلکہ اسکی صورت نوعیہ سے بعد مزاج کے حادث ہوتی ہے صادر ہوتے ہیں اسی واسطے ہم کہتے ہیں کہ صدور اس فعل کا مجموع جو ہر شے سے ہوتا ہے یعنی صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے مناسب فعل کے مثال یہ ہے جیسے فادانیا (جسے عود صلیب بھی کہتے ہیں) صرح کو باطل کرتی ہے۔ اور مخالف فعل کی مثال یہ ہے کہ خشکی

ایسی پیدا کرے جو مفید جو ہر انسان کے ہو **اب ہم اصلی مطلب پر رجوع کرتے ہیں** جس وقت ہم کوئی چیز مشروبات بالمطوخ کو یعنی اوپر

سے لگائی ہوئی دوا کو کہیں کہ یہ گرم ہے یا سرد ہے اس وقت ہماری مراد یہ ہے کہ اس میں قوت حرارت اور برودت ہے نہ اینکه بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اس کی حرارت دریافت ہو جیسے آگ یا برف اور یہ بھی ہم مراد لیتے ہیں کہ اس دوا میں جو قوت ہے اس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت و برودت سے زیادہ ہوگی اور اس قوت سے ہماری مراد قوت ہے جس کو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہیں کہ اس وقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا کی قوت میں کچھ فعل کرے اس طرح پر کہ جس وقت حامل اس وقت دوائی کا ہماری حار غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت بالفعل پیدا ہو جائے۔ کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہیں یعنی قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ کبریت حار بالقوة ہے اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اس میں قوی ہے کبھی ہمارا التفات مزاج غالب کی طرف ہوتا ہے مثلاً ہم کہیں کہ یہ شے حار یا بارد ہے تو اس سے یہ مارد ہوتی ہے کہ اس کے ارکان اولی کے مزاجوں میں حرارت کا مزاج

غالب ہے اور اس وقت ہم کو التفات نہیں ہوتا کہ ہمارا بدن اس دو میں کیا فعل کرے گا۔ اور کبھی ہم کہتے ہیں یہ شے بالقوۃ ایسی ہے اس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راخ کے لیتے ہیں جیسے وقت اس کا تب کی جو بالفعل نازک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہیں کہ بیش بالقوۃ مفسد ہے اسمعی خیر اور پہلے معنی میں یہ فرق ہے کہ پہلے جب تک بدن اس کا استعمال ظاہری نہ کرے اس کی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہیں ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اس کا اثر بجز ملاقات کے بدن انسان میں ہو جاتا ہے جیسے سانپ کا زہر خواہ تھوڑا سا استعمالہ کیفیت میں جیسے بیش اور پہلی قوت میں اور اس قوت میں جس کو ہم نے بمعنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور قوت متوسط یعنی درمیانی ہے جیسے ادویہ سمیہ۔ مراتب ادویہ بنظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے **پہلا مرتبہ** **یہ ہے کہ** جس چیز کا استعمال بدن انسان میں ہو اس کی کیفیت کا فعل محسوس نہ ہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اس پر حس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہ ہو جب تک کہ مکرر یا بکثرت اس کا استعمال نہ ہو **دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ** اس کا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر میں اس سے محسوس نہ ہو اور انفعال بدنی کو مجراے طبعی سے متغیر نہ کرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور بلد وغیرہ کے کہ اس کی اعانت سے اس کا ضروریت میں ہو جائے خواہ بکثرت اس کا استعمال کیا جائے **تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ** اس دو کا فعل ضرر ہیں پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہنچے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو فاسد کر دے **چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ** اس کا ضرر مہلک ہو اور مزاج کو فاسد کر دے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے۔ اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر بالکلیت ہے اور جو چیز کہ مجموع اجزائے جوہری سے مہلک ہو وہ سم ہے پھر ہم سرے سے دلیل انحصار ادویہ کے مراتب اربعہ میں بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو چیز ایسی بدن انسان سے خود متعیر ہو جائے گی مگر بدن میں کوئی تغیر پیدا نہ کریگی۔ باوہ چیر خود متعیر ہوگی اور بدن کو بھی متغیر کریگی۔ خود متعیر نہ

ہو اور بدن میں تغیر پیدا کرے۔ یہ تمہیں صورتیں قابل لحاظ طبیب کے ہیں پہلی صورت
 یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہو اور اس میں کوئی تغیر معتد بہ پیدا نہ کرے اس کی دو
 صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود متغیر ہو کہ مشابہ بدن کے ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ متغیر
 ہو کہ مشابہ بدن کے نہ ہو۔ اگر مشابہ بدن کے ہو جائے تو وہ غذائے مطلق ہے ہماری
 اصطلاح میں اور اگر مشابہ بدن کے نہ ہو تو وہ دوائے معتدل ہے اور جو چیز بدن انسان
 سے متغیر ہو اور اس میں تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہیں ہے یا اینکه جس
 طرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہے بعد اس کے اخیر میں اس کو بدن
 سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہے کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہو جاتا ہے یا یہ
 کہ اس کا حال انجام کار میں ایسا نہ ہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور
 اس میں فساد پیدا کرے۔ ان دونوں میں پہلی قسم یعنی جس کا انجام کار میں فعل تغیر
 کر دیتے بدن کا باطل ہو جاتا ہے اس کی بھی دو صورتیں ہیں یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے
 بدن سے مشابہ بدن کے ہو جائے اس کو اصطلاح میں غذائے دوائی کہتے ہیں۔ یا یہ کہ
 مشابہ بدن کے نہ ہو وہ دوائے مطلق ہے۔ دوسری قسم یعنی جو آخر کار میں بھی بدن کو تغیر
 دے اور اس کو فاسد کرے اس کو اصطلاح میں دوائے سمی کہتے ہیں اور جو چیز بدن انسا
 ن سے بالکل متغیر نہ ہو اور بدن کو متغیر کر دے وہ سم مطلق ہے۔ ایسا نہ سمجھنا چاہئے کہ سم
 مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہیں ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بروقت ہضم
 کے سم میں کسی قدر گرمی نہیں پیدا کرتی اس لیے کہ اکثر سموم جب تک کہ حرارت
 غریزی کے فعل سے سخونت نہیں حاصل کرتے کچھ نہیں کرتے ہیں بلکہ ہماری مراد یہ
 ہے کہ سم کی صورت طبعی میں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہے اور صورت طبعی باقی
 رہتی ہے تا اینکه بدن فاسد ہو جائے کبھی طبیعت سم کی خود جار ہوتی ہے پس اس کی
 حرارت طبیعت کی خاصۃً تحلیل روح میں اعانت کرتی ہے جیسے زہر سانپ اور بیش کا
 کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہے اس کی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور ست

کرنے میں معین ہوتی ہے جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنی پیڑھی نہنگ کا۔ کل وہ چیز جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہے کبھی آخر کار میں ایک تغیر طبعی یعنی تسخین بدن میں پیدا کرتی ہے اس لیے کہ جس وقت غذا مستحیل طرف خون کے ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تاہمیکہ کا ہو اور کدو سے بھی باوجودیکہ بارد ہیں یہ تسخین پیدا ہوتی ہے مگر ہم اس تغیر طبعی کا قصد اس مقام پر نہیں کرتے ہیں اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہیں بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث میں ذکر کرتے ہیں اس سے مقصود یہی ہے کہ شے مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نوع اس شے کی بھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی خلط کی طرف مستحیل نہ ہو۔ دوائے غذائی بدن سے جو ہر میں مستحیل ہوتی ہیں اور کیفیت میں بھی استحالہ پاتی ہے مگر استحالہ اس کا کیفیت میں ہوتا ہے۔ کوئی قسم دوائے غذائی کی پہلے طرف حرارت کے مستحیل ہوتی ہیں پس گرمی پیدا کرتی ہیں جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کے مستحیل ہوتی ہیں پس تبرید کرتی ہیں جیسیہ کا ہو۔ پھر جس وقت استحالہ اس کا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہے اکثر فعل اس کا تسخین ہوتا ہے خون کو بڑھا کر اور کیونکہ تسخین پیدا نہ کرے حالانیکہ اس کا جز دھار مستحیل ہو گیا اور اس کی برودت باقی نہ رہے لیکن کبھی ہمراہ ہر ایک کے دونوں سے اصلی کیفیت سے کس قدر بعد استحالہ جو ہری کے بھی باقی رہتی ہیں اس جہت سے خون کا ہو سے پیدا ہوتا ہے اس میں کسی قدر برودت بھی ہوتی ہے یا جو خون لہسن سے پیدا ہوتا ہے اس میں تھوڑی سی حرارت بھی زائد بر حرارت خون ہوتی ہے لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہے اور یہ غذا میں ان سے بعض اقسام قریب دوا کے ہے اور بعض قریب غذا کے جس طرح غذا بنظر اپنی ذات کے بعض قسم کی طبیعت قریب جو ہر خون کے ہے جیسیہ شراب اور زردی بیضہ اور ماء اللحم۔ اور بعض قسم کی طبیعت جو ہر خون سے کسی قدر بعید ہیں جیسیہ روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہیں جس کی طبیعت جو ہر خون سے بہت بعید ہے جیسیہ اغذیہ دوائیہ۔ غذا حال بدن میں تغیر کیفیت اور کمیت دونوں طرح سے کرتی ہے۔ کیفیت کا

تعمیر تو اوپر معلوم ہو چکا اور کمیت کا تغیر اس طرح کہ اگر مقدار غذا کی بڑھ جائے اور تخمہ اور سدے سے پیدا ہو کر عفونت اخلاط میں واقع ہوگی۔ یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو زبول اور لانگری پیدا ہوگی۔ زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تمبرید حاصل ہوتی ہے مگر جب عفونت پیدا ہو تو اس وقت بالعرض تسخین بھی ہوتی ہے اس لیے کہ عفونت جس طرح حرارت غریب سے پیدا ہوتی ہے اس طرح عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ غذا طبیعت بھی ہوتی ہے اور کثیف بھی لطیف غذا وہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو۔ اور کثیف غذا اس کہتے ہیں جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا تغذیہ کرے **مثال غذائے لطیف**

کثیر الغذاء کی شراب ماء اللحم زردی بیضہ گرم کیا ہوا انیمبرشت یہ سب چیزیں تغذیہ زیادہ کرتی ہے بلکہ اکثر جو ہران چیزوں کا مستحیل غذا ہو جاتا ہے **مثال**

کثیف قلیل الغذاء کی جن یعنی پنیر قدید یعنی گوشت کبوتر بچہ یا خشک گوشت یا بادنجان بیگن اور مثل اس کے ان چیزوں میں سے خون کی طرف کم مستحیل ہوتا ہے **مثال لطیف قلیل الغذاء کی** جلاب اور جو تر کاری معتدل

القوام اور کیفیت ہو اور پھلوں میں جس طرح سیب و انار وغیرہ **مثال کثیر الغذاء** کی بیضہ بھونا ہوا گوشت گاؤ و ایضا لطیف اور کثیف دونوں کبھی اردی الکیموس ہوتے ہیں اور کبھی ان کا کیموس محمود بنتا ہے مثال لطیف کثیر الغذاء اجید الکیموس کی زردی بیضہ شراب ماء اللحم مثال لطیف کثیر الغذاء اردی الکیموس کی پھیپھڑا اور گوشت اس بچہ مرغ کا جس کے بال و پر زبر آمد ہو چکے ہیں مثال لطیف قلیل الغذاء اجید الکیموس کی کا ہونا رسیب مثال لطیف قلیل الغذاء اردی الکیموس کی مولی رانی اور اکثر تر کاریاں مثال کثیف کثیر الغذاء اجید الکیموس کی بیضہ بریان بزغالہ یکسالہ مثال کثیف کثیر الغذاء اردی الکیموس کی گوشت گاؤ اور گوشت بٹ اور گوشت اسپ مثال کثیف قلیل الغذاء اردی الکیموس کی قدر انہیں غذاؤں میں سے غذائے معتدل بھی مرکب ہو سکتی ہے۔

فصل سولہویں پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اس کو خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات میں داخل ہوتا ہے نہ بائیں غرض کہ تغذیہ بدن کا اس سے حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کر دیتا ہے اور اس کے قوام کو درست کر دیتا ہے جو ہم نے کہا کہ پانی سے غذا حاصل نہیں ہوتی ہے اس واسطے کہ جو چیز غذا دینے والی ہے اس کی قوت قریبہ یہ ہے کہ خون ہو جائے اور اس کے بعد اس میں یہ قوت ہوتی ہے کہ عضو انسان کا جزو ہو جائے اور جسم بسیط میں قابلیت اس لگی نہیں کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اس پر طاری ہو جب تک کہ اس جسم بسیط میں ترکیب نہ ہو مگر پانی میں اتنی بات ہے کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے میں اعانت کرتا ہے اور پانی کو بطور بدرقہ کے پینا غذا کو رگوں میں اور مخارج میں نافذ کر دیتا ہے اس نفوذ میں غذا کو پانی سے استغنا نہیں ہو سکتی اور اس کا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہیں ہو سکتا ہے۔ پانیوں کے اقسام مختلف ہیں جو ہر ماہیت میں تو اختلاف نہیں ہے مگر چونکہ مختلف چیزیں اس سے ملتی ہیں اور کیفیات چند سے متکلف ہوتا ہے اور وہ کیفیات اس پر غالب ہوتے ہیں اس جہت سے اس میں اختلاف پیدا ہوتا ہے افضل پانی کی قسموں میں چشمہ کا پانی ہے مگر سب طرح کے چشمہ کے پانی افضل نہیں ہے بلکہ اس زمین کا چشمہ جو زمین سنگ لاخ ہو جسکی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہ ہو جو پانی میں اثر کرے یا زمین پتھر کی ہو کہ اس میں قابلیت عفونت ارضی کی نہ ہو مگر زمین سنگ لاخ کا چشمہ سنگی زمین سے بہتہ ہے پھر ہر ایک زمین سنگ لاخ کا چشمہ بھی بہتر نہیں ہے بلکہ وہ چشمہ جس کا پانی جاری ہے پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگ لاخ کا اچھا نہیں ہے بلکہ اس زمین سنگ لاخ کا جاری چشمہ جس پر دھوپ پڑتی ہے اور ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت میں چشمہ جاری ایک فضیلت حاصل کرتا ہے اور جو چشمہ جاری نہ ہو بلکہ راکد ہو اس کو ہوا جہت آفتاب اور ہوا سے ایسی روات حاصل ہوتی ہے کہ اگر اس پر دھوپ نہ پڑے اور ہوا

اس تک نہ پہنچے اتنی روایت نہیں ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ جو چشمے مٹی پر جاری ہوں ان کا پانی ان چشموں سے بہتر ہوتا ہے جو پتھروں پر جاری ہوں اس لیے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہے اور جو چیزیں غریب اور مختلف مزاج کے پانی میں ملی ہوئی ہیں ان کو کھینچ لیتی ہے اور پانی کو خوش رنگ اور صاف کر دیتی ہے اور پتھر سے یہ فعل صادر نہیں ہوتا مگر ضروری ہے کہ جس مٹی پر پانی اری ہو وہ مٹی سنگ لارخ ہونی چاہئے اور ارض حیات نہ ہو یعنی جس کے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہیں اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو پھر اگر اتفاق یہ پانی بہت گہرا ہو اور روانی میں تیزی ہو بوجہ اپنی کثرت کے جو چیز اس میں لمتی ہو اس کو اپنی طرف مستحیل کر لے اور دھوپ کی طرف جاری ہو یعنی پچھم کی طرف سے پورب کی طرف خصوصاً مشرق صہبی کی طرف جاری ہو یہ پانی سب سے بہتر ہے علی الخصوص جبکہ مبدء یا سرچشمہ دور ہو۔ جو پانی اتر یا دکن یا پچھم کی طرف بہتا ہے وہ نہایت ردی ہے خصوصاً جس وقت ہوا ے جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہو اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی اس میں موجود ہوں وہ سب سے بہتر ہے اور اس کا ایسا حال ہے کہ پینے والے کو شیرین معلوم ہوتا ہے۔ شراب کو اس کی مقدار زائد کی آمیزش کا تحمل نہیں ہے وزن میں سبک ہوتا ہے ٹھنڈا اور گرم بہت جلد ہوتا ہے اس لیے کہ اس میں کھلخل حالت برودت کا جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں حالت تیخونت کا نہ کوئی مزہ اس پر غالب ہوتا ہے اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہے اور انحدار اس کا شراب سیف سے بہت جلد ہوتا ہے جو چیز اس میں پکائی جائے بہت جلد گل جاتی ہے اور بہت جلد پک جاتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ** پانی کا وزن کرنا بہت مفید قاعدہ ہے اس کے حال کے پہچانے میں پس سبک پانی اکثر اوصاف میں افضل ہوتا ہے کبھی وزن پیمانہ سے پہچانا جاتا ہے اور کبھی اس طرح کہ دو کپڑے ہموزن مختلف پانی میں بھگوئے جائیں خواہ دو کپڑے روئی کے بعد اس کے دونوں خٹک کر کے وزن کیے جائیں جس کا

وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہے **مترجم** کہتا ہے وزنی اور سبک ہونا پانی کا پیمانہ کے ذریعہ سے بدون دریافت وزن صنفی کے ممکن نہیں ہے۔ فن کیمیا میں تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی بہ نسبت سونے کے انیس حصہ کم ہے یعنی جس طرف میں انیس تولہ سونا سما جائے اس میں ایک تولہ پانی آئیگا۔ اس وزن صنفی کو مقیاس مقرر کر کے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہے متن تصعید اور تقطیر سے بھی بری قسم پانی کی اصلاح ہو سکتی ہے اور تصعید اور تقطیر ممکن نہ ہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہے اس لیے کہ جوش دیا ہوا پانی بنا پر شہادت علمائے فن کے نفع کم پیدا کرتا ہے اور جلد ہضم ہو جاتا ہے جہاں طباء کو ایسا خیال ہوا کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اڑ جائے ہیں اور کثیف باقی رہ جاتے ہیں پس جوش دینے میں پانی کے کچھ فائدہ نہیں ہے بلکہ مضرت ہے اس لیے کہ کثافت اس کی زیادہ ہوتی ہے مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہئے کہ پانی اپنے حد ذات میں تمشابہ الاجزاء ہے لطافت اور کثافت میں اس واسطے کہ جسم بسیط ہے مرکب نہیں ہے پھر کثافت اس میں یا اس جہت سے پیدا ہوتی ہے کہ شدت کیفیت بروقت اس پر غالب ہوتی ہے یا اجزائے ارضی ایسے چھوٹے چھوٹے اس میں مل جاتے ہیں کہ انکا جدا کرنا ممکن نہ ہو اور نہ وہ اجزائے بیٹھ سکیں اس واسطے کہ ان کی مقدار ایسی نہیں ہوتی ہے کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق رکے نیچے بیٹھ جائیں جب نہیں بیٹھ سکتے ہیں تو باضطرار یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ پانی کے جوہر سے مل جاتے ہیں **مترجم کہتا ہے** کہ پانی میں جو چیز بیٹھتی ہے یا ڈوبتی ہے اس کا یہی قاعدہ ہے کہ جتنا وزن پانی کا جو خاص اس شے کے پیچھے ہے اگر برابر ہے یا زیادہ تو نہیں ڈوبتی اور اگر کم ہے تو ڈوب جاتی ہے تجربہ اس قاعدے کا ملاح یا جہاز رانوں کو بخوبی ہوتا ہے کہ تھوڑے پانی ان کی ناؤ بیٹھ جاتی ہے **متن** جوش دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ بروقت حاصل ہے ضرور دفع ہو جاتی ہے اور اس قدر تحلیل پیدا ہوتا ہے کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پتلا ہو جاتا ہے اس وقت چونکہ

بوجہ تھلکل کے اجزا میں خفت پیدا ہوتی ہے یعنی اجزائے ہوائی زیادہ شریک ہو جاتے ہیں ممکن ہے کہ وہ اجزائے ارضی جو پانی میں مل گئے تھے اور نیچے نہیں بیٹھ سکتے تھے اب بیٹھ جائیں اور پانی اس کے اختلاط سے پاک ہو کر قریب بسیٹ پانی کے ہو جائے اور جس قدر پانی بذریعہ بخارات کے اڑنے سے باقی رہا ہے لطافت اور خفت میں قریب اسی پانی کے جو جوڑا گیا ہے اس لیے کہ پانی جس وقت آمیزش سے پاک ہو جائے اس کے اجزا لطافت میں متشابہ ہو جاتے ہیں پھر اس وقت جو اجزاء دان ہو کر صعود کریں ان کو باقی ماندہ اجزاء پر زیادہ فضیلت نہیں رہتی۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جوش کھانے سے لطافت اس طرح کی پیدا کرتا ہے کہ اس سے کثافت بروقت کی بوجہ حرارت کے زائل ہو جاتی ہے اور اجزائے ارضی جو اس میں ملے ہوتے ہیں وہ بیٹھ جاتے ہیں ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہے کہ اگر غلیظ پانی مدت تک کسی ظرف میں رکھا رہے اس کے اجزائے نیچے اس قدر نہ بیٹھیں گے کہ رسوب ان کا معتد بہ ہو کر وہی غلیظ پانی جوش دیا جائے فوراً سب اجزا بیٹھ جائیں گے اور جو پانی نھرا ہو باقی رہے وہ سب اور صاف ہوتا ہے اور سب رسوب کا یہی ہے کہ بذریعہ طبع کے پانی کے قوام میں رقت حاصل ہوتی ہے ہم برابر دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے نہروں کے پانی مثل جیون کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے سے لیا جائے بروقت چلو بھرنے کے اس میں نہایت کدورت ہوتی ہے بعد تھوڑے زمانے کے صاف ہو جاتا ہے اور ایک ہی مرتبہ میں اس قدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ اس کو صاف کریں پھر اس میں کوئی چیز معتد بہ نہ نشین نہیں ہوتی۔ ایک گروہ کے لوگ روئیل کے پانی کی مدح میں افراط شدید کرتے ہیں اور چارو بینف اس میں ثابت کرتے ہیں۔ نمج اس کا دور ہے اور گذرگاہ اس کی پاکیزہ دکن سے اتر کی طرف ہر مقام پر جاری ہے جتنے پانی اس میں بہتے ہیں لطیف اور پاکیزہ ہیں عمیق ہونا اس نہر کا خاص اس کی صفت نہیں آسمیں اور بھی نہریں شریک ہیں جتنے پانی خراب ہیں اگر ہر روز ان کو کریں ہر روز اسنو کچھ کچھ نشین ضرور ہوگا اور بالہ نہہ جو

چیز تہ نسین ہوتی ہے دیر میں ہوتی ہے جھٹ پٹ نہیں ہوتی ہے اور باوجود مکر صاف کرنے کے پھر اچھی طرف صاف نہیں ہوتا ہے سبب اس کا یہ ہے کہ اجزائے ارضی بسہولت اسی پانی سے دفع ہوتے ہیں جس میں غلاظت اور لزجت اور دہنیت نہ ہو اور کثیف میں اس کا تہ نشین میں اس کا تہ نشین ہونا ایسا آسان نہیں ہوتا۔ بعد طبع اور جوش دینے کے مرتبہ محض کا ہے یعنی متھنے کا اس طرح پر کہ پانی کو کسی مشک وغیرہ بمن بھر کے خوب ہلائیں۔ عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہے خصوصاً جو گرمیوں میں بر سے گر جتے ہوئے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی سے بر سے جس کے ساتھ سخت ہوائیں چلتی ہں اس کے بخار میں کدورت ہوتی ہے اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہو اس میں بھی کدورت ہوتی ہے پس جو ہر اس پانی کا خالص نہیں ہوتا بلکہ معشوش ہوتا ہے عفونت آب باران میں بہت جلد آجاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ رقت اس میں زیادہ ہوتی ہے مفید ہوائی اور ارضی اس میں بہت اثر کرتا ہے اور اس کی عفونت سے اگر استعمال کیا جائے تعفن اخلاط پیدا ہوتا ہے اور آواز اور سینہ کو بہت ضرور کرتا ہے۔ ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اس وجہ سے تجویز کیا ہے کہ اس کی پیدائش یا ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو مختلف رطوبات سے اٹھتے ہیں اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کے ہو عمدہ اقسام میں شمار کیا جائیگا بلکہ سب یہی ہے کہ اس کے جوہر میں لطافت زیادہ ہوتی ہے اور جوہر لطیف کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہے اگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جوش دیں پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہے۔ اگر ترش چیزیں کھائی جائیں اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہے اس وقت اس کے ضرر سے امان ہوتی ہے کنوین اور کارجز کا پانی بقیہ اس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہیاس لیے کہ یہ پانی محققین اور بند ہوتے ہیں اور اجزائے ارضی کی مخالفت ان میں زمانہ دراز تک رہتی ہے کہ خالی کسی قدر عفونت سے نہیں ہوتے اور جس وقت نکالے اتے ہیں ایک قاصر کی قوت ان میں

ایک حرکت پیدا کرتی ہے یعنی نکلنے والے کی اپنی قوت طبعی سے یہ متحرک ہو کر مائل
 ظہور نہیں ہوتے اور نہ اپنی قوت سے پوشیدہ ہوتے ہیں بلکہ چند حیلہ اور کارگیری ان
 کے نکلنے میں خرچ کی جاتی ہے تب ان کو قابلیت ترشح کی حاصل ہوتی ہے ان سب
 میں جس پانی کی آمد سیسے کی نلوں میں ہو بہت برا ہے کہ قوت رصاص کی اخذ کرتا ہے
 اور قروح امعاء پیدا کرتا ہے پانی تالا کے گرد ہونے کا کنوین سے برا ہوتا ہے اس لیے
 کہ کنوین کا چشمہ بھرت آب کشی کے ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور بہت دیر تک وہ پانی محل
 احتقان میں نہیں ٹھہرتا اور جو گڑھے تالاب یا دریا کے کنارے کھودے جاتے ہیں اس
 کی آمد و شد میں کے متعفن راہوں میں دیر تک ہوتی ہے اور چشمہ تک پہنچ کر باہر نکلنا
 اس کا بطی حرکت سے ہوتا ہے کہ وہ حرکت قوت اندفاع سے نہیں پیدا ہوتی بلکہ اس
 کے معدے میں کثرت ہوتی ہے اس سے باہر نکل آتا ہے اور سوائے زمین فاسد اور
 متعفن کے اچھی زمین میں نہیں ہوتا یا پانی زمین سخت یا اس زمین کا جو لچک آلود ہو اور
 وہ پانی جو برف کی زمین کا ہو غلیظ ہوتا ہے۔ آب بسنہ خصوصاً جو دھوپ کے سامنے کھلا
 ہو ردی اور ثقیل ہوتا ہے جاڑوں میں بہت برف ریزی کے سرد ہو جاتا ہے گرمیوں
 میں دھوپ اور عنفونت کی وجہ سے گرم ہو جاتا ہے جاڑوں میں اس پانی سے بلغم پیدا ہوتا
 ہے اور گرمیوں میں صفر اور بوجہ کثافت اور اختلاط اجزائے ارضی اور متخلل ہونے اس
 کے اجزائے لطیف کے پینے والوں کو مرض طحال عارض ہوتا ہے اور مراقب ان کی پتلی
 ہو جاتی ہے اور احتشائیں ان کے بد حالی اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور اطراف اور مونڈھے
 اور گردن سخت ہو جاتی ہے اور خواہش کھانے کی بڑھ جاتی ہے اور پیاس غالب ہوتی
 ہے اور قبض شکم پیدا اور براز بدشواری ہوتا ہے اور بیشتر بتلاء ہوتے ہیں اس واسطے کہ
 احتباس کھانے کی بڑھ جاتی ہے اور پیاس غالب ذات الریہ اور زلق الامعاء اور درد
 طحال میں بتلاء ہوتے ہیں پاؤں میں لوگوں کے پتلے اور جگر ضعیف ہو جاتے ہیں۔
 خورش بوجہ مرض طحال کے م ہو جاتی ہے۔ جنون اور بواسیر اور دوالی اور ذات الریہ اور

ورم رخواں میں پیدا ہوتا ہے خصوصاً عورتوں میں۔ ان کی عورتوں میں بہت ہوتا ہے اور اس بیماری کو حمل کا ذب کہتے ہیں۔ ان کے رگوں میں اور وہ یعنی وہ نفع جو آنت اترنے سے پیدا ہو بکثرت ہوتا ہے اور جوانوں کو دوالی اور قروح ساق بہت عارض ہوتے ہیں اور ا کے قروح دیر میں اچھے ہوتے ہیں۔ شہوت ان پر غالب ہوتی ہے۔ اسہال ان کا دشوار ہوتا ہے اور اسہال میں اذیت اور قرحہ احتشا بھی ہوتا ہے۔ حمائے ربع اکثر ان کو عارض ہوتی ہے۔ اور مشائخ میں حمائے محرکہ پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ ان کے طبائع اور بطون میں بیس غالب ہوتا ہے بستہ پانی کسی قسم کا کیوں نہ ہو معدے کو موافق نہیں ہے۔ اور چشمہ کا پانی چلو میں بھر کر جو لیا جائے اس کا حکم بستہ پانی کے قریب ہے مگر راکد پر اس قدر فضیلت ہے کہ اس کی بقاء موضع واحد میں دیر تک نہیں ہوتی جب تک چشمہ کا پانی جاری نہ ہو اس میں کسی قدر نقل ضرور ہوتا ہے اور اکثر اس میں قبض بھی ہوتا ہے اور اس کا استعمال بطرف سخونت کے باطنی اعضا میں جلد ہو جاتا ہے اسی جہت سے اصحاب حیات اور ان لوگوں کو جن میں غلبہ صفر ہو موافق نہیں ہوتا بلکہ اس کا اس طرح وہ پانی جس میں جو تک بکثرت پیدا ہو ردی ہوتے ہیں مگر بعض اقسام میں ایسے پانیوں کے منافع بھی ہوتے ہیں جس پانی پر قوت لوہے کی غالب ہو تقویت احتشا کی اس سے منفعت حاصل ہوتی ہے اور ذرب کو منع کرتا ہے اور جمیع قوائے شہوانی کو برپا کرتا ہے۔ حال ایسے پانی کا اور جو اس کے قائم مقام ہے عنقریب ذکر کریں گے۔

تاج اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت ردی کی اس میں آمیزش نہ ہو خواہ اس کو پانی کر لیں یا اس میں پانی ٹھنڈا کریں یا اس کو پانی میں ڈال کر استعمال کریں ہر طرح بہتر ہے اور اس کے اقسام حالات میں زیادہ اختلاف ایسا نہیں ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن کثافت اس کی ہر ایک پانی سے زیادہ ہے جس کے پٹھہ میں درد ہو اس کو مضرت پہنچتی ہے اور جوش دینے کے بدیہ فساد بھی برطرف ہو جاتا ہے لیکن اگر نج خراب پانی س بنی ہو اور برف کے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی حاصل کی اس کا استعمال اسی طور

پانی کی دسومت اور حلاوت ہے۔ نوشادری پانی طبیعت کو روان کرتا ہے پیا جائے خواہ اس میں بیٹھیں یا اس سے اختقان کریں شمی پانی میں جس میں پھکری کا اثر ہو روانی فضول حیض کو نفع کرتا ہے۔ اور زنف الدم اور سیلان بوا سیر کو بھی نافع ہے مگر تپ کو مستعد حمی کے بدن میں برا ہیختہ کرتا ہے۔ حدیدی پانی ورم طحال کو پگھلا دیتا ہے اور باہ پر معین ہوتا ہے۔ نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہے۔ اگر چند پانی اچھے اور برے باہم مخلط ہو جائیں ان میں سے قوی اثر کا غالب ہوگا ہنسنے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر کی مسافرن میں ذکر کی ہے اور باقی احکام پانی کے اور اس کی صفات اور اس کے اصناف کی قوتیں خاص پانی کے باب میں مقام پر ذکر کریں گے جہاں ادویہ مفردہ کا بیان ہوگا

فصل سترھویں موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان میں احتباس اس چیز کا جس کو بالطنخ نکل جانا چاہئے یا بجہت ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے کہ وہ شے قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہے یا بجہت ضعف ہاضمہ کے اس کو قوائے طبعی تا اختتام ہضم اسی شے کی طرف میں دیر تک ٹھہراتا ہے یا مجاروں میں تنگی اور سدے پڑ جائیں یا مادہ غلیظہ اور بالزوجت ہو خواہ مادہ کثیر ہو کہ اس کے اخراج پر دفاع قادر نہ ہو یا قوت ارادیہ کو اس کے دفع کے احتیاج پر حس مفقود ہو جائے جیسے قونج یرقانی میں ہوتا ہے۔ یا قوت بعی کسی اور طرف متوجہ ہو جس طرح بحر ان میں احتباس بول دبراز بہ سب توجہ طبیعت کے استفراغ بحرانی پر کسی اور جہت میں ہو جاتا ہے جس وقت احتباس اس شے کا جس کا استفراغ ضرور ہے واقع ہو اس وجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جو امراض کہ بعد امراض و ترکیب کے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے سدے پڑ جاتا اور استرخا اور تشنج رطوبی اور مثل اس کے ہیں اور امراض سوے مزاج مثل عفونت یا اختقان روح اور خون کا خواہ اس کا استحالہ اطراف ناریت کے ایضاً حرارت غریزی بجہت طول زمانہ اختقان کے بچھ جاتی ہیں یا بجہت شدت اختقان کے

برو دت پیدا ہوتی ہے ایضاً رطوبت کا غالبہ تمام بدن میں ہو جاتا ہے امراض مشترکہ جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہیں مثلاً پھٹ جانا رگوں وغیرہ کا اور ان میں سے رطوبت کا جاری ہونا تھمہ بدترین اسباب امراض سے ہے خصوصاً جس وقت بعد خو گرفتہ ہونے خلوے اور خشکی معدہ کے واقع ہو جیسے نہایت پر خوری زمانہ جوش حالی کے جو بعد نہایت بھوک زمانہ قحط کے واقع ہو امراض مرکبہ مثل اورام اور شور کے ہیں۔ استفراغ اس چیز کا جس کا جس واجب ہے۔ یا بجزت قوت واقعہ کے ہوتا ہے۔ یا ضعف ماسکہ سے۔ یا مادہ مستضرغ موذی ہوتا ہے کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہے۔ یا بجزت بوجہ کے تمدید پیدا کرتا ہے۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہے۔ یا ایسا رقیق ہوتی ہے گویا کہ خود بخود دبنے لگتا ہے اور اس کا دفع ہو جانا آسان ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ رقیق کے سیلان کو وسعت مجاری معین ہوتی ہے جیسے سیلان معنی پیدا ہوتا ہے یا مجاری میں انشفاق طولاً پیدا ہوتا ہے یا انقطاع مجاری عرض میں خواہ مجاری کے منھ کھل جاتے ہیں جیسا رعانف میں کبھی وسعت مجاری کی ایک سبب جدید سے داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہے جس وقت شے قابل احتباس کا استفراغ ہو جائے برو دت مزاج کی پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ جو مادہ حار غریزی یعنی روح اور خون کو نر کرتا تھا اور جس سے حار غریزی کو غذا ملتی تھی نکل جاتا ہے اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت قراح کی پیدا ہوتی ہے اگر مادہ مستضرغ بارد المزاج مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج مثل خون کے اس وقت خلط صفرادی جو نہایت گرم ہے غالب ہوتی ہے پس سخونت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی استفراغ سے پیدا ہوتا ہے جو دائمی اور بالذات ہوتا ہے۔ کبھی استفراغ سے رطوبت عارض ہوتی ہے جس طرح حرارت کا عارض ہونا ہم نے بیان کیا اور یہ رطوبت بروقت استفراغ اس خلط کے جو مخفف تھی پیدا ہوتی ہے یا بجزت عاجز ہونے حرارت غریزی کے ہضم غذا سے چونکہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے رطوبت عارض ہوتی ہے مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہیں ہے اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہے وہ

حرارت جو بعد استفرغ کے ہو حرارت غریزی نہیں ہے بلکہ جو استفرغ مفراط ہے اس کے بعد برودت اور بیس جو ہر اعضا اور ان کی طبیعت میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض اعضا میں حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہو جائے کبھی استفرغ مفراط کے بعد امراض آلیہ سے سدہ بھی پیدا ہوتا ہے اس لئے بیس رگوں میں اور انسدادان کے مسالک ہیں بافراط ہو جاتا ہے اس کے بعد تشنج پسی اور کزاز پیدا ہوتے ہیں۔ احتباس اور استفرغ جو بعد اعتدال ہوں اور بوقت حاجت دفع ہوں بہت نافع ہوتے ہیں اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسباب ضرور بہ کے احتباس میں ہمارا کلام پورا ہو چکا اگرچہ ان میں کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو ضروری نہ تھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہیں

فصل اٹھارہویں کلام کلی ان اسباب میں کہ

اتفاقاً بدن میں پیدا ہوتے ہیں نہ ان کی ضرورت

ہوتی ہے اور نہ ان سے کچھ مضرت پہنچتی

ہے اسباب غیر ضروری اور غیر مغز وہ چیزیں ہیں جو براہ اپنی جنس کے طبیعت میں داخل نہیں ہیں اور نہ مخالف طبع تکے ہیں یہ وہی چیزیں ہیں جو بدن انسان سے ملتی ہیں اور سوائے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری ہیں داخل ہے بلکہ مثل استعمار اور اقسام و لک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی ان اسباب کے بیان میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو چیزیں بدن انسان میں خارج سے ملاقات کر کے کچھ عمل کرتی ہیں ان کا اثر دو طرح پر ہوتا ہے یا جزو لطیف شے کا بدن کے مسامات میں بوجہ قوت غائصہ کے نفوذ کرتا ہے۔ اس قوت کی شان یہی ہے کہ اندر بدن کے ڈوب کر نافذ ہو جائے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونوں باتیں جمع ہوں۔ یا اس طرح پر نفل کرے کہ اس میں مخالف کو یقیناً دخل نہ ہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کی طرف پھیرے اور یہ نفل یا اسوجہ ہوتا ہے کہ اس سے یہ کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہے جیسے طلا جو بالفعل

ٹھنڈا ہو بذریعہ برف وغیرہ کے کہ اس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہے۔ یا کماد مسخن
 یعنی سینک بالفعل کو بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جائے کہ اس سے بالفعل سخونت حاصل
 ہوتی ہے۔ یا یہ اثر اس میں بالخاصیت ہو جیسے تعلق سنگ پشم کی واسطے التہاب قلب کے
 بعض چیزیں بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہیں اور کھانے پینے میں کچھ تغیر نہیں دیتی ہیں
 جیسے پیاز کہ اگر اس کا خارج ضما د کیا جائے قرحہ ڈال دیتی ہے اور کھانے میں کسی مقدار
 پر کیوں نہ قرحہ نہیں پیدا کرتی اور بعض چیزیں اس کے برعکس ہیں جس طرح سفیدہ کہ
 اگر پیاجائے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلاء کرنے سے کچھ اثر مضر نہیں کرتا۔ بعض چیزیں
 دونوں طرح سے اثر کرتی ہیں پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب چھ اسباب میں سے
 ہوتا ہے۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جس وقت داخل بدن میں پہنچے قوت ہاضمہ جلدی
 کر کے اس کی قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہیں اور اس کے مزاج کو بدل دیتی ہیں پس اس کو
 اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہیں رکھی جتنا زمانہ اس کو باطن میں قرحہ ڈالنے کا در
 کار ہیں۔ دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھائی جاتی ہیں جو اس کی قوت کو توڑ دیتا
 ہیں تیسرا سبب یہ ہیں کہ وعیہ غذا میں ایسی رطوبات سے مل جاتی ہیں کہ ان میں ڈوب
 کر اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہیں۔ چوتھا سبب یہ ہیں کہ خارج میں بروقت ضما د کے مقام
 واحد تھہری رہتی ہیں اور اندر ایک جگہ تھہر نے نہیں پاتی۔ پانچواں سبب یہ ہیں کہ
 خارج میں بروقت ضما د وغیرہ کے اس کا اتصال باستواری ہوتا ہے اور داخل میں فقط
 مس کرتی ہوئی لسحر کرتی ہیں اور اتصال کامل نہیں ہونے پاتا چھٹا سبب یہ ہیں کہ
 جس وقت اندر پہنچتی ہیں قوت طبعی اس میں تدبیر و تصرف کرتی ہیں کہ اس کا فضلہ
 فوراً دفع ہو جاتا ہے اور سعدار جدید مستحیل رنجوں ہو جاتی ہیں۔ سفیدی کا اثر پیاز کے اثر
 کے برعکس اس سبب سے ہیں کہ اس کے اجزا غلیظہ میں مسلمات میں نفوذ خارج سے
 نہیں کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہے تو مجاری روح اور اعضاے ریئہ تک اس
 کی رسائی انجوبی نہیں ہوتی اور جس وقت کھایا جائے تو امر بالعکس ہو جائے گا یعنی غلیظ

اجزا سے نقل اعضائے باطنی پیدا ہوگا مجاری روح اور اعضائے ریئہ تک بخوبی نفوذ کرے گا۔ اور پھر چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدی میں ہیں اس کا ثوران قوی تاثیر حار غریزی کے نہیں ہوتا ہے کہ اور خارج سے ضما کرتے ہیں بجز ملاقات یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی اور داخل میں یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب ادویہ مفردہ میں بھی کیا جائے گا۔

فصل اُنیسویں موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان میں بعض اطباء جن کو دعویٰ حذاقت ہیں اُنہوں نے کہا ہے کہ حمام وہ بہتر ہے جو پُرانا ہو اور اس کی فضا وسیع ہو اس کی پاکیزہ ہو۔ پانی اُس کا پانی اس کا شریں ہو۔ اور بعض لوگوں نے یہ زیادہ کہا ہے کہ مقدار اس کی گرمی کی بقدر مناسب اس مزاج کے ہو جو اس میں جانا چاہیے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہیں کہ اس کی ہو اس کی ہو اسے سخونت اور پانی سے ترتیب پیدا ہو بیت اول حمام کا مرط اور مرط ہیں اور دوسرا درجہ مسخن اور مرط ہیں۔ اور تیسرا درجہ مسخن اور محفف ہیں۔ جس شخص نے کہا ہے کہ پانی اعضائے اصلی کی ہر گز ترتیب نہیں کرنا بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ اتصال کے اس کے قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کبھی حمام میں جانے سے سوائے تغیرات مذکورہ بالا کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہیں بعض ان تغیرات کے بالعرض ہوتے ہیں اور بعض بالذات اس لیے کہ گو خود بھی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اس کی ہو کثرت تحلیل حار غریزی کے ترید پیدا کرتی ہیں۔ اور جو ہر اعضائے بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کے تجھیف پیدا ہو جاتی ہیں اگرچہ کچھ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا ہونے کا بھی اس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد میں بدن کے قشریرہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے مسامات سمٹ جاتے ہیں اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہیں پہنچتی اور اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہے۔ پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اس سے پیدا ہوتی ہے تسخن بہت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہے اگر اس کی گرمی فاتر

سے کم ہو اس وقت اس سے تریبید اور تریبید حاصل ہوتی ہے اور بہت اختقان حرارت کے اگر بارد ہو تو چونکہ اس کی ہوا سے اختقان حرارت حاصل ہوتا ہے اور تمام حرارت احشا میں جمع ہو جاتی ہے پھر جس وقت سرد پانی بدن پر وارد ہوتا ہے اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہے اور تریبید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جس وقت پانی میں بدن زیادہ تر بھیگے حصول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہے آخر امر میں اس سے تریبید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ جس وقت میں بدن زیادہ بھیگے حصول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہے آخر امر میں اس سے تریبید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہو جائے گی مگر یہ گرمی ثابت نہیں رہتی ہے بلکہ زائل ہو جاتی ہے اور فعل طبعی پانی کا یعنی تریبید اس مقدار میں جس کو بدن پی لیتا ہے باقی رہتی ہے۔ ایضاً پانی گرم ہو یا سرد ہر حال میں رطب ضرور ہوتا ہے اور جس وقت تریبید میں افراط ہوئی اختقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اسکی حرارت کو بجھا دیتا ہے پس تریبید حاصل ہوتی ہے۔ حمام سے کبھی بوجہ تحلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہے جس وقت کہ غذائے غیر منہضم بدن میں ہو یا کوئی خلط بارد جس کا نفض نہ ہو اور پس غذا کو بوجہ تسخین کے ہضم کر دیتا ہے اور خلط میں نضح پیدا کرتا ہے کبھی استعمال حمام کا بطور خشکی کے ہوتا ہے پس اسے تجھیف حاصل ہوتی ہے اور صاحبان استنقا کو اور جن کے بدن میں تریل یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہے اور کبھی حمام تر مستعمل ہوتا ہے۔ اور کبھی اس میں دیر تک بیٹھنے میں بوجہ تحلیل اور تفریق کے تجھیف پیدا کرتا ہے اور کبھی اس میں تھوڑا سا بیٹھتے ہیں پس تریبید پیدا کرتا ہے اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اس کو پونچھ ڈالیں۔ اور کبھی استعمال حمام کا نہار منہ اور حالت گرمی اور خلاے معدے میں ہوتا ہے اس وقت تجھیف شدید پیدا کر کے بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا ہے۔ اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانے کے بعد ہوتا ہے تو اس وقت فریبی پیدا کرتا ہے اس سبب سے کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہے

مگر اس وقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہے کہ اس کے سبب سے معدے اور جگر سے غذائے ناپختہ بطرف اعضا کے کھینچتی ہے۔ اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلائے معدہ ہوتا ہے پس نفع کرتا ہے اور باعتدال فربہی پیدا کرتا ہے۔ جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مدقوق اس کو واجب ہے کہ پانی میں اس قدر بھیگے جب تک ہے ضعف پیدا نہ ہو بعد اس کے تیل کی مالش بدن میں کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو ماہیت اندر بدن کے مسام میں نافذ ہے اس کا جنس کرے اور اندر جلد کے اس ماہیت کو تفتن کرے اور اس شخص کو زیادہ ٹھہرنا حمام میں مناسب نہیں ہے اور جتنی دیر ٹھہرے مقام معتدل میں قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جائے تاکہ بخارات بہت اٹھکر ہوا میں ترطیب پیدا کریں اور حمام سے بیرنج و مشقت جو ان کو لازم ہے منتقل ہوں اور وہ سواری خاص جو ان کے واسطے تیاری جاتی ہے اور جس کا بیان باب حمیات میں اتا ہیاسی پر سوا کر دیئے جائیں اور سرد خوشبو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جائے اور ایک گھنٹہ جامہ کن میں ٹھہرائے جائیں تاکہ ایک معتدل سانس آنے لگے۔ مرطبات میں سے آب جو خواہ شیر الاغ یعنی گدی کا دودھ پلایا جائے جو شخص حمام میں زیادہ ٹھہریگا۔ اس پر خوف غشی کا ہوگا اس لیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے قلب میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور پہلے ثوران متلی کا ہوتا ہے حمام میں باوجود کثرت منافع کے ضرر بھی ہوتے ہیں کہ اس کی جہت سے زیرش فضول کی طرف اعضاے ضعیف کے بسہولت ہوتی ہے اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے اور پٹھے کو ضرور پہنچتا ہے۔ حرارت غریزی کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور اشتہائے طعام ساقط ہو جاتی ہے اور قوت باہ میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ حمام کے واسطے بھی فضول یعنی اقسام مقررہ ہیں بوجہ ان مانیوں کے جو حمام میں مقرر ہیں۔ کہ اگر وہ پانی نظر و نی یا کبریتی یا دریائی خواہ رمادی یا شور براہ طبیعت کے ہوں یا بذریعہ صناعت کے ان میں یہ مزاج پیدا کئے جائیں یا ان میں مویزج خواہ جب الغار یا کبریت وغیرہ جوش دیئے جائیں ایسے پانی

کا اور ریگ میں مدفون ہونا اور اس میں لوٹنا اور تیل میں بھیگنا اور پانی منہ پر چھڑکنے کا

بیان دھوپ کا اثر خصوصاً چلنے میں علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور نفع پر گاندہ ہوتا ہے۔ اور اورام کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور فریبی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے۔ اور ریو اور انصاب نفث کو نفع ہوتا ہے۔ اور صداع باردمزن دفع ہو جاتا ہے۔ اور وہ دماغ جس کا مزاج بارو ہے قوی ہو جاتا ہے۔ جب تک دھوپ میں بدن تر نہ ہو بلکہ خشک رہے جمع و رک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نفع ہے۔ اور رحم پاک ہو جاتا ہے۔ اگر دھوپ میں بدن کو کھول کر چلے تو کھال سمٹ جائیگی اور مثل کونلہ کے سیاہ ہو جائیگی اور مسامات کے منہ پر مثل دماغ دینے کے نشان پر جائیں گے اور تحلل بخار برطرف ہو جائیگا۔ دھوپ میں ٹھہرنا ایک جگہ پر جلد کے جلانے میں زیادہ اثر کرتا ہے بہ نسبت چلنے پھرنے کے اور تحلل اس میں بہت کم ہوتا ہے۔ سب قسم کی ریگ میں قوی تر ریگ دریا واسطے خشک کر کے رطوبات اطراف جلد کے ہے۔ کبھی اس کے اندر بیٹھتے ہیں جس وقت کہ گرم ہو اور کبھی آسمیں دفن کر دیتے ہیں اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہیں پس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تخفیف شدید بدن میں پیدا کرتی ہے تیل میں ڈوبا جیسے روغن زیتون میں کبھی جن کے بدن میں ماندگی ہوتی ہے۔ یا وہ لوگ جن کو حمیات طویل باردعارض ہوں نافع ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی نفع کرتا ہے جن کے حمیات کے ساتھ اعصاب اور مفاصل ہیں درد ہوا اور اصحاب تشنج اور کزاز احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جائے اور اگر روغن زیت میں ثعلب یعنی لومڑی اور زنج یعنی گفتار کو جس طرح ہم آگے کہیں گے پکائیں یہ اصحاب اوجاع مفاصل اور نفرس کے واسطے عمدہ علاج ہے منہ بھگوانا اور اس پر پانی چھڑکنا اس قوت کو تیز کر دیتا ہے۔ جو بوجہ کرب اور

التهاب حمیات کے سست ہوگئی ہو اور بروقت غسکی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً گلاب اور سرکہ۔ اور بیشتر شہوت کو صحیح اور برا بیچختہ کرتا ہے۔ جو لوگ نزلہ یا درد سر میں مبتلا ہوں ان کو مضر ہے **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا**

شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنہ کے واسطے ہوتا ہے اور اس میں

فصل یں انہیں ہیں فصل پہلی مسنحات کے بیان میں
 مسنحات یعنی گرم کرنے والی چیزیں کئی قسم کی ہیں جیسے غذا سے معتدل مقدار میں یا حرکت معتدل اور اس میں ریاضیات معتدل بھی داخل ہیں اور ولک معتدل یعنی مالش اور غیر معتدل یعنی دبانا اور وضع مجام بلا شرط یعنی خالی سیگی توڑوانا اس لئے کہ کچھنے لگانے سے بہت خون نکلنے کے بروقت حاصل ہوتی ہے ایضاً جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اسی میں کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہنچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذائے گرم اور دوائے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کو جس کے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو۔ اور صناعت مسخہ جیسے حداد اور طبخ اور روئیں وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزیں کی بشرطیکہ تسخین بافراط نہ کریں جیسے ہوا اور ضاد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شرط پر

فصل تیرھویں جملہ اول تعلیم دوسری میں بیان ہوئی اور غضبناک ہونا ہر حال میں
 تسخین پیدا کرتا ہے اور ہم یعنی اندوہ جب تک بافراط نہ ہو اور اگر بافراط ہو بروقت حاصل ہوگی اور فرح معتدل ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اس کی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہیں ہے اس لیے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہیں ہوتی۔ اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اس واسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اس سبب کے جو مسخن خارجی ہے ایک تسخونت خارجی مادرطب میں مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالحہ سے شغیر کر دیتی

ہے بجھت اثر مزاج اس جو ہر کے کہ یہ رطوبت اس میں بھری ہے بدن اس کے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کی طرف پھیر دے جس کی نوع اس مادہ کی نوع سے جدا گانہ ہو عفونت کا فعل اسی قدر ہے اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنی مزاج حال سے متغیر کر کے دوسری نوع کی طرف لیجاتی ہے اس کو تعفین نہیں بلکہ ہضم کہتے ہیں۔ اور احراق کے یہ معنی ہیں کہ جو ہر رطب کو جو ہر یا بس سے جدا کرے اس طرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جائے اور یا بس تہ نشین ہو۔ اور نخی سا فوج یہ ہے کہ رطوبات سب کے سب اپنے طبائع نوعیہ پر باقی رہیں مگر خونت ان کی بڑھ جائے، تکاثف ظاہر بدن میں بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ بخار اندر بدن کے بند ہو جاتے ہیں، اور خلخل بھی اندر بدن میں پیدا ہونے سے خونت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ بخارات پھیل جاتے ہیں **جالینوس** کی عادت ہے کہ مجموع ان اسباب ہے جدہ گانہ کو پانچ قسموں میں منحصر کرتا ہے حرکت جو بافراط نہ ہو، ملاقات اس چیز کی جس کی خونت بافراط نہ ہو، مادہ حارہ جو بوجہ تناول کسی چیز کے پیدا ہو، تکاثف، عفونت۔ **فصل دوسری مبردات کے بیان میں** تبرید جن چیزوں سے حاصل ہوتی ہے ان کی بھی بہت سی قسمیں ہیں ایک حرکت بافراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جائے، سکون بافراط جو حار غریزی کو اندر جسم کے تحقن کر دے، کثرت غذائے ماکول یا مشروب، قلت غذا کی جو افراط ہو، غذائے بارد، دوائے بارد، ملاقات اس چیز کی جو بافراط خونت پیدا کرے، ضما دخواہ ہو یا پانی زمین کبریتی کی، زیادہ خلخل بدن میں پیدا ہونا کہ اس کی جہت سے حار غریزی تھوڑے مکان سے بہت پھیل جاتا ہے، دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اس چیز سے جو باعتماد خونت پیدا کرے جیسے حمام میں دیر تک ٹھہرنا، زیادہ تکاثف پیدا ہونا کہ اس کی جہت سے حار غریزی میں اختناق پیدا ہوتا ہے، ملاقات اس چیز کی جو بالفعل بروقت پیدا کرے، ملاقات اس چیز کی جو اوقوۃ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو، بافراط احتباس پیدا ہونا

اس لئے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا، بافراط استفراغ کرنا اس لئے کہ اس سے مادہ حرارت ملتوہ ہو جاتا ہے اور بعد اس کے کہ فضول دفع ہوں استفراغ روح اور سدہ دن کا ہوتا ہے، بہت کھینچ کر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی بروقت پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ راہ آمد و رفت حرارت کی بند ہو جاتی ہے، اور ہم جو بافراط ہو، اور خوف، اور خوشی، اور ذلت جو بحد افراط پہنچے، اور پیشہ جو مبرد ہو جیسے ملاجی اور دھویوں کا پیشہ، اور نیم خام اور خام رہنا غذا کا جو آدہ عفونت کے ہو جاتی ہے

جالیینوس کی عادت ہے کہ ان بائیس قسموں کو چھ قسموں میں منحصر کرتا ہے حرکت مفراط، ملاقات اس کی جو تیرید کرے یا بہت سخونت پیدا کرے یہاں تک کہ تحلیل کرے، اور مادہ مبرد، اور قلت غذا کی بافراط اور کثرت غذا کی بافراط

فصل تیسری مرطبات کے بیان میں اسباب

رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں سکون، نوم، احتباس اس خلط کا جو خشکی پیدا کے، کثرت غذا، غذائے مرطب، شہد والے مرب، ملاقات مرطبات کی خصوصاً حمام با تخصیص بعد کھانا کھانے کے، ملاقات اس چیز کی جو تیرید کر کے رطوبت کو تخفین کرے، ملاقات اس چیز کی جو تخفین لطیف کر کے منجمد رطوبت بدن کو بہا دے، فرح معتدل

فصل چوتھی مجففات کے بیان میں خشکی پیدا

کرنے والے اسباب بھی بہت ہیں حرکت، بیداری، کثرت استفراغ جس میں جماع بھی داخل ہو، قلت غذا، خشک غذا کا استعمال، دوائے مجفف تو اثر حرکات نفسانی کا، ملاقات خشک کرنے والے چیزوں کی، اور ازیں قبیل نہانا ہے قابض پانی سے ہمدی اس قدر جس سے انجماد ہو کہ عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جائے، اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو سدے پیدا کر کے نفوذ کو منع کرے، انہیں اسباب میں سے ملاقات اس چیز کی ہے جس کی حرارت شدید ہو جو بافراط تحلیل کرے تا اینکه کثرت

استحمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہے۔ **فصل پانچویں مفسدات**

شکل کے بیان میں فاسد کرنے والی شکل کے اسباب کسی قدر تو خلقت اولیٰ میں پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان کے وجود سے قوت مصورہ یا مغیرہ جو مٹی میں ہے اپنے فعل کے تمام کرنے میں قاصر ہو جاتی ہے۔ اور بعض اسباب بعد جدا ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہیں اور بعض اسباب بروقت گود میں لیٹے اور گوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے ہیں، اور بعض اسباب خارجی ہیں جیسے ضربہ سقطہ، اور بعض اسباب متعلق اسباب کے ہیں کہ قبل سختی اور استحکام اعضا کے لڑکا چلنے پھرنے لگے۔ ایضاً کچھ اسباب متعلق بامراض مثل جذام اور سل اور شیخ اور استرخا اور تمدد کے اور کبھی فزنیہ زائد اور لانگری مفراط سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب اور ام کے اور کبھی بجہت امراض وضع کے اور کبھی بوجہ اندمال قروح کے

فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور مجازی

تنگ ہو جانے کے بیان میں سدے کا پیدا ہونا پہلے یا بجہت واقع ہونے کسی شے غریب کے کسی مجرب میں ہوتا ہے اور یہ غریب یا نئے جنس کا ہو جیسے پتھری یا مقدار اس کی غریب ہو جیسے ثفل براز کا مقدار میں بہت بڑا یا کیفیت میں غریب ہو اور کیفیت کی غرابت یا بجہت غلاظت کے ہو یا بوجہ لزوجت یا بسبب انجماد جیسے حلقہ یعنی خون منجمد جو قریب گوشت ہونے کے پہنچے یہ اقسام سدہ ڈالنے والے ایسے ہیں جو مجرب میں پتے ہیں از جملہ اسباب وہ چیز ہے جو ایک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ بھی چیز ہے جو اس مکان میں مضطر اور متردد ہو اور کبھی سدہ بوجہ مل جانے سوراخ کے جو بجہت اندمال زخم کے مل گیا ہو پیدا ہوتا ہے اور کوئی شے زائد اگنے سے جیسے لحم ٹولولی یعنی گوشت بھینے کاھی مجاری کو تنگ کر دیتا ہے اور بجہت شدت قوت ماسکہ کے اور بہ سبب باندھنے عصابہ کے خوب کھینچ کر بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہے، قریب کا مجرب بجہت ورم زائد کے اپنے ہمسایہ کے مجرے کو تنگ کر دے۔ یا بروقت شدید سے مجرے منقبض ہو جائے۔ یا بجہت خشکی کے جو بوجہ قابض چیزوں کے پیدا ہو۔

جاڑوں کی فصل میں سدوں کی کثرت بجمت اختقان فضول بہ سبب قبض برودت کے ہوتی ہے **فصل ساتویں اسباب کشادگی مجاری کے**

بیان میں مجاری پھیل جاتے ہیں یا بجمت ضعف قوت ماسکہ یا حرکت قوی دافعہ کے اور ازیں قبیل تنگی نفس کے یا ادویہ مفتحہ خواہ ادویہ مزجیہ جو گرم اور تر ہوں ان کے استعمال سے مجاری وسیع ہو جاتے ہیں اور تنگی مجاری کی ان کے اضداد میں ہوتی ہے بوجہ سدہ کے **فصل آٹھویں اسباب خشونت اور درشتی**

کے بیان میں خشونت پیدا ہوتی ہے یا بجمت شدت جلا کے تقطیع حاصل ہوتی ہے جیسے سرکہ یا فضول ترش میں یا تحلیل زیادہ ہو جیسے سمندہ بھین میں۔ یا فضول تیز اور حاد ہوں یا ایسی چیز قابض ہو کہ بوجہ بیوست کے خشونت پیدا کرے جیسے اشیائے عفصہ یعنی بگھی یا سرد چیز بوجہ کثافت پیدا کرنے کے خشونت لائے یا اجزائے ارضی کسی عضو پر جم جائیں مثل غبار وغیرہ کے **فصل نویں اسباب**

ملاست کے بیان میں ملاست کا سبب یا وہ چیز ہے جو بوجہ اپنی لزوجت کے چسپندہ ہو۔ یا ایسی چیز محلل کہ تلطیف کر کے مادہ کو نرم کرے اور اس کو رواں کر کے تکاثف دور کر دے سطح عضو سے **فصل دسویں اسباب**

خلع اور مفارقت موضع کے بیان میں اپنے مقام سے کسی عضو کا جدا ہو جانا یا بہ سبب کشش کے ہوتا ہے جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جائے اور دراز کیا جائے یہاں تک کہ اکھڑ جائے۔ یا بہ سبب ایک حرکت سخت کے جو باعتماد اس چیز کے ہو کہ اپنے مقام سے ہٹا دیتی ہو جیسے کوئی شخص اپنے پاؤں کو زور سے پھیرا کرے یا بہ سبب ایسی چیز کے جو مرخی ہو اور رطوبت پیدا کرے جیسے مرض قیلہ میں عارض ہوتا ہے یا بجمت حدود ایسی چیز کے جو منفسد جو ہر رباط کا ہو کہ اس کو سڑا دے یا اس کو

اغندہ سے بازر کھے جیسے جذام اور عرق النساء **فصل گیارہویں اسباب**
اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو

نزدیکی سے منع کرے اس کا سبب یا قریب کے عضو کا غلیظ ہو جانا۔
یا نشان کسی قرحہ کا پڑ جانا یا تشخ یا استرخ یا خشکی خلط کے جوڑ میں پیدا ہونی یا جوڑ کا متحجر اور
سخت ہو جانا یا کوئی خلقتی سبب ہوتا ہے۔ **فصل بارہویں اسباب اسباب اس**

**بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور
ہونے سے منع کرے** سبب اس کا یا غلیظ ہونا یا مل جانا نشان زخم کا یا تشخ

اور یا خلقتی سبب ہو **فصل تیرہویں اسباب حچرت غیر
طبعی کے بیان میں** سبب اس کا یا ایسی خشکی جس سے ضعف پیدا ہو

جیسے خشک رعشہ یا ایسی خشکی سے تشخ پیدا ہو جیسے فواق یا بس یا تشخ یا بس یا ایسے فضول
جن کی وجہ سے تشخ پیدا ہو یا ایسے فضول جو راہیں اور منہ رگوں کے بند کریں اور اپنے

نفوذ کو طرف عضو کے بوجہ سدوں کے منع کریں یا ایسے فضول جن کی حالت ورود میں
اعضا کو ایذا پہنچے بچھرت برودت کے جیسے لرزہ میں یا بوجہ لذع کے جیسے قشعریرہ میں یا بہ

سبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہو جانے حرارت کے پس عضل کو
مددگاری برودت کی پہنچتی ہے اور رنج پیدا ہو کر طالب تحلل ہوتی ہے اور اپنا خلاص

چاہتی ہے جیسے اختلاج میں اور یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کا مادہ اگر تھوڑے بخار سے
ہو ہو تو انگڑائی پیدا ہوگی۔ اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی پیدا ہوگی اگر مادہ ساکن

ہو کبھی اور اقسام کی ماندگی پیدا ہوتی ہیں جن کا آگے ذکر ہوگا بچھرت محترک ہونے مادہ
کے اور اگر اس سے بھی قوی ہو قشعریرہ پیدا ہوگا۔ اور جو اس سے بھی قوی ہو تو لرزہ پیدا

ہوگا ریجی مادہ جس وقت عضل میں بند ہو جائے اختلاج عضو کا پیدا ہوتا ہے اور پھڑکنے
لگتا ہے **فصل چودھویں اسباب زیادتی استخوان اور**

عدد اور مقدار کے بیان میں اس کا سبب کثرت مادہ کی اور فی
نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعہ دلک یا تسخین یا ضما و غیرہ کے جاذبہ کی شدت کو

مدد پہنچنا جیسے زفت وغیرہ کا ضما۔ اور یہ دوسری صورت زیادتی استخوان کو خاص ہے عدد

سے اس کو کچھ واسطہ نہیں ہے۔ **فصل پندرہویں اسباب نقصان استخوان اور غدد کے بیان میں** یہ بات یا اصل خلقت میں واقع ہوتی ہے جیسے مادہ میں نقصان ہو جائے یا جس قوت سے حمل میں تصرف اور تدبیر ہوتی ہے اس میں خطا واقع ہو یا وہ قوت ضعیف ہو یا اور آفات خارجی نازل ہوں جیسے قطع یا ضرب خواہ فاسد کرنا بروقت کا یا آفات داخل میں پیدا ہوں کہ ہڈی اس جائے یا متعفن ہو جائے

فصل سولہویں اسباب تفرق اتصال کے بیان

میں یہ اسباب کبھی داخلی ہوتے ہیں اور کبھی خارجی داخلی اسباب جیسے کوئی خلط اکال یا محرق یا تریا مرخی یا ایسی خشکی جس سے شکاف پیدا ہو یا امتلاء ریگی جس سے تمدد پیدا ہو یا امتلاء ریگی جو غائر یعنی اندر جا کر چھپے یا امتلاء خلطی جو تمدید خلط میں پیدا کرے اس کو چھاڑتا ہو یا بدن کے اندر نفوذ کرتا ہوتا کہ حرکت قوی سے اس کو غذا دے یا خلطی امتلاء ایسا ہو کہ غائر ہو جائے یعنی فرو رفتہ ہو جائے یہ اسباب یا بجز شدت حرکت کے پیدا ہوتے ہیں یا کثرت مادہ سے یا شدت حرکت دافعہ سے جو خلاف پر مجری طبعی کے ہو یا وہ حرکت بروقت امتلاء کے اور جو چیز مشابہ حرکت کے ہو جیسے زیادہ چیخنا یا اچھلنا کودنا یا اور ام کے شکاف نہ ہونے سے تفرق اتصال ہوتا ہے اور جو اسباب خارج میں ہوتے ہیں ان کی مثال جیسے ایک جسم کسی جسم میں تمدد پیدا کرے مثل حمل کے یا اور بوجھ کی چیزیں یا کاٹ ڈالے جیسے تلوار یا جلا ڈالے جیسے آگ یا پیس ڈالے جیسے پتھر کہ ایسی چیزیں جس وقت جسم میں خلا پاتی ہیں طول میں چند ٹکڑے کر ڈالتی ہیں اور اگر امتلاء ہو طول میں شکاف او عیہ کو نافذ کرتی ہیں یا کوئی جسم سوراخ پیدا کرے جیسے تیر یا دانت چھادے خواہ کاٹ کھائے جیسے کتا سانپ اور آدمی

فصل سترہویں اسباب قرحہ کے بیان میں

قرحہ کا پیدا ہونا یا ورم کے ٹوٹنے سے ہوتا ہے یا زخم کے پک جانے سے یا شور کے سڑ

جانے سے فصل اٹھارھویں اسباب ورم کے بیان میں

یہ اسباب کسی قدر بوجہ مادہ کے ہوتے ہیں اور کسی قدر ہیات عضو سے جو اسباب بوجہ مادہ کے ہوتے ہیں وہ منحصر اسی میں ہیں کہ امتلائے بدن میں ایک چیز کا چھ چیزوں سے ہو جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں یعنی چاروں خلطین اور سبب مائی اور ریکی اور جو ورم صورت عضو سے پیدا ہوتا ہے اس کی یہ کیفیت ہے کہ عضو واقع قوی ہو اور عضو قابل ضعیف ہو اور آماجگی اس کو فضلہ کے قبول کرنے میں یا بوجہ طبیعت اصلی کے ہو کہ اس کی خلقت اسی طرح پر ہوئی ہے مثل جلد کے یا اس میں سخافت زیادہ ہو مثل گوشت نرم کے جو تین پچھیدگیوں میں واقع ہے پس گوش اور بغل اور اور بیہ یعنی کش ران کے یا قبول فضلہ کی آماجگی بوجہ وسیع ہونے راہ کی طرف اس کے اور تنگ ہونے راہ کے اس سے نکلنے میں یا قابلیت اس وجہ سے ہو کہ اس کی وضع جانب تخمائی میں ہو یا اس وجہ سے کہ اس کا حجم چھوٹا ہو جو چیز آئے اس میں سے بدشواری نکل سکے مادہ غذا وغیرہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ عضو ہضم غذا میں ضعیف ہو بوجہ پہنچنے کسی آفت کے یا کوئی چوٹ ایسی لگے کہ اس میں مادہ ختنن ہو جائے یا اس عضو سے تحلل مفقود ہو اس چیز کا جسے بذریعہ ریاضت کے متحلل ہونا چاہیے یا اس عضو میں حرارت زائد ہو کہ وہ جذب مادہ کرے پھر یہ حرارت یا طبعی ہو جیسے گوشت میں ہے یا اور کسی چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو مثلاً درد یا حرکت شدید خواہ کوئی اور چیز مخن کے ذریعہ سے حرورت اس عضو کی بڑھ گئی ہو یہ سب اسباب قابلیت فضول کے ہیں کسر یعنی ٹوٹنے کی جہت سے جو ورم پیدا ہوتا ہے اس میں بھی ایک سبب ان اسباب مذکورہ سے ضرور ہوتا ہے جیسے پس جانے سے اور اسی طرح تنگی عضو کی یا تمد جس سے درستی شکستگی ہوتی ہے اور ہڈی بذات خود اور دانت میں بھی کبھی ورم آجاتا ہے اس لئے کہ ہر ایک میں ان میں سے نموء ہوتا ہے اور غذا کو قبول کرتا ہے اور بھیگ جاتا ہے رطوبت سے اور عفونت کو بھی قبول کرے گا

فصل انسیویں اسباب وجع کے علی الاطلاق

از انجا کہ وجع بھی ایک حال غیر طبعی ایسا ہے جو بدن حیوان کو عارض ہوتا ہے پس مناسب ہے کہ ہم اس کے اسباب بطور کلی بیان کریں درد کی تعریف ہم اس طرح کرتے ہیں کہ وجع دریافت کرنا بذریعہ حس کے ایک امر منافی کا ہے اور کل اسباب وجع کے دو جنس میں منحصر ہیں **ایک جنس** وہ ہے کہ جو مزاج کو دفعۃً متغیر کر دے اس کو سوء مزاج مختلف کہتے ہیں **دوسری جنس** تفراتصال کی ہے سوء مزاج مختلف سے ہماری یہ مراد ہے کہ اعضاء کے واسطے بنظر ذات کے ایک مزاج قائم اور درست ایسا ہو کہ بدون کسی سبب مخالف طبیعت کے اکثر اسی مزاج پر رہیں بعد اس کے اعضاء کو ایک مزاج دوسرا غریب ایسا عارض ہو جو مزاج اصلی کے مخالف اور اس کی ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اس وقت قوت حس بچھت درود اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کرے پس اس کو الم پینچے اس لئے کہ الم کے معنی یہی ہیں کہ موثر منافی کو بنظر منافی کے دریافت کرے سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اس میں احساس الم کا بالکل نہیں ہو اس وجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کے جو ہر اعضاء اصلی میں اس قدر متمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاء اصلی کے ہو جاتا ہے اور اس سوء مزاج متفق سے درد نہیں پیدا ہوتا کہ یہ محسوس نہیں ہے حس تو اسی چیز کی ہوتی ہے جس محسوس سے قوت حاسہ منفعل ہو اور طبیعت بدن ایسی حالت متمکنہ سے جو اس میں تغیر حال میں پیدا نہ کرے منفعل نہیں ہوتی بلکہ انفعال اس ضد سے ہوتا ہے جو طبیعت میں ایسا تغیر دے کہ اس کو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہیں ہوتی جس قدر صاحب حمائے یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب قائے غیب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان دونوں تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جو ہر اعضاء میں ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے اور غیب کی حرارت بوجہ قریب ہونے عضو کے اس خلط سے جس

میں حرارت پیدا ہوتی ہے محسوس ہوتی ہے اصل عضو میں مستحکم نہیں ہوتی بلکہ اعضاء
 ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہیں کہ جس وقت یہ خلط حار اس عضو سے دور
 ہو جائے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجائے اور اس میں کسی طرح کی حرارت باقی نہ
 رہے ہاں اگر یہ تپ بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو اس وقت بعد دور ہونے خلط کے
 حرارت عضو میں باقی رہے گی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو میں ٹھہر جاتا ہے کبھی
 اس کے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت میں بھی واسطے سمجھانے کے اس طور پر دی جاتی
 ہے کہ جو شخص جاڑوں میں نہائے گرم پانی سے یا نیم گرم سے اس نہانے سے ایک تنفر
 اور اذیت پیدا ہوگی اس لیے کہ بدن کی کیفیت مخالف کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار
 بار پانی بدن پر ڈالا جائے گا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اس کو معلوم ہوتی ہے یعنی جس
 قدر اس کے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع ہوتی جاتی ہے اسی قدر اس کو لذت
 حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام میں بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن
 اس کا گرم ہو جاتا ہے اتنے ہی گرم پانی سے جو اس نے نہاتے میں استعمال کیا تھا پھر
 جب یکا یک وہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن میں قشعریرہ پیدا ہوتا ہے
 اگر اس کو بار بار گرائے جب یہ بات یعنی ایزاد ہی سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار
 بالذات یا برد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ضرور نہیں ہے کہ الم نہ پہنچائے اس
 لئے حار اور باردا اصطلاحی دو کیفیت فاعلی ہیں اور رطب و یابس دو کیفیت منفعلہ ہیں
 قوام ان کی ماہیت کا ایسا نہیں ہے کہ ان کی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم میں اثر
 کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی کیفیتیں ہیں کہ ان کے سبب سے ایک جسم
 دوسرے جسم سے اثر قبول کرے یا چیز جو الم پہنچاتی ہے اس کا الم پہنچانا بالعرض ہوتا
 ہے اس لئے کہ یبوست کو ایک سبب جنس آخر سے مانع ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے
 کہ یابس بجمت شدت قبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور
جالینوس نے یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ بعض کتابوں میں اسے شبہ ہوا ہے کہ

محسوس ہو اور اس برد سے بالفرض تفرق اتصال حادث نہ ہو تو اس مقام پر احساس منافی کا ہو گا یا نہ ہو گا اور اگر احساس منافی کا ہو گا تو یہ وجع ہو گا یا نہیں اسی بیان سے واضح ہوتا ہے کہ تغیر مزاج کا دفعۃً سبب وجع کا ہے مثل تفرق اتصال کے کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہے پس درد پھیل جاتا ہے یعنی وجع بعد وجع کے پیدا ہوتا ہے کبھی بعد درد کے ایک کھٹک باقی رہتی ہے کہ حقیقت میں وہ درد نہیں ہے بلکہ وہ ایسی چیز ہے کہ خود بخود متخلل ہو جاتی ہے اور جاہل نادانی سے اسکے علاج میں مشغول ہوتا ہے پس ضرر پہنچتا ہے

فصل بیسویں اسباب جملہ اقسام وجع کے

علیحدہ علیحدہ اقسام ان اوجاع کے جن کے واسطے اسمائے خاص مقرر ہیں پندرہ ہیں احکاک، خشن، ناخس، ضاعطہ، ممد، منفسح، مکسر، رخوا، طاقت، مسلی، حذر، ضربانی، ثقیل، اعیانی، الادغ **وجع حکام یعنی** چھیلنے والے درد کا سبب تیز خلط یا شور ہوتی ہے **وجع خشن**۔ کا سبب ایسی خلط ہوتی ہے جس میں خشونت اور درشتی ہو **وجع ناخس یعنی** چسھنے والے درد کا سبب وہ چیز ہے جو غشا کو عرض میں کھینچے ایسی کشش سے کہ اس کے اتصال کو گویا جدا کر دے اور یہ درد کبھی حس میں یکساں ہوتا ہے اور کبھی یکساں نہیں ہوتا اور جو یکساں نہیں ہوتا ہے اس کا سبب یا تو یہ ہے کہ جس چیز پر جھلی کھینچتی ہے اور اسے ملمس کرتی ہے اس عضو کے اجزائے سختی اور نرمی میں یکساں نہیں ہوتے جیسے تر قوہ واسطے غشاء متبطن اضلاع کے جس وقت ورم ذات الحجب کا پہلو کہ ادھر کی طرف کھینچتا ہو یا ایکہ اس عضو کے اجزائے یکساں حرکت میں نہ ہوں جیسے حجاب اسی جھلی کا جو ابھی مذکور ہوئی یا یہ کہ اجزائے اس عضو کے حس میں یکساں نہ ہوں خواہ بوجہ طبیعت کے یا کوئی آفت خارجی بعض اجزائے کو پہنچی ہو کہ اس کے حس میں کمی ہوگی ہو **وجع ممد** کا سبب یعنی وہ درد جو کھینچتا ہو یا ایکہ رنج یا خلط ایسی ہوتی ہے کہ عصب اور عضلہ کو کھینچے گویا دونوں کنارے عصب یا عضلہ کی طرف مجموع

عضو کا حال ایسا ہو جاتا ہے کہ ہر طرف سے گویا دباؤ میں پڑا ہے اسی جہت سے اس میں انضباط اور تنگی پیدا ہوتی ہے **وجع مفتح یعنی** جو طول میں تفرق اتصال پیدا کرے اس کا سبب وہ مادہ ہے جو درمیان عضلہ اور اس کی غشا کے درآئے اور اتنا لگتا بلکہ اتصال عضل میں تفرق پیدا کرے **وجع مکسر یعنی** توڑنے والے درد کا سبب مادہ یا رنج جو درمیان استخوان اور اس کی غشائے محلل یعنی ڈھانچے والے کی متوسط ہو یا ایک برودت ایسی ہو جو اس جھلی کو بقوت کھینچے **وجع رخو** یعنی نرم درد کا سبب ایسا مادہ ہے جو گوشت عضل میں تمد پیدا کرے اور اس کے وتر میں تمد پیدا نہ ہو اور نرم اس کو اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ گوشت بہ نسبت پٹھے اور جھلی اور وتر کے نرم ہوتا ہے **وجع ثاقب یعنی** گڑنے والے یا سوراخ کرنے والے درد کا سبب ایک مادہ غلیظ یا رتخ ہے جو درمیان طبقات عضو سخت اور غلیظ مثل جرم معائے قولون کے بند ہو جائے اور ہر وقت اس کو پھاڑتا رہا اور اس میں نفوذ کرتا رہے پس ایسا محسوس ہو کہ گویا اس میں سوراخ کرتا ہے برص وغیرہ سے۔ **وجع مسلی** یعنی جس درد میں ایسا معلوم ہو کہ تلامی کوئی چیز سامنی جاتی ہے اور مادہ اس درد کا عینہ اسی عضو میں ہوتا ہے جو وجع ثاقب میں بیان ہوا مگر یہ مادہ بروقت پھاڑنے طبقات مذکور کے بھی تھنس رہتا ہے **وجع خدر یعنی** جس درد سے عضو سن ہو جائے سبب اس کا یا نہایت سرد مزاج ہے یا مسام کے بند ہونے سے منفذ اس روح حساس کے جو اس عضو تک جاری ہے بند ہو جائیں اور یہ انسداد مسامات منافذ روح کا بوجہ پٹھے کے ہوا مثلاً بظروف روح کی وجہ سے **وجع ضربانی** جس میں لپک سی پیدا ہو اس کا مادہ گرم ہوتا ہے سرد نہیں ہوتا اس لئے کہ سرد مادہ کیسا ہی ہونرم یا سخت در نہیں پیدا کرتا ہے جب تک کہ متخیل بطرف حرارت کے نہ ہو وجع ضربانی کا حدوث ورم حار سے اس طرح پر ہوتا ہے کہ جس وقت ورم گرم ہو اور اس کے قریب کا عضو حساس ہو کہ شریان کی ضرب ہمیشہ اس کو پہنچے جب تک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے

ہے حرکت شریان کی جو اندر کی طرف ہوتی ہے اس کا حس اس عضو کو نہیں ہوتا اور جب اس عضو میں ورم پیدا ہو اور قضا درمیانی شریان اور عضو مذکور منضغط یہاں تک ہو جائے اس وقت اس کی حرکت کا حس عضو مذکور کو ایسا ہوگا کہ شریان کی حدت سے اس عضو میں درد پیدا ہوگا **وجع ثقیل** کا سبب ورم اس عضو کا ہے جس میں بالذات حس نہ ہو مثل ریه اور گردہ اور طحال کے اس لیے کہ یہ ورم بھت گرائی کے نیچے کی طرف کھینچتا ہے اس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اس لفافہ کے جس میں یہ عضو لپٹا ہے اور حس اسی لفافہ کے ذریعہ سے ہی نیچے کو کھینچے گا اسی طرح وہ علاقہ جہاں اس لفافہ کا مثبت ہے وہ بھی نیچے کو کھینچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونوں حس کریں گے اس کے نیچے کے کھینچنے کا اور درد نقل پیدا ہوگا۔ کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس میں ہوتا ہے مگر شدت الم کی وجہ سے حس کی عضو باطل ہو جاتی ہے جیسے سرطان جو فم معدہ میں ہو کہ اس کی گرائی محسوس ہوتی ہے اور درد بھت بظان حس کے محسوس نہیں ہوتا **وجع اعیانی** **یعنی** جو درد بوجہ ماندگی کے پیدا ہو اس کا سبب یا تعب ہوتا ہے اس کا نام تعمی ہے یا ایک خلط ایسی ہو جو تمدد اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد اعیانی پیدا ہوتا ہے اس کو تمددی کہتے ہیں یا بسبب ریح کے پیدا ہو اس کو نافع کہتے ہیں یا ایک خلط لاذع سے ہو اس کو اعمائی قروچی کہتے ہیں اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب پیدا ہوتے ہیں کہ اس کا بیان خاص مقامات پر کیا جائے گا مجملہ مرکبات وجع اعیانی وہ درد ہے جو بنام درمی معروف ہے اور اس کی ترکیب تمددی اور قروچی سے ہوتی ہے **وجع لاذع** کا سبب وہی خلط ہے جس میں کیفیت حادہ موجود ہو

فصل اکیسویں اسباب سکون وجع کے بیان

میں سکون وجع کا سبب ای بھت قطع ہو جانے سبب ماوجع کے اور استفرغ سبب مذکور کے ہوتا ہے جیسے سویا اور کتان جس وقت مقام درد میں ضما کر لیں یا بوجہ تریب اور نوم کے چونکہ قوت اندر بیٹھ جاتی ہے اور اپنے نقل سے باز رہتی ہے اور درد

ساکن ہو جاتا ہے یا مسکرات کے استعمال سے یا وہ چیز جو بروقت پیدا کرتی ہے مقام درد میں حذر پیدا کرے جیسے تمامی مخدرات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہے جس سے قطع سبب ہوتا ہے

فصل بائیسویں جو باتیں درد سے پیدا ہوتی

ہیں ان کے بیان میں درد سے قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے اور اعضاء اپنے خاص انفعال سے باز رہتے ہیں کہ ان کا فعل باطل ہو جاتا ہے تا اینکه اعضاء تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہیں یا اعضاء تنفس کے فعل میں تشویش ہوتی ہے کہ سانس منقطع یا متواتر ہو جاتی ہے حاصل یہ ہے کہ مجرائے غیر طبعی پر سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہے کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہو جاتا ہے بعد اس کے اخیر میں سردی پیدا ہوتی ہے بوجہ تحلیل کے اور بجہت اس کے کہ روح اور حیات سردی لازم ہے

فصل تیسویں اسباب لذت کے بیان میں یہ بھی دو

جنس میں منحصر ہیں **پہلی جنس** وہ ہے جو غیر طبعی کو مزاج طبعی کی طرف متغیر کر دے کہ اس کا احساس واقع ہو **دوسری جنس** وہ ہے جو اتصال طبعی کو دفعۃً پھیر لائے اور جو چیز دفعۃً نہیں واقع ہوتی ہے وہ محسوس نہیں ہوتی پس اس میں لذت بھی نہیں ہوتی لذت کے معنی یہ ہیں کہ ملائم اور مناسب طبیعت کا حس ہو وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہے اور احساس بوجہ انفعال اسی قوت کے ہوتا ہے جس وقت احساس ملائم یا منافی کا ہولذت یا الم بحسب تاثیر کے پیدا ہوگا اور چونکہ لامسہ میں بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہے اور جس تاثیر منافی یا ملائم کو قبول کرتی ہے اس کی حفاظت بخوبی کرتی ہے اسی وجہ سے احساس اس کا ملائم کو نزدیک صاحبات طبیعت کثیفہ کے نہایت لذیذ ہوگا اور احساس اس کا امر منافی کہ بہت الم پہنچائے گا۔ بہ نسبت اور قوائے حاسہ کے

فصل چوبیسویں کیفیت الم پہنچانے حرکت

کے حرکت سے درد پیدا ہوتا ہے اس جہت سے کہ تمدید یعنی کھچاؤ اور رض یعنی پاش پاش ہونا اور سُخ یعنی بکھر جانا پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل پچیسویں کیفیت دم پھنجانے اخلاط

ردی کا بیان۔ اخلاط ردی سے در دیا بہ سبب ان کی کیفیت کے پیدا ہوتا ہے کہ لاذع ہو یا بجمت کثرت اخلاط تمدد پیدا ہو یا دونوں مل کر پیدا کریں

فصل چھبیسویں کیفیت دم رسانی ریاح کے

بیان میں ریح سے بوجہ تمدد کے درد پیدا ہوتا ہے اور جس ریح سے تمدد پیدا ہو یا وہ ریح تجویف اور بطون اعضا میں موجود ہو جیسے فحہ معدے میں یا طبقات اعضا اور لیف اعضا میں ریح پیدا ہو جیسے قولنج ریگی میں یا طبقات عضل میں یا جھلی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گرد عضل کے درمیان ہڈی اور گوشت اور جلد کے یا کسی عضو کے جیسے اندر عضل صدر کے ریح پیدا ہوتی ہے اور جلدی پر اگندہ ہو جاتا ریح کا یا دیر تک ٹھہرنا بحساب قلت اور کثرت اور غلظت اور رقت مادہ ریح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہے

فصل ستائیسویں اسباب احتباس اور استفراغ

کے بیان میں اس کا پہچانا بہت آسان ہے اگر اجناس احتباس اور استفراغ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں ان میں غور کیا جائے پس وہیں دیکھنا چاہیے

فصل اٹھائیسویں اسباب تخمہ اور امتلا کے

بیان میں تخمہ اور امتلا کے اسباب خارجی بھی ہوتے ہیں اور اسباب مادی سے استعمال اس چیز کا ہے جو بشدت ترطیب کرے پھر بدن کو حاجت ترطیب ماکول و مشروب کی نہ رہے بعد اس کے جب ماکول و مشروب کی ترطیب اس ترطیب کے ساتھ یکجا ہو مادہ کی افزائش بدن سے ہوگی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے میں مادہ کے فاسد ہو جائے گا جیسے بکثرت حمام کرنا خصوصاً بعد طعام کے موانع تحلل رطوبت

جیسے زیادہ آرام دہی جسم کو اور ریاضت اور استفراغ کا ترک کرنا کھانے پینے میں ترفہ اور خوشحالی اور بدلتدبیری۔ اور کبھی اسباب تھمہ کے داخلی بھی ہوتے ہیں جیسے ضعف قوت ہاضمہ کو ہضم نہ کر سکے یا ضعف قوت دافعہ یا ماسکہ میں کہ اس کی جہت سے اخلاط اندر بند ہو جاتے ہیں اور دفع نہیں ہوتے۔ یا مجاری بند ہو جائیں۔

فصل انتیسویں اسباب ضعف اعضا کے بیان

میں یا سبب ضعف کا جرم پر کسی عضو کے وارد ہو یا جو روح حائل قوت منصرفہ کی عضو میں ہے اس پر یا نفس قوت منصرفہ پر وارد ہو جو ضعف کہ اس میں اس کا سبب خاص عضو میں وارد ہو یا سوء مزاج مستحکم ہوتا ہے خصوصاً سوء مزاج بارد اگرچہ سوء مزاج حار بھی اکثر ایسا فعل کرتا ہے کہ اس سے ضعف پیدا ہو جیسے سوء مزاج بارد کہ تخذیر پیدا کر کے فساد مزاج روح کر دیتا ہے جس طرح کوئی شخص دیر تک حمام میں ٹھہرے بلکہ جس پر حمام وغیرہ میں غشی عارض ہو اور سوء مزاج یا بس قوی کو نفوذ سے منع کرتا ہے کہ تکلیف مسامات پیدا ہوتی ہے اور سوء مزاج رطب بجمہت ارخا اور ڈھیلا کرنے اور مانع ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب سے خاص کردہ مرض جس کی اذیت بخوبی ظاہر نہ ہو عضو کو ضعیف کرتا ہے مرض اور الم یا فٹ عضو کی پیٹھ میں ہے اس کو ڈھیلا کر دیتے ہیں اس لئے کل افعال طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اس کی ترکیب اور تالیف کے تمام ہوتے ہیں اور ہضم بھی امساک جید کی طرف ہیات چند پر محتاج ہے اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہے اور جو ضعف بجمہت اس کے عارض ہوتا ہے کہ سبب خاص روح میں ہو تو وہ یا سوء مزاج ہے یا تخلل روح کا بوجہ استفراغ خاص روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع ہو جس صورت میں سبب ضعف خاص قوت پر وارد ہوتا ہے اس کی وجہ کثرت اور تکرار افعال ہوتی ہے کہ اس کی جہت سے قوت میں سستی آ جاتی ہے اور اگرچہ ہمراہ اس کثرت کے تخلل روح کا بھی برسبیل یکجائی ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہے جس

وقت ہم شمار اسباب کا دوسرے طور پر کریں گے اور اس وقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب ملاحظہ کے سبب واقع ہوئے ہیں بھی ذکر کریں گے تب اسباب سوء مزاج کے معلوم ہوں گے انہیں اسباب میں سے فساد آب و ہوا اور اشیائے خوردنی کا ہے انہیں اسباب میں سے وہ چیزیں ہیں جو اولاً روح کو خالی کر دیتی ہیں جیسے بوئے بد یا خراب ہو جاتا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہو یا بدن میں منجملہ اسباب ضعف کے وہ چیزیں جو استفراغ سے متعلق ہے جیسے زف الدم یا اسہال خصوصاً رقیق اخلاط کا۔ مائیت استسقا جس وقت اخلاط رقیقہ بکثرت دفعۃً رواں ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اس کی بھی چاک کرنے دیکھ کبیرہ سے ہوتی ہے جس وقت اس سے مدہ کثیر دفعۃً جاری ہو اور اسی طرح اگر خود بخود دیکھلہ میں شگاف پیدا ہو اور پھٹ جائے اور **ایضاً** عرق کثیر اور ریاضت بحد افراط اور اوجاع ہر قسم کے یہ چیزیں تحلیل روح کی کرتی ہیں اگرچہ کبھی مزاج میں بھی تغیر پیدا کر دیتی ہیں بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہے کہ تحلیل روح میں تاثیر اس کی زیادہ ہوتی ہے جیسے دردِ معدہ کا مدد ہو یا لاذع یا جو درد قریب اطراف قلب کے ہو حمیات سے بھی ضعف بوجہ تحلیل اور استفراغِ بدنی اور روحانی کے ہوتا ہے اور تبدیل مزاج بھی ہو جاتی ہے مسامات کا وسیع ہونا حدوث ضعفِ تحلیلی پر معین ہے اور بہت بھوکا رہنا بھی اسی قسم سے ہے کسبھی ضعیف تمام بدن کا ایک عضو یا اس کے جزو کے تابع ہوتا ہے جیسے ضعفِ بدن کا اس اذیت سے پیدا ہوتا ہے جو معدے کو پہنچے تا ایک قوت اس کی تحلیل ہو جائے جس شخص کا قلب اور دماغ تھوڑی اذیت سے زیادہ متاثر ہوتا ہو اس کو بیقراری اور انحلال قوت بہت جلد تھوڑی چیز سے ہو جاتی ہے کبھی سبب ضعفِ بدن کا بکثرت مشقت اٹھانے امراض سے ہوتا ہے اور کبھی بعض جزو اعضا کے خلقت میں ضعیف ہوتے ہیں بہ نسبت بعض اجزا کے اور کبھی ایک عضو بہ نسبت دوسرے عضو کے ضعیف ہوتا ہے جیسے ریہ اور دماغ پھر اس کا قبول بہ نسبت اس چیز کے جس کو قوی دفع کریں اصل خلقت میں بذاتہ ہوتا ہے اگر دماغ کو خصوصیت

ایسے مکان بلند سے نہ ہوتی جہاں اب ٹھہرا ہوا ہے ہر آئینہ اس قدر ضعیف ہوتا کہ اس میں طاقت قبول فضول کی مطلق نہ ہوتی اور بروقت پہنچنے فضول کے اس کی قوت باقی نہ

رہتی **تعلیم تیسری میں گیارہ فصلیں اور دو جملہ**

ہیں فصل پہلی میں کلام کلی اعراض اور دلائل

میں کیا جاتا ہے اعراض وہ علامات ہیں جو ایک حالت پر حالات ثلاثہ

بدنیہ سے دلالت کرتے ہیں یا کسی امر حاضر پر کہ یہ دلالت بقول **جالینوس** کے

طیب اور مریض دونوں منتفع ہوتے ہیں طیب کو فائدہ پیشین بینی کا ہوتا ہے اور مریض

بوجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہے اور سوء تدبیر نہیں کرتا۔ حالت صحت کے

بعض علامات ایسے ہیں جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہیں اور ان کا ذکر اپنے مقام

پر کیا جائے گا اور بعض علامات استوائے ترکیب پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے

بعض جوہری اور اصلی ہیں مثلاً خلقت وضع مقدار عددی طور پر ہوں جو اس بدن کے

لائق ہیں اس کی تفصیل اسباب گذشتہ میں بخوبی ہو چکی ہے اور بعض علامات عارضی

ہیں جیسے حسن و جمال اور بعض علامات تمامی ہیں اور بھی از قسم تمام افعال کے اور متمر

رہنے انہیں افعال کے اوپر کمال کے پس جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہے

اور طریقہ استدلال کا افعال سے اعضائے رئیسہ پر یہ ہے کہ دماغ کے احوال افعال

ارادی کے اور افعال حس اور توہم کے دیکھے جائیں اور قلب کا حال بذریعہ نفس اور نبض

کے دریافت کیا جائے اور جگر کا بوسیلہ بول و براز کے ملاحظہ کیا جائے اس لئے کہ

ضعف جگر کو بول و براز شبیہ بہ غسالہ گوشت تازہ کے تابع ہوتا ہے جو اعراض کہ امراض

پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے بعض اعراض نفس مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے

اختلاف نبض کا سرعت میں سچ تپ کے کہ وہ نفس جمی پر دلالت کرتا ہے اور بعض اعراض

مقام مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے انتشار بیت نبض کی جس وقت کہ درد اطراف صدر

میں ہو دلالت کرتی ہے کہ ورم غشا اور حجاب میں ہے اور اوجی ہونا نبض کا ایسے ہی

وقت میں کہ درد اطراف صدر میں ہو دلیل ہے کہ ورم جرم ریہ میں ہے بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہیں جیسے علامات امتلا کے مختلف طور پر کہ ہر قسم کا حال ایک جداگانہ امتلا پر دلالت کرتا ہے۔ بعض اعراض معطلہ ہوتے ہیں کہ شروع ہو کر ہمراہ مرض کے منقطع ہو جاتے ہیں جیسے حمائے حادہ اور وجع ناخس اور ضیق النفس اور سرفہ یا بس یا نبض منتاری ذات الجذب کے ساتھ اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معلوم نہیں ہے کبھی تابع مرض ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے جیسے درد وسطے نپ کے اور بعض اعراض آخر مرض میں پیدا ہوتے ہیں ان میں سے علامات بحر ان ورنیز علامات نضح کے اور علامات نضح نہ ہونے کے انہیں میں سے علامات ہلاکت کے ہیں اور یہ علامات اکثر امراض حادہ میں ہوتے ہیں بعض علامات ایسے ہیں جن کی دلالت امراض پر ظاہر اعضا میں ہوتی ہے اور وہی یا خاص محسوسات سے ہوں جیسے احوال لون کے اور حالات ملمس کی سختی اور نرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ میں اور یا محسوسات مشترکہ سے ہوں یعنی دوحس خواہ زیادہ سے دریافت ہوں اور یہ ماخوذ خلقت اعضا اور اوضاع اور حرکات اور سکون اعضا سے ہوتے ہیں بیشتر ان میں سے احوال باطنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اختلاج ہونہ کا اوپر تے کے اور ان احوال کی زیادتی اور کمی مقدار اور عدد پر دلیل ہوتی ہیں کبھی ان کو دلالت احوال اعضائے باطنی پر ہوتی ہے جیسے چھونا ہونا انگلیوں کا جگر کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہے استدلال براز سے اس طرح پر کہ سیاہ ہے یا زرد محسوس کس بصر ہے اور قراقر سے استدلال نضح اور بدہضمی پر سمعی ہے ازیں قبیل استدلال خوشبو اور منہ کے ذائقہ وغیرہ سے ہے اور استدلال ناخن کے گول ہو جانے سے دق اور سل پر کس بصر ہوتا ہے مگر از قسم محسوسات مشترکہ ہے کبھی ایک محسوس ظاہری ایک امر باطنی پر دلالت کرتا ہے جیسے رخسارے کا سرخ ہونا ورم ریہ پر اور ناخن کا گول ہونا قرحہ ریہ پر استدلال بذریعہ حرکات اور سکانات کے بیان میں بسط تفصیلی چاہتا ہے۔ جو اعراض از قسم سکون محسوس ہوتے ہیں جیسے سکتہ اور

ہوتی ہے اور کبھی ان سے امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہے جیسے سرخی رخسار سے اوپر ذات الریہ کے منجملہ علامات کے وہ علامتیں ہیں جن سے امراض باطنی پر استدلال کیا جاتا ہے مگر لائق بحال مستدل یہ ہے کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہیے تو پہلے معرفت علم تشریح کی حاصل کر لے تاکہ اس کو شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کے حاصل ہو اور وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو کئی ہے یا غیر کئی اور اس کی خلقت کیسی ہے مثلاً اس شکل کا ورم اس عضو میں ہو سکتا ہے یا اس کے غیر میں یعنی شکل اس عضو کی مناسب اس ورم کے ہے یا غیر مناسب ہے اور یہ پہچانے کہ اس عضو میں کوئی شے تھمس ہو سکتی ہے یا اس کے گرد نہیں جاسکتی بجزت اس کے کہ وہ مزلق ہے اور بوجہ لغزش دینے کے جو مادہ اس میں پہنچتا ہے اس کو مصداقیت ہے جیسے معائے صائم اور اگر احتباس مادہ کا اس میں ممکن ہے یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اس سے جدا ہو سکتی ہے پس کون سی چیز قابل تھمس ہونے کے ہے اور کون چیز قابل پھیل جانے کے ہے جب اس کا مقام پہچانے گا اس وقت جس چیز کا حس و جمع یا ورم سے کرے گا اس پر حکم قطعی اس طرح پر کرے گا کہ یہ جمع یا ورم خاص اسی عضو پر وارد ہوا ہے یا اس سے کچھ دور ہے اور چونکہ مشارکت اس عضو کی پہچانے کا حکم کرے گا کہ یہ جمع اس عضو خاص میں ہے یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہے اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا ایذا یعنی برا بیخت ہونا نفس عضو میں ہوا ہے یا اس کے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہے اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہے تو خاص جوہر عضو سے جدا ہوا ہے یا یہ عضو راہ میں اس عضو کے واقع ہے جس میں سے انفعالی اس مادہ کا ہوا ہے اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کس مادہ کو محتوی ہے مثلاً پہچانے گا کہ اس چیز کا ٹکنا اس عضو سے ممکن ہے یا نہیں اور فعل اس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اس کے فعل میں کوئی آفت ہو اسی سے اس کے مرض کو پہچانے یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ ان پر بذریعہ علم تشریح کے واقفیت حاصل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جو طبیب امراض اعضائے باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اس کو تشریح کے جاننے کی

کرتا ہے یا بھت مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز میں سحج میں اگر غلیظ ہوں
 قرحہ معائے غلاظہ پر دلالت کریں گے اور اگر رقیق ہوں تو باریک انتریوں کے قرحہ
 پر دلیل ہوں گے یا بوجہ لون کے دلالت کرے جیسے رسوب قشری سرخ بول میں اس کی
 دلالت اعضائے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خواہش پر یا رسوب انیض ہو تو اس کی دلالت
 اوپر اعضائے عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہے جو چیز اس پر دلالت کرتی ہے کہ شے
 مستفرغ جو ہر اعضائے اصلی سے نہیں ہے اس کی دلالت یا اس طرح پر ہوتی ہے کہ
 خروج شے کا غیر طبعی ہے جیسے اخلاط سلیمہ یا خون جس وقت خارج ہو یا اس سبب سے
 ہوتی ہے کہ اس کی کیفیت غیر طبعی ہے جیسے خون فاسد خروج اس کا معتاد ہو یا غیر معتاد یا
 اس سبب سے کہ شے متفرغ ہر طرح سے غیر طبعی ہے جیسے پتھری یا اس سبب سے کہ اس
 کی مقدار غیر طبعی ہے اگرچہ خروج اس کا طبعی ہو اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت سے ہو یا
 کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے یا کم یا زیادہ یا اس سبب سے کہ اس
 کی کیفیت غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اس کا معتاد ہے جیسے براز اور بول سیاہ یا اس جہت
 سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہے وہ راہ غیر طبعی ہو گو نکلنا اس کا کسی راہ میں طبعی ہے جیسے
 براز کا نکلنا منہ سے ایسا دس میں وجع کے دلائل دو جنسوں میں منحصر ہیں اس لیے کہ درد یا
 اپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر داہنی طرف ہے تو جگر میں ہوگا۔ اور بائیں طرف
 ہو تو طحال میں ہوگا اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہے جیسا تعلیم
 اسباب میں مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقیل ہو دلالت کرے گا کہ ورم عضو غیر حساس
 میں ہے یا ایسے عضو میں ہے جس کی حس باطل ہو گئی ہے اور وجع ممد کثرت مادہ پر
 دلالت کرتا ہے اور وجع لاذع مادہ حادہ پر دلالت کرتا دلائل ورم کے تین طرح پر
 ہوتے ہیں کبھی دلالت جوہر ورم سے ہوتی ہے جیسے سرخی اوپر ورم صفر اوئی کے اور سختی
 سودادی پر اور کبھی موضع ورم سے دلالت ہوتی ہے کہ داہنی جانب کا ورم دلالت کرتا ہے
 کہ نزدیک جگر کے ہے اور بائیں جانب کا ورم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اطراف

طحال میں ہے کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہے اگر ہلانی ہو معلوم ہوگا کہ نفس جگر میں ورم ہے اور اگر طولانی ہو معلوم ہوگا کہ اس عضلہ میں ہے جو اوپر جگر کے واقع ہے اور دلائل وضع کے یا موضع ورم سے ہوتے ہیں یا مشارکات سے موضع ورم کے دلائل ظاہر ہیں اوپر مشارکات اس طرح پر جیسے استدلال کیا جائے اوپر ایک درد کے جو انگلی میں ہو سبب سابق سے بائین طور پر کہ یہ الم بجهت ایک آفت کے ہے جو چھٹی زوج میں عنق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوتی ہے

فصل دوسری علامات فارقه درمیان امراض

خاصہ اور مشارکہ کے بیان میں چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی ابتداء ایک عضو خاص میں عارض ہوتے ہیں اور کبھی بمشارکت دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہیں جس طرح سر کو امراض معدے سے مشارکت ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور مرض مشارک کے ایسی تجویز کی جائے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جدا کرے پس ہم کہتے ہیں کہ واجب ہے تا مل کرنا اس بات میں کہ دو بیماریوں میں سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہے اور دوسری مشارک ہے یا دونوں میں سے کون بیماری ایسی ہے کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہے کہ وہی اصلی ہے اور کبھی شناخت بالضد بھی ہوتی ہے مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہے جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہو اس کی ضد یہ ہے کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہے یا مرض مشارک وہ ہے جس میں سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہو اس کی ضد یہ ہے کہ مرض اصلی وہ ہے کہ اپنے ہمراہی کے سکون سے اس میں سکون نہ ہو لیکن کبھی معرفت بالضد میں غلط واقع ہوتا ہے اس طرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہیں ہوتا اور نہ ابتدا میں ایذا ہوتا ہے بعد اس کے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہے اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہے حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہے اور اس کے پیچھے پیدا ہوا ہے لیکن

چونکہ ظہور اثر میں مرض مشارک بمنزلہ اصلی کے معلوم ہوتا ہے اس جہت سے یہی گمان ہوتا ہے کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہے اور بیشتر مرض اصلی سے بالکل غفلت ہوتی ہے اور فقط عارضی شرکی مرض پر آگاہی ہوتی ہے اس غلطی سے بچنے کی تدبیر ہو لے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہوتا کہ مشارکت اعضا کی اس علم کے ذریعہ سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو میں واقع ہوتے ہیں خواہ محسوس ہوں یا غیر محسوس پس توقف کرے گا مرض میں حکم قطعی کرنے سے اور اس کو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اس لیے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ عروض اس مرض کا بالتحج ہو پس مریض سے ان علامات کو پوچھے گا جو مشارک اعضائے عضو علیل میں ہیں اور محسوس اور ایذا دہ نہیں ہیں کہ ان کی ایذا دہی ظاہر ہو اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہیں جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہوں البتہ ان کے تابع چند امور بعید ایسے ہیں کہ جو محسوس ہیں اور مریض بجمالت ان کو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے معروض بعید ہی قرار دیتا ہے ان امور کی معرفت سوائے طبیب کے اور کسی کو نہیں ہوتی اور طبیب بھی اکثر ہدایت آب اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ افعال کی مضرت میں تامل کرے اگر مضرت افعال کو سابق پائے حکم کے گا کہ مرض مشارک ہے تاہم بعض اعضا ایسے ہیں کہ اکثر حال میں ان کے امراض متاخر ہوتے ہیں بہ نسبت امراض دوسرے اعضا کے مثلاً سر کا یہی حال ہے کہ اس کے امراض بمشارکت امراض معدے کے ہوتے ہیں عکس اس کا بہت کم ہے یعنی معدے کے امراض تابع امراض سر کے نہیں ہوتے ہیں ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجہ اصلی اور عارضی کے لاتے ہیں اور بطور عموم بیان کرتے ہیں اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہیں ان کا بیان باب امراض خاصہ میں کیا جائے گا امراض ترکیب میں سے جو مرض ظاہر ہو اسے حس پہچانے گی اور جو مرض ان میں سے باطنی ہو سوائے امتلاء اور سدہ اور روم اور تفرق اتصال کے محصور کرنا اس کا حکم کلی میں دشوار ہے اسی طرح جو اقسام امتلاء اور سدے

اور ورم اور تفرق اتصال کے ایک ایک عضو سے خاص ہیں کہ ان کا بیان بھی بطور کلی نہیں ہو سکتا اس لیے مناسب ہے کہ ان دونوں کا بیان مباحث جزئی میں کیا جائے

فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان میں جن

دلائل سے معرفت احوال مزاجوں کی ہوتی ہے ان کی دس قسمیں ہیں پہلی **قسم** ملمس ہے اور ملمس سے اس طرح شناخت ہوتی ہے کہ تامل کیا جائے کہ ملمس مریض کا مساوی ملمس صحیح کے بدن معتدل سے ہوئے معتدل میں ہے یا نہیں اگر مساوی ملمس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا اور اگر لامسہ صحیح المزاج کا اس بدن کی گرمی یا سردی یا نرمی یا سختی سے جس طبعی سے زیادہ منفعل ہو اور اس وقت کوئی سبب خارجی ہو یا غسل یا اور پشم کے مسخن اور مبرد سے نہ ہو جس سے بدن میں گرمی یا سردی زیادہ ہوتی یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہے اس وقت اس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیے کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہے اگر اطراف کی نرمی اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے نہ ہو باہمہ نرمی اور سختی کے جہت سے حکم کرنا صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہے یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہوں لیں تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیے اس لیے کہ اگر یہ دلائل ہوں ممکن ہے کہ حرارت حادثہ ملمس سخت اور درشت کو نرم کر دے چہ جا کہ ملمس معتدل کہ اس کی تحلیل بہ نسبت ملمس نشن کے زیادہ کرے گی اور نرمی پیدا ہوگی پس تو ہم اس بات کا ہو گا کہ یہ ملمس بالطبع نرم اور تر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرارت موجودہ ملمس بارداور لین کو سخت کر دے چہ جا کہ ملمس معتدل کہ اس میں انجماد پیدا کر کے تکثیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ ملمس بالطبع خشک ہے جیسے برف اور گھی لیکن برف کا منعقد ہونا بستہ ہو کر ہوتا ہے اور گھی کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہے اکثر قابل اس انفعال کے اس مزاج کا بدن ہے جو نرم بالطبع ہو اگر چہ نحیف و لاغر ہو اس لئے کہ خامی اس میں زیادہ ہوتی

ہے۔ **دوسری قسم** وہ دلائل ہیں جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہیں اس لئے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اس بدن میں سختی ہوگی اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی زیادہ نہ ہو دلالت حرارت اور یس پر کرے گی سمین اور شحم بافراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہیں اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے اگر ہمراہ اس کے رگیں تنگ ہوں اور خون کم ہو اور صاحب جسم بروقت بھول کے بہت ضعیف اور نزار ہو جائے اس لیے کہ خون اصلی جس سے تغذیہ اعضا کا ہوتا ہے بروقت بھوک کے نہیں پاتا اس بات کو دلالت اسی پر ہے کہ یہ مزاج اس کا طبعی ہے اور اگر یہ پچھلی علامتیں ہمراہ سمین اور شحم اور تہل بدن کے نہ ہوں جاننا چاہیے کہ مزاج اس کا غیر طبعی ہے بلکہ غرضی اکتسابی ہے سمین اور شحم میں کمی حرارت پر دلالت کرتی ہے اس لیے کہ ان دونوں کا مادہ خون کی وسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونوں کی برودت ہے اسی واسطے جگر پران کے کمی ہوتی ہے اور انٹریوں پر زیادتی اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بجمت مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اس لئے کہ توجہ طبیعت کا اسی مادہ سے متعلق ہے سمین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بحسب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہے جو بدن کیم ہو اور اس میں کثرت سمین اور شحم کی نہ ہو اس کا مزاج گرم و تر ہوتا ہے اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ دونوں زیادہ ہوں افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے زیادہ تر ضعیف بارد یا بس بدن ہوتا ہے اس کے بعد حار یا بس بعد اس کے یا بس جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اس کے بعد بدن حار جو رطوبت اور یوست میں معتدل ہو **تیسری قسم** جو دلائل بالوں کی جہت سے لیے جاتے ہیں اور اس میں لحاظ اتنے امور کا ہوتا ہے جلدی نکلتا یا دیر میں، کثرت بالوں کی یا قلت، باریک ہونا یا گندہ ہونا، سیدھا ہونا یا پچدار ہونا، رنگ بالوں کا اس استدلال میں ایک قاعدہ مستحکم ہے جلدی بالوں کا نکلتا یا دیر میں نکلتا اس سے استدلال اس طرح

پر ہوتا ہے کہ جس کے بال دیر میں نکلیں یا نہ نکلیں اور اس کے بدن میں ایسے علامات نہ ہوں کہ اس میں خون کم ہے معلوم کرنا چاہیے کہ اس کا مزاج مرطوب ہے اور اگر جلد نکل آئیں تو بدن اس کا اتنا مرطوب نہ ہوگا بلکہ مائل بہ بیہوست ہوگا مگر اس کے مزاج کی حرارت اور بروودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جس کا ذکر ہو چکا ہاں اگر بدن میں حرارت اور بیہوست مجتمع ہو بہت جلد بال نکلیں گے اور ان میں کثرت اور گندگی ہوگی اس کی دلیل یہ ہے کہ بالوں کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت کے ساتھ اس کو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جانوروں میں سوائے لڑکوں کے اس لئے کہ لڑکوں کا مادہ نجاری ہے دخانی نہیں ہے اور ان دونوں باتوں کی ضد یعنی بروودت اور مرطوبت سے دیر میں بال اگتے ہیں اور دقیق اور کم ہوتے ہیں اور استدلال شکل سے بالوں کی اس طرح پر ہے کہ جمودت یعنی پچھدار ہونا حرارت اور بیہوست پر دلالت کرتا ہے اور کبھی اس کو دلالت ہوتی ہے کہ سورخ اور مسام پچھدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہیں بدلتی ہے اور حرارت اور بیہوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے اور سیدھا ہونا بالوں کا پچھدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے رنگ کے ذریعہ سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالوں کی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور میگون ہونا بالوں کا بروودت پر دلالت کرتا ہے اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے اور سفید ہونا یا بروودت اور مرطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری میں یا نہایت خشکی پر جیسے گھانس کو بروقت خشکی کے جب اس کی سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل سفیدی ہوتا ہے اور یہ بات آدمیوں کو بعد ان امراض کے عارض ہوتی ہے جن سے خشکی پیدا ہوتی ہے سبب پیری کا نزدیک **ارسطاطالیس** کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے اور نزدیک **جالینوس** کے پھپھوند لگنا جو غذا کو لازم ہے بروقت بال بن جانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطنی الحریکت ہو جب تک کہ مسام میں نفوذ کرتی ہے اور اگر

ارسطو اطالیس اور جالینوس کے اقوال میں تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہوں گے اس لئے کہ سبب بلغم کی سفیدی کا اور علت سفید ہو جانے جسم متکرح یعنی پھپھوندگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے اور تحقیق اس کی طبیعات میں ہے اور بعد اس کے جاننا چاہیے کہ ابدان اور موادوں کو بالوں میں تاثیر ایسی ہے کہ اس کی رعایت کرنی مناسب ہے چشمی سے امید نہیں کہ اس کے بال اشقر ہوں تاکہ اس کے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جائے وہ مزاج معتدل جو اس کے صنف کے واسطے ہے اور صقلابی سے سیاہ بالوں کی امید نہیں ہے تاکہ اس کے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جائے یعنی وہ مزاج جو اس کے صنف خاص کے واسطے ہے رسن کو بھی بالوں میں تاثیر ہے پس جو انوں کا حال مثل سکمان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکوں کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہیں کثرت بالوں کی لڑکوں میں دلالت کرتی ہے کہ مزاج اس کا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہو اور بڑھا ہو کثرت بالوں کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج ہے **چوتھی قسم۔** وہ دلائل ہیں جو رنگ بدن سے متعلق ہیں سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن میں نہیں ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہے اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہیں مگر زردی کو صفر اوی بھی نہ ہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اس کے سبب سے خون بدن کم ہو کر خمد ہو جاتا ہے اور طرف خلط سودا کے متخیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی طرف بدل دیتا ہے گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے اور بے چینی ہونا پوست اور برودت پر دلیل ہے اس لیے کہ یہ رنگ سودائے خالص کے تابع ہوتا ہے جسی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہے رصاصی یعنی سیسے کا رنگ رودت اور رطوبت پر مع کسی قدر سوداویت کے دلالت کرتا ہے اس لئے کہ اس رنگ میں سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی اور سبزی تابع

خون جلد کے جو مائل بسواد ہو جس میں بلغم کی شرکت ہے کہ اس نے اس کو سبز کر دیا حاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سارنگ بدن کا برووت بلغم پر جس میں تھوڑا صفر املا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے اور امراض بو اسیری میں طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہیں ہے بلکہ اس میں کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے ساگن رگوں کے حال پر قوی ہے آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے کبھی ایک ہی مرض میں وہ عضو کے مختلف دو رنگ ہو جاتے ہیں جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیاری یرقان کے جو بھت شدت سوزش ممرار کے عارض ہو تمام بدن میں اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہے **پانچویں قسم** وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہیں گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے اور بزرگی اطراف اور ان کا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگوں کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اس کا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہیں اس لئے تمام افعال تشویہ اور بینات کمری حرارت اور برووت سے تمام ہوتے ہیں اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہیں اس لیے کہ قوائے طبعی بھت حرارت کے متمیم افعال پیدا آس اور تمام خلقت سے قاصر رہتے ہیں خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا نخرہ اور بینی میں نمودار ہونا اور ناک کا سیدھا اور پتلا ہونا **چھٹی قسم** وہ دلائل جن کا اعتبار بوجہ افعال دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جائے بے اس کے کہ اس کو زیادہ استعمال یا مزاولت یعنی یکجائی حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اس کا مزاج حار ہے اس لیے کہ استحالہ جنس مناسب میں آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے اور اگر بہت جلد سرد ہو جائے امر بالعکس ہو گا دلیل یعنی وہ ہے جو مذکور

ہونی اگر کوئی معترض کہے کہ دونوں مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اس لئے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہر شے میں اثر اس کی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور تمہارا کلام کہ جنس مناسب کی طرف استحالہ آسانی ہوتا ہے اس بات کو لازم کرتا ہے کہ افعال شبیہ سے اولی اور بخوبی ہو اور ضد سے کم ہو اس کا جواب ہم یہ دیں گے کہ جو شیخہ منفعّل نہیں ہوتی ہے اپنی شیخہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اس کی کیفیت اور اس کی شیخہ کی کیفیت نوع میں واحد ہوتی ہے و نیز طبیعت میں اور اخن شیخہ ابرو سے نہیں ہے بلکہ دو گرم چیزیں بھی کہ ایک ان میں کا بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہیں اور ان میں ایک دوسرے کا شیخہ نہیں ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہیں ہے بقیاس بہت گرم چیز کے سرد ہے اور اسی جہت سے کہ ان دونوں میں تضاد مشہوری پایا گیا بہ سبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے منفعّل ہوتی ہیں پس جس میں گرمی کم ہو اس کو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت بہت گرم بار د ہے نہ اس نظر سے کہ دونوں حار ہیں اسی طرح جو نہایت سرد ہے اس سے بھی اخن منفعّل ہوتا ہے اور جس میں کم برودت ہے اسے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے لیکن ایک ان دونوں کا جو بہت گرم ہے غیر اخن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہے یعنی جوان میں سے قوی تر ہے اس کی کیفیت معین ہوتی ہے اور دوسرے کی کیفیت کا جس میں نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اس کا طرف اس چیز کے جس کی کیفیت بڑھی ہوئی ہے اور اس کی کیفیت اس کے معین ہوتی ہے آسان تر ہے۔ **مترجم کہتا ہے** فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اس کو ایک شیر گرم پانی سے ملائیں تو ضرور دونوں کی شیر گرمی اور گرمی میں تغیر ہو جائے گا لیکن محسوس اسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا دونوں پانی میں دو کیفیتیں متضاد تھیں یعنی حرارت اور شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر تھیں اسی طرح شیر گرم پانی میں کسی قدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی میں کسی قدر برودت مخفی تھی خفیف حرارت شیر گرم پانی

کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھائے گی اور خفیف برودت شیر گرم پانی کی شدید
 حرارت گرم پانی سے مل کر اکتساب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی
 کے نہیں ہے بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شے کا طرف
 ضد مشہوری کے پہل بھی ہے اور آسان بھی **متن** علاوہ یہ ہے کہ اس پر ایک اور چیز
 ہے جو محققین مشارکات کیفیت میں ہے اور ان میں ناقص بھی ہے مثلاً گرم مزاج براہ
 طبیعت کے جو سرعت قبول تاثیر حار دوا کی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر
 اپنے ضد کی کہ وہ بردمانع ہے واسطے زیادتی تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کے باطل کرتا
 ہے جب یہ دونوں یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی مل کر اور برودت مانعہ کو باطل کر
 کے ایک دوسرے کے معین تسخین پر ہوتے ہیں اس کے بعد دونوں کیفیتوں میں اشتداد
 تام پیدا ہوتا ہے لیکن جس وقت حار خارجی قصد کرے کہ اعتدال باطل ہو جائے حار
 غریزی جو اندر بدن کے ہے اس کے اس ارادے کی مقادمت کرنا اور اس فعل کو
 خوب روکتا ہے حتیٰ کہ گرم زہر کی مقادمت اور ان کے دفع مضرت اور ان کے جوہر کا
 فساد کرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہیں ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت
 کے واسطے ایسا آلہ ہے کہ ضرور اس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس
 طرح پر کہ روح کو اس کے دفع پر حرکت دیتی ہے اور حار خارجی کے بخار کو ہٹا کر اس کی
 تحلیل کرتی ہے اور مادہ حار کو دور کر دیتی ہے اسی طرح شے بارد جو خارج سے وارد ہو
 حرارت غریزی بجمت ضد کے اس کے ضرر کو دفع کرتی ہے اور یہ خاصیت برودت
 غریزی کی نہیں ہے اس لئے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع
 کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہیں کرتی حرارت غریزی کی نہیں ہے
 اس لئے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد کے منع کرتی ہے اور برودت
 خارجی کی برودت کو منع نہیں کرتی حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی
 کی حفاظت کرتی ہے اس بات سے کہ حرارت غریبہ اس پر غالب ہو اسی وجہ سے جس

وقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اس کے ذریعہ سے رطوبات میں تصرف نصح اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور ان کے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات میں عفونت نہیں آتی ہے اور جس وقت حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہے اس لیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا اور جس کے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہو گیا پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور سامنا رطوبات سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت پر ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات میں نہیں ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات کے تصرف پر قادر ہو جاتی ہے اور ان رطوبات پر غالب آ کر حرکت غریب ان کی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ جمع قوتوں کا ہے اور بروقت سب قوی کے منافی ہے اس کا نفع اصلی مطلق نہیں ہے بالعرض کسی قدر نافع ہے جس طرح فصل تیسری تعلیم دوسری میں بیان ہوا اسی وجہ سے کہا جاتا ہے حرارت غریزی اور بروقت غریزی کوئی نہیں کہتا اور نہیں نسبت دی جاتی ہیں طرف بروقت کے چگوگی حالات بدن کی جیسے نسبت دی جاتی ہے طرف حرارت کے **ساتویں**

قسم حالت خواب و بیداری کی ان دونوں کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر زیادتی نوم کی رطوبت اور بروقت سے ہوتی ہے اور زیادتی بیداری کی حرارت اور پوست سے ہوتی ہے خصوصاً دماغ کی حرارت اور پوست سے **آٹھویں قسم** وہ دلائل ہیں جو ملحوظ انفعال کے معتبر ہوتے ہیں اگر انفعال کا استمرار محری طبعی پر ہوا اور ہر ایک فعل تمام اور کامل ہوا کرے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا اور اگر تغیر انفعال کا بطرف حرکات مفرط کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے اسی طرح انفعال میں سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشوونما میں سرعت یا

بالوں کا جلدی نکل آنا اور دانتوں کا جلدی برآمد ہونا اور اگر افعال میں بلاوت اور
 ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی
 افعال کا ضعف اور بلاوت اور سستی بجمت حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہے تاہم
 تغیر مجری طبعی سے خالی نہیں ہے بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی
 اکثر افعال طبعی فوت ہو جاتے ہیں اور ان میں نقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کہ اکثر
 بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہو جاتی ہے اسی طرح بعض احوال طبعی بجمت
 برودت کے کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں جیسے نوم مگر یہ افعال احوال طبعی میں علی الاطلاق
 نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار افعال طبعی میں کسی شرط اور سبب کی وجہ سے ہوتا ہے نوم کی
 طرف حاجت حیات اور صحت کو علی الطلاق نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح
 مشغول افعال سے خالی ہو کر آرام پائے تاکہ جو تعب اس کو حالت بیداری میں بوجہ نفل و
 افعال کے عارض ہوا ہے نوم میں بوجہ سکون کے زائل ہو جائے یا اس وجہ سے کہ روح
 کو احتیاج ہضم کرنے میں غذا کی توجہ زائد کی ہے اور حالت بیداری میں دونوں نفل
 یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے میں عاجز ہے پس حالت نوم میں چونکہ اور
 افعال سے معطل ہو جاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم
 کا محتاج الیہ ہونا بجمت کسی قدر عجز کے ہے اور عاجز ہونا روح کا یا نیند کا ایک امر غیر
 طبعی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے اگرچہ یہ خروج طبعی ہے باین لحاظ کہ اس کی
 ضرورت ہے اس لئے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراك لفظی ہوتا ہے اس قسم کی
 دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہے باین طور کہ افعال معتدل ہوں اور تمام ہو
 جائیں اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر ان کی دلالت تخمینہ ہے منجملہ
 قوی دلائل کے حرارت مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہو جانا اور کلام میں جلدی اور سلسلہ
 کلام کا منقطع نہ ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات میں جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان
 امور کا ظہور کبھی سبب عام سے نہیں ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے

خاص ہے **نویں قسم** دفع فضول بدنی اور کیفیت اس چیز کی جو دفع ہوتی ہے پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوئی ہے تیز ہو اور اس کی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بریان اور پختہ ہو اگر اس کی شان سے بریان اور پختہ ہوتا ہے تو وہ مزاج گرم ہے اور جو فضول اس کے مخالف ہیں بروقت مزاج پر دلیل ہیں **دسویں قسم** بلحاظ انفعال اور انفعالات تو اے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام میں کوشش زیادہ کرنی اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی کیاست اور فہم کا تیز ہونا مہالک میں دست اندازی اور بے کاموں کی طرف توجہ نہ کرنا اور بے شرمی اور حسن ظن اور امید قوی ہر چیز میں رکھنی اور قساوت قلبی اور نشاط اخلاق مردانہ اور کسمل میں کمی اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہیں اور ان باتوں کی اضداد بروقت پر دلیل ہیں ثابت رہنا غضب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال میں آئے اس کا ثبات اور جو حافظہ میں ہو اور سوائے اس کے اور چیزوں کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہے زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے ازیں قبیل احلام اور منامات یعنی بد خوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج میں حرارت غالب ہو اکثر اس کو ایسے ہی خواب ہوتے ہیں کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دھوپ میں جلتا ہے اور جس کے مزاج پر بروقت غالب ہو وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ برف میں ٹھہرا ہوا ہے یا سرد پانی میں ڈوبتا ہے اسی طرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزوں کو خواب میں دیکھتا ہے یہ سب دلائل جن کا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہیں لیکن مزاج غریب عارضی اگر حار ہو اس پر اشعال حرارت کا بدن میں موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور دقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بجمت شوران حرارت کے اور پیاس میں افراط ہونی اور فم معدہ میں التہاب اور منہ میں تلخی اور نبض میں ضعف اور سرعت شدید اور تو اتر اور گرم چیزوں کے استعمال سے ایذا پہنچنی اور

ہو محبوب ہونا اس کا ہر ایک کے نزدیک کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا خواہش طعام اور شراب کی معدے میں ہضم جید اور جگر اور عروق میں اور اوضاع تشریحی میں تمام بدن کے معتدل حال نکال ڈالنے میں فضول کے مجاری معتاد سے

فصل پانچویں بیان علامات اس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو یہ

وہی شخص ہے جس کے اعضاء کا مزاج متشابہ نہ ہو بلکہ اس کے اعضاءے ریئسہ میں تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اس کا طرف ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا اور دوسرا طرف ضد اس مزاج کے ہو پھر اگر بنائے اعضاء غیر متناسب ہو اس کا مزاج بہت ردی ہوگا یہاں تک کہ اس کے فہم و عقل میں بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اس کا بڑا ہوا اور انگلیاں چھوٹی چہرہ گول سر انداز مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور منہ اور گردن اور دونوں پاؤں پر گوشت ہوں گویا اس کا چہرہ نصف دائرہ ہے اگر دونوں ٹک اس کے کردی شکل ہوں اس کے مزاج میں اختلاف زیادہ ہوگا اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر منہ اس کا بہت لامبا اور گردن بہت موٹی دونوں آنکھوں میں بلادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت ہے۔

فصل چھٹی

علامات امتلا کے بیان کی دو قسمیں ہیں ایک امتلائے ظروف اخلاط ہوتی ہے۔

دوسری بحسب قوت امتلا بحسب ظروف یہ ہے کہ اختلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت میں درست ہوں مگر مقدار میں زیادہ ہوں تا اینکه تمام مقامات ان سے بھر جائیں اور ان میں تمد پیدا ہو ایسا شخص بروقت حرکت کے خطرہ میں ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر بوجہ امتلا کے رگیں پھٹ جاتی ہیں ان میں سیلان یہاں تک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر بوجہ امتلا کے رگیں پھٹ جاتی ہیں ان میں سیلان یہاں تک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہے علاج ایسے شخص کا بہت جلد فصد کر دینا قوت کا امتلا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط سے اس کو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہنچے بلکہ بجمت

ردی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسی وجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہیں اور ہضم اور صبح میں مطیع نہیں ہوتے ہیں ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت میں گرفتار ہوتا ہے علامات جملہ امتلائے اوعیہ کے یہ ہیں اعضاء میں گرانی پیدا ہو چلنے پھرنے میں کسل اور ماندگی رنگ سرخ ہو جائے جلد پھول جائے اور تمد پیدا ہو نبض میں امتلا قارورہ میں غلاظت اشتہا میں کمی بصارت میں کوتاہی اور ایسے خواب نظر آئیں جو گرانی پر دلالت کریں مثلاً دیکھے کہ اس میں حرکت کی طاقت نہیں ہے یا اٹھنے کی یا بارگراں اٹھا لیا ہے کلام کرنے پر بوجہ بوجہ کے قادر نہ ہو جیسے خواب میں اڑتے ہوئے آپ کو دیکھنا اور سرعت حرکت کرتے ہوئے اخلاط رقیق اور ان کے مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہے علامات امتلا کے بحسب قوت یہ ہیں کسل اور ثقل اور قلت شہوت مثل اول کے اس میں بھی ہوتی ہے اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو رگوں میں زیادہ انتفاخ اور جلد میں زیادہ تمد نہ ہوگا اور نبض میں امتلا اور عظیم اور بول میں زیادہ غلاظت اور رنگ میں زیادہ سرخی نہیں ہوتی اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہے اور تھج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہے خواب اس کے خارش اور لذع اور احتراق اور بوائے بد کے زیادہ ہوتے ہیں اور جو اخلاط غالب ہوں ان پر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جن کا آئندہ ذکر ہوگا دلالت کرتے ہیں اکثر اوقات امتلا بحسب قوت قبل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہے

فصل ساتویں علامات غلبہ ہر ایک خلط کے

بیان میں خون اگر بدن میں غالب ہو اس کے علامات امتلاء اوعیہ کے علامات کے قریب ہیں اسی وجہ سے غلبہ خون سے ثقل بدن میں اور دونوں آنکھوں کی جڑ میں خصوصاً سر اور دونوں کنپٹیوں میں پیدا ہوتا ہے انگڑائی، جمائی منگی پینگی جو ہر وقت لازم رہے اور کدورت حواس اور بلا دت فکر اور ماندگی بدون تعب سابق کے اور شیرینی منہ کی وقت بیوقت ہو سرخی زبان کی اور بدن پر وہل اور زبان میں چھالے نکل

ہیں مگر در نہیں ہوتا لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اس عضو کو جو اس ہڈی کے متصل ہے نحس یعنی چھین سے محسوس ہوتی ہے استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہو کر متحرک ہوتے ہیں اور ان کی حرکت بظرف انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے استدلال بذریعہ اصوات کے اس طرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازیں خود ریاح پر دلالت کرتی ہیں جیسے قرار وغیرہ یا جیسے طحال میں آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع ریجی پیدا ہو کہ اس وقت طحال اندر کودا جاتا ہے یا یہ کہ جس عضو میں رتج پیدا ہو اس کے ٹھوکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استنقائے زنی اور طبل کی آواز سے تمیز کی جاتی ہے اور استدلال بذریعہ ملمس کے اس طرح پر ہوتا ہے کہ ملمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نغہ اور سلعہ بمعنی تہوڑی کے ہوتی ہے اس طرح پر کہ نغہ میں تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت رواں اور ہلکی ہوئی نہیں ہوتی یا خلط لزوج اس لئے کہ جس ملمس ان دونوں میں تمیز کرتی ہے اور فرق درمیان نغہ اور رتج کے ذاتی نہیں ہے بلکہ بیچ صورت حرکت ٹھہرنے اور ہلنے میں فرق ہوتا ہے۔

فصل دسویں علامات دلالت کرنے والے اورام

کے ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے اور باطنی اورام اگر گرم ہوں ان پر تپ لازم دلالت کرتی ہے اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم میں حس نہ ہو اور ثقل مع دردناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال میں پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے یا معین دلالت میں ہوتی ہے اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسی قدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہیں ہوتا اور اس کے علامات کلی کی طرف اشارہ کرا دشوار ہے اور اگر ہم اس کا بیان آسان تجویز کریں ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہم کو اور اس کلام کے سمجھے والے کو عاجز کر

دے گی پس مناسب یہی ہے کہ اورام بارہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ میں جہاں ایک ایک عضو کا جدا گانہ ذکر ہوگا کیا جائے اس مقام پر ہم اسی قدر کہتے ہیں کہ جس وقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہ ہو اور باہمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائیں تجویز کرنا چاہیے کہ ورم بلغمی ہے پھر اگر اس کے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصاً ملمس کرنے میں صلابت پائی جائے کہ صلابت افضل دلائل سود سے ہے اگر اورام گرم اعصاب میں ہوں وجع شدید اور حمایت قوی ہوں گے اور بہت جلد تمد اور اختلاط عقل میں ڈال دیتی ہے اور حرکات قبض و بسط میں آفت شروع ہو جاتی ہے جمع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مرقاق میں پیدا کرتے ہیں اور جس وقت مادہ ورم احشا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پھوڑے ہونے کی پہنچتی ہے درد اور تپ میں شدت اور زبان میں خشونت شدید پیدا ہوتی ہے بیداری بڑھ جاتی ہے اعراض عظیم اور پرخطر ہو جاتے ہیں نقل زیادہ ہو جاتا ہے اگر صلابت اور گرانی محسوس ہوتی ہے پیشتر بدن میں لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے دونوں آنکھیں اندر کو بند ہونی بیٹھی جاتی ہیں جس وقت ریم پڑتی ہے تیزی تپ اور درد اور ضربان کی ٹھہر جاتی ہے اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہے اور اگر ورم جمرہ ہو یا صلابت ہو جمرہ میں خفت اور صلابت میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور جو اعراض الم دہندہ ہیں سب میں سکون ہو جاتا ہے گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے پھر جب ورم شگافہ ہوتا ہے پہلے اس سے لرزہ بھرت اندفاع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے اور نبض عریض ہو جاتی ہے بھرت استفراغ مادہ کے اور اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے اور ضعف اور صغرا و ربطو اور تفاوت عارض ہوتا ہے اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے اکثر اطراف میں گرمی آ جاتی ہے مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب میں دفع ہوتا ہے ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز جید علامت بعد شگافہ ہونے ورم کے بالکل تپ میں سکون پیدا ہونا اور تنفس میں آسانی

اور قوت میں درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب میں کبھی انتقال مادہ اور ام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس سے منتقل ہو جیسے اور ام دماغ کا مادہ پس گوش گرے۔ یا ورم جگر کا طرف کش ران کے اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے اور جسے یہ بات عارض ہوتی ہے اسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجذب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو واسطے انتقال اور ام باطنی کے و نیز انتقال مدہ اخراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہیں کہ یہ مواد جس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہیں شراسیف میں تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہیں اس پر بد حالی تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے اور ایک التهاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے اور گرانی جانب ترقوہ میں پیدا ہوتی ہے اور دوسرے عارض ہوتا ہے اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور پہونچے میں ظاہر ہوتا ہے اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ میں جاگزیں ہونہایت ردی ہوتا ہے اور اس میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے پھر اگر بطرف اس گوشت نرم کے جو پیچھے دونوں کانوں کے ہے مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہے رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے تمام اور ام احشا میں رعاف بہت عمدہ دلیل ہے اور پوری بحث اور ام کی نسبت آئندہ ابحاث میں ملاحظہ کرنی چاہیے جہاں ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کریں گے

فصل گیارہویں علامات تفرق اتصال کے بیان

میں تفرق اتصال اگر اعضائے ظاہری میں عارض ہو جس اس پر واقف ہوتی ہے اور اگر تفرق اتصال اعضائے باطنی میں ہو جو عاقب یا ناخس یا اکال اس پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے ساتھ نہ ہو اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی

علاج کو دیر میں قبول کرتے ہیں اس واسطے کہ مفاصل میں حرکت زیادہ رہتی ہے اور جو فضا نر دیک مفاصل کے ہے انصبا ب مواد کی استعداد اس میں زیادہ ہے از انجا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہیں مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت ان کی بھی بیان کی جائے **جملہ پھلا تعلیم تیسری فن دوسرا اور** اس میں انیس فصلیں ہیں

فصل پہلی بیان کلی نبض کا نبض حرکت ان اعضا کی

ہے جن میں روح بھری ہوئی ہے اور وہ او عیہ روح کہلاتے ہیں اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے۔ انبساطی حرکت وہی ہے جب نبض اوپر کو ابھرے اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہنچائے اور انقباضی حرکت وہ ہے کہ اندر کی طرف سمٹے فائدہ ان دونوں حرکتوں کا تدبیر روح کی بذریعہ تسنیم کے ہے کہ حرکت انقباضی سے تسنیم اندر کو کھینچی ہے اور انبساطی سے جو ہوائے گرم اندر بھری ہوئی ہے دفع ہوتی ہے نبض میں بحث دو طور پر ہو سکتی ہے کلی اور جزئی جزئی بحسب ایک ایک مرض کے ہم اس مقام پر قواعد کیہ علم نبض کے بیان کرتے ہیں اور احکام جزئی امراض جزئی کے ساتھ بیان کریں گے پس کہتے ہیں کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہے اس لئے کہ ہر ایک نبض میں دو حرکتیں انبساطی اور انقباضی ہوتی ہیں اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ میں ایک سکون ضرور ہوتا ہے اس لیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے اس طرح پر محال ہے کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارے پر پہنچ جائے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو پھر بدون تخیل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انتقاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہیں ہو سکتی برہان اس مسئلہ کی علم طبعی میں بیان ہوتی ہے جب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہیں ہے بدون اس کے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا ایکہ دوسری حرکت لاحق ہو چارہ جزو درکار ہوں گے دو حرکت اور دو سکون باہن تفصیل پہلے حرکت

انبساطی اس کے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اس کے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہے حرکت انقباض کی اکثر طبعیوں کے نزدیک ہرگز محسوس نہیں اور بعض مدعی ہیں کہ محسوس ہوتی ہے قوی نبض میں بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہے اور عظیم میں بجمہت بلندی اور ارتفاع کے اور صلب میں بسبب شدت مقاومت کے اور بطنی میں بوجہ طول زمانہ حرکت کے

جالینوس کہتا ہے میں زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا

اس کے بعد میں نے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عہد کیا تا اینکه کسی قدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے میں نے اس کو پہچانا اس کے بعد مجھ پر دروازے علم نبض کے کھل گئے جو شخص مثل میرے متعہد ہو مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کر لے گا اگر جیسا یہ منکرین کہتے ہیں کہ حرکت انقباضی محسوس نہیں ہے حقیقت میں صحیح ہوتو اس میں شک نہیں کہ حرکت انقباض کی اکثر حال میں غیر محسوس ہے ہاتھ میں ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اس کے تین فائدے ہیں اول تو ہاتھ میں لینا اس رگ کا آسان ہے اور اس کے کھل جانے میں مریض کو زیادہ تھاشی اور اڑکا نہیں ہوتی اور اس کی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہے اور اس سے قریب ہے مناسب ہے کہ حس یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہے ایک ہی جانب پر ہوں یعنی پہلو پر ہوں اس طرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کی طرف ہو یا برعکس پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چت ہو نبض عرض میں بڑھ جاتی ہے اور اشراف یعنی بلندی میں اور طول میں گھٹ جاتی ہے خصوصاً جن کے ہاتھ دبلے ہوں اسی طرح جو ہاتھ متلفی یعنی پٹ ہو کہ پشت اس کی اوپر کی طرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہے اور عرض گھٹ جاتا ہے واجب ہے کہ جس وقت کسی کی نبض دیکھے وہ شخص غضب اور سرور اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو اور شکم سیر اس قدر نہ ہو کہ پیٹ میں گرانی ہو اور بہت گر سنہ بھی نہ ہو اور کسی

عادت معہود کا اس وقت تارک نہ ہو اور نہ کسی امر خلاف عادت کو اس وقت اختیار کیے ہو یہ **بھی ضرور ہے** کہ آٹخن نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جائے تاکہ اس پر اور نبضوں کا قیاس کریں اس کے بعد ہم یہ کہتے ہیں کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہیں برطبق اس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کریں گے ان کی دس قسمیں ہیں اگرچہ مناسب بحال طبیب یہ ہے کہ ان کو نو قسموں میں منحصر کرے **پہلی جنس** لی جاتی ہے مقدار زمانہ انبساط سے **دوسری جنس** ماخوذ ہے کیفیت فرع حرکت سے واسطے اصابع کے یعنی نبض کا انگلیوں میں لگنا **تیسری جنس** معتبر ہے زمانہ بر حرکت سے **چوتھی جنس** معتبر ہے بہ نسبت قوام آلہ کے یعنی وہ شریان جس کی حرکت نبض میں معتبر ہے اس کے قوم کی سختی اور نرمی وغیرہ **پانچویں جنس** لی جاتی ہے باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے **چھٹی جنس** ماخوذ ہے باعتبار حرارت اور برودت ملمس شریان کے **ساتویں جنس** معتبر ہے باعتبار زمانہ سکون کے **آٹھویں جنس** لی جاتی ہے باعتبار استوار اور اختلاف نبض کے **نویں جنس** ماخوذ ہے باعتبار انتظام نبض کے اختلاف میں یا ترک اسی انتظام کے **دسویں جنس** معتبر ہے باعتبار روزا کے مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاث یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہے پس احوال نبض کے باعتبار مقدار کے نو طرح پر ہیں بسیط اور مرکب بسیط کی نو قسمیں ہیں طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے عرض ضیق معتدل باعتبار قطر عرضی کے مختفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمقی کے طویل وہ نبض ہے کہ اس کے اجزا طول میں مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہوں اور وہ مزاج معتدل حقیقی ہے یا مقدار طبعی خاص بہ نسبت اسی شخص سے طول میں اجزائے نبض کے زیادہ ہوں اور یہ معتدل وہی ہے جو اس شخص خاص کے واسطے چاہیے ان دونوں اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا قصیر نبض طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اس کے

طول میں کم ہوں اور معتدل وہی نبض ہے جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو علیٰ ہذا القیاس تینوں قسمیں عرض کی اور تینوں قسمیں باعتبار قطر عمق کے بھی ملحوظ زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہیں ان اقسام بطیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہیں بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا کچھ نام نہیں ہے جو نبض طویل اور عرض اور ارتفاع تینوں میں زیادہ ہو اس کو **عظیم** کہتے ہیں اور جو عرض اور شوق میں کم ہو

اس کو **دقیق** کہتے ہیں اور درمیان ان دونوں کے معتدل ہے **دوسری**

جنس جو باعتبار فرقات کے معتبر ہے اس کی تین قسمیں ہیں قوی اس نبض کو کہے

ہیں جو نباض کی انگلیوں پر وقت حرکت انبساط کے اس زور سے لگے گویا انگلیوں کو ہٹا

دے گی اور ضعیف مقابل ہے قوی کے کہ نیچے انگلیوں نباض کے کم محسوس ہو اور معتدل

وہ ہے جو درمیان ضعف اور قوت کے فرغ اصابع کرے **تیسری جنس** ماخوذ

باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت کے ہے اس کی بھی تین قسمیں ہیں سریع وہ نبض ہے جو

مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر میں طے کرے اور بطی اس کے ضد ہے اور معتدل وہ

جو درمیان سریع اور بطی کے ہو **چوتھی جنس** باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی

ہے اس کی بھی تین قسمیں ہیں لین وہ نبض ہے جو اندر کی طرف آسانی دب جانے کی

قابلیت رکھے۔ اور صلب وہ ہے جو اس کے ضد ہو اور معتدل درمیان لین اور صلب کے

ہے **پانچویں جنس** کا اعتبار باعتبار اس مادہ کے ہوتا ہے جو رگ کے اندر

موجود ہو اس کی بھی تین قسمیں ہیں ممتلی وہ نبض ہے کہ اس کے اندر رطوبت بھری ہوئی

محسوس ہو بقدر معتد بہ کے اور خلأ محض معلوم نہ ہو اور خالی وہ ہے جو اس کے ضد ہو اس

کو فارغ کہتے ہیں اور معتدل وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو **چھٹی**

جنس کا اعتبار باعتبار ملمس نبض کے ہوتا ہے اس کی بھی تین قسمیں ہیں حار بارد

معتدل **ساتویں جنس** باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہے اور اس کی بھی تین

قسمیں ہیں متواترہ وہ نبض ہے کہ جس کے دو فرغ میں زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اس

میں خلل نہ پڑے اور اسی اختلاف کا ہر قرع میں دورہ ہوا کرے یعنی جتنی سانس دیتی ہو یا خالی پڑتی ہوتا مل دینے میں اسی قدر سانس دینا ہر قرع میں پایا جائے یا جس قدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی پانچویں میں حساب سے الگ پڑتا ہو اور جلد ہوتا ہو اسی حساب سے دوسرے دورے میں الگ پڑے یا جلد یا دیر میں واقع ہو اور اس کی دو صورتیں ہیں ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اس میں پیدا ہوا ہے تکرار قرعات میں وہی اختلاف باقی رہے اور ایک منتظم دوری کہ اس میں دو یا تین قسم کے اختلاف ہوں مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب پر پورا اترے اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے مل کر ایک دورہ پیدا ہوا کہ پھر پھر کرو ہی آیا ہے اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہے کہ اختلاف واحد یا اختلاف چند اس میں محفوظ تر ہیں اگر خواب میں اس نویں جنس میں تامل کیا جائے تو مثل آٹھویں جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کے تحت میں داخل ہوگی طیب کو مناسب ہے معلوم کرے کہ نبض میں طبیعت موسیقاری موجود ہے جسے صناعت موسیقی ترکیب نعمات یعنی ترکیب سروں کی نسبت مناسب سے آپس میں بیچ حدت اور نقل کے اور بحساب ادوار ارتقاع یعنی دو تالوں کی بمقدار اس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھیکہ کے واقع ہوتی ہے تمام ہوتی ہے اسی طرح حال نبض کا ہے کہ نسبت نبض کے زمانوں کی سرعت اور تواتر میں نسبت ارتقاعی ہے اور نسبت احوال اسی نبض کے قوت اور ضعف میں اور مقدار نسبت میں مثل نسبت تالیقی کے ہے اور جس طرح کہ زمانہ ارتقاع اور مقدار سروں کی کبھی متفق اور یکساں خوش آئند ہوتی ہے اور کبھی غیر متفق اسی طرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہیں کبھی منتظم ہوتے ہیں اور کبھی غیر منتظم ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار میں کبھی متفق ہوتے ہیں اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار نظام سے خارج ہے **جالیونوس** کی یہ رائے ہے کہ جو صورتیں مناسبات وزن سے محسوس ہوتی ہیں اور بخوبی ظاہر ہوتی ہیں ان پانچ صورتوں سے جن کا آگے ذکر ہو

گا کوئی ایک صورت ہوتی ہے یا بسبب مجموع کل اور خمسہ کے اور یہ نسبت سہ چند کی ہے اس لئے کہ یہ نسبت مؤلفہ ہی ڈیوڑھے کی دو نے سے اور اسی نسبت کو اصطلاح موسیقی میں مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہیں اور کل بمعنی ضعف ہے اور خمسہ بمعنی ڈیڑھ ہے یا نسبت وزن کی بالکل ہے اور وہی ضعف ہے یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہے جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہے جو مساوی کل اصل یعنی دو کے ہے یا نسبت وزن کی بالکشمہ یعنی ڈیوڑھے کے ہے اور مراد نسبت بالکشمہ سے وہ زیادتی ہے جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہے اور وہ نصف ہے دو کا یا نسبت وزن کی بالاربعة ہو اور اسی سے مراد وہ زیادتی ہے جو بمقدار ثلث اصلی کے ہو جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہے اور وہ ثلث تین کا ہو یا نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کر کے ہو اور وہ زیادتی ربع اصل کی ہے جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہے اور یہی نسبت سوائے کی کہلاتی ہے یہ پانچ نسبتیں کمی و بیشی کی محسوس ہوتی ہیں بعد اس کے محسوس نہیں شیخ کا مقولہ ہے میں ان نسبتوں کا بھی ضبط کرنا اور پہچانا محض بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہوں اور جو مشتاق فن موسیقی میں ہو اور ایقاعات اور تناسب نعمات کو بذریعہ کسب صناعی کے پہچانا محض بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہوں اور جو مشتاق فن موسیقی میں ہو اور ایقاعات اور تناسب نعمات کو بذریعہ کسب صناعی کے پہچانتا ہو اور اس کو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ مصنوعی شے کو اپنے معلومات سے قیاس کرے یہ شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور بطرف دال نبض کے تامل کرے ممکن ہے کہ یہ پانچوں نسبتیں نبض میں اس کو محسوس ہوں **مترجم**

کہتا ہے جالینوس کا قول جو اوپر گزرا کہ یہ پانچوں نسبتیں محسوس مناسبات وزن سے ہیں اور اس میں شرط معرفت موسیقی کی شناخت کی نہیں ہے شاید بنظر معرفت و جدائی کے ہے بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ ان کی خلقت موزوں ہوتی ہے کہ وہ وزن شعر اور تال سر کو بمقتضائے طبیعت پہچان لیتے ہیں اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود

مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز ممارست قواعد فن موسیقی کے ہ ایک شعر
 موزوں پڑھ سکتے اور نہ غیر موزوں کے سکتے اور زحاف کو شناخت کر سکتے ہیں اور نہ
 بادی سران کو بڑا معلوم ہوتا اور نہ بے تالا ہونا گانے والے کا ان کو دریافت ہو سکتا ہے
 ایسے لوگوں کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہے بلکہ بعد کمال مہارت
 کے بھی فن موسیقی میں ان سے شناخت نبض کی ان نسبتوں کی محال عادی ہے بہر حال
 مترجم کو ان پانچوں نسبتوں کی تفصیل مع تمثیلات لکھی ضرور ہے واضح ہو کہ ارباب
 موسیقی اسی بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دو چند ہو منسوب بالکل کہتے ہیں اور یہ
 دوسری صورت ہے جس کو جالینوس نے کہا ہے کہ بہ نسبت کل کے ہو مثال اس کی ایک
 سر کا ارتفاع تین ہے اور دوسرے کا چھ پس دوسرا بہ نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی
 رکھتا ہے اور جو نغمہ بہ نسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھا ہے اور وہ بعد کسی اور بعد پر بقدر
 نصف کے زائد ہے ان دونوں میں نسبت بالخمسہ کہتے ہیں مثال اس کی ایک نغمہ دو ہے
 اور دوسرا تین ہے پس تین دو سے ایک عدد زائد ہے جو نصف ہے دو کا اور یہ بقول
 جالینوس کے تیسری نسبت ہے جس کو اس نے نسبت بالخمسہ کہا ہے اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بہ
 نسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اس کو نسبت بالا ربعہ کہتے ہیں اور یہ
 چوتھی نسبت ہے جو قول جالینوس میں اس عنوان سے مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر
 بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اس کو نسبت بالا ربعہ کہتے ہیں اور یہ
 پانچویں نسبت ہے جو قول جالینوس میں مذکور ہوئی اور جو نغمہ کہ اس میں دو نسبتیں یعنی
 نسبت بالکل اور نسبت بالخمسہ مجتمع ہوں کسی طرح کی تالیف کیوں نہ ہو اس کو اصطلاح
 موسیقی میں نسبت ثلاثا ضاعاف کی کہتے ہیں اس لئے کہ نسبت کل سے دو نامراد ہے اور
 نسبت بالخمسہ سے ڈیوڑھا مراد ہے جس وقت یہ دونوں جمع کیے جائیں گویا کہ مراد ہوگی
 ڈیوڑھے کا دو نا اور ڈیوڑھے کا دو نا ضرور سہ چند ہوتا ہے پس مجموعہ ان دونوں نسبتوں کا
 مساوی سہ چند اصل کے ہو گا مثال اس کی دو اور چھ پس دو اور چھ کی نسبت مؤلف ہے

نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے طرف دو کے اور تعبیر میں ہم اس کو اس طرح پر کہیں گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دو نا ہے یعنی تین گنا پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت بالکل یا نسبت ضعف کی اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالتحسہ یعنی ڈیوڑھی کی ہے اور نسبت چھ کی طرف دو کے نسبت ان اطراف کے جو مؤلف و نسبتوں سے ہوں پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثہ اضعاف کی ہے اور یہی وہ نسبت ہے جو ڈیوڑھے کے دو نے میں ہوتی ہے اور یہ پہلی نسبت ہے قول جالینوس میں جس کو اس نے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کر کے نسبت سے چند نام رکھا ہے پس مآل قول جالینوس کا یہ ٹھہرا کہ قدر محسوس مناسبت و زا سے یا نسبت سے چند کے ہے یا دو چند کے بعد اس کے ڈیوڑھے کی اس کے بعد وہ نسبت جس میں زیادتی ایک ثلث کی ہو اس کے بعد سوائی **دسویں جنس** ماخوذ ہے نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس مقداروں چار زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے کیا جاتا ہے اگرچہ جس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہے تا ہم قیاس مقادیر نسبت ازمنہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہے کر سکتا ہے حاصل یہ ہے کہ جو زمانہ کہ اس میں حرکت ہوتی ہے تا زمانے کہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہے اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہیں وہ ایک قسم کو دوسری قسم میں داخل کرتے ہیں اگرچہ یہ ادخال جائز ہے محال نہیں ہے مگر اس کا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر جید ہے اور نبض کا وزن وہی ہے جس میں نسبت موسیقاری مذکور واقع ہو یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمیں ہیں پہلی متغیر الوزن اور مجاوز الوزن اور یہ وہ نبض ہے کہ اس کا وزن متصل وزن اس سن کے ہو جس کے قریب صاحب نبض پہنچا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو دوسری سہان الوزن جیسے لڑکوں کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو تیسری خارج الوزن کہ اس کا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہ

ہونبض کا وزن سے بکثرت خارج ہونا تغیر عظیم پر دلالت کرتا ہے **فصل**

دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان میں

نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات میں ہو یا ایک ہی نبضہ میں ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا میں ہو یعنی جہاں جہاں انگلیاں رکھی جاتی ہیں ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد میں یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنی رفتہ رفتہ کمی یا بیشی میں یکساں ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اس کے اسی قسم میں زیادتی نبضات ہوتی جائے یا نقصان ہوتا جائے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہاں تک استمرار ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہنچ جائے یا مختلف مناسب اور بعد پہنچنے آخر درجہ کے جہاں سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہیں سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطور مناسب ہو اور پھر اسی مقام پر پہنچے جہاں سے ابتدا زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی یا دوبارہ مقام ابتدا پر پہنچ کر بطرف انتہائے زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالف طرز جداگانہ شروع کرے اور بیشتر انتہا تک پہنچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اس سلسلہ کو بیچ میں چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اس غایت سے تجاوز کر جاتی ہے اور جب بیچ میں سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان میں خترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم نبضہ مغائر اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے اور کبھی اختلاف انقطاع کا اس طرح پر ہوتا ہے کہ بیچ میں سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہے اور نبض ذوالفترہ اس کو کہتے ہیں کہ جس وقت امید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جائے اور واقع فی الوسط اس نبض مختلف کو کہتے ہیں کہ جس وقت امید سکون کی ہو اس میں حرکت پیدا ہو جائے اختلاف نبض کا بہت سے اجزا میں ایک نبضہ کے یا اجزائے نبض کی موضع میں ہو یا اجزا کی حرکت میں موضع اجزا کا اختلاف اس طرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزائی نسبت جہات ستہ میں

مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہیں چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے اختلاف حرکت اجزاء کا یا سرعت و بطوء میں ہو یعنی ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ میں ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو دو دو یا تین کرے خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت میں ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے مگر بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی نہ ہو یا اختلاف قوت اور ضعف میں ہو یا عظیم اور صغر میں اجزاء کے اختلاف ہو اور ان چاروں اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب میں بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو میں دو انگلیوں کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیوں کے نیچے پیدا ہو اور ان صورتوں میں ترکیب بھی ہو سکتی ہے بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد میں منقطع اور عائد اور متصل ہوتا ہے منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد میں انفعال نظام کا خفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہے اس کی طرفین میں کبھی اختلاف سرعت اور بطوء اور تشابہ کا ہوتا ہے اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہو جائے پھر بطرف عظیم ہونے کے یہ زمی عود کرے اسی عائد کی قسم میں سے نبض متداخل بھی ہے اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ بجہت اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بجہت متداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہوں اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم میں لحاظ کیا جاتا ہے متصل وہ نبض ہے جس کا اختلاف درجہ بدرجہ ایسے اتصال پر ہو جس کا فصل جہت تغیر میں از قسم سرعت و بطوء غیر محسوس ہو یا اس کا انفعال جہت اتصال میں سرعت و بطوء سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو یا اس کا اختلاف اعتدال میں سرعت و بطوء کے یا عظیم اصغر میں خواہ دونوں قسم کے اعتدال میں بہ نسبت اس جہت کے جدھر انتقال بتدریج کیا چاہتی ہے غیر محسوس ہو اور یہ نبض کبھی بیخ تشابہ متمر رہتی ہے رہتی ہے اور کبھی حسب اتفاق باوجود اتصال کے اس کے بعض اجزاء میں اختلاف شدید ہوتا

ہے اور بعض میں کمتر فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جن کے نام جداگانہ ہیں عترالی وہ نبض ہے جس کے ایک جز میں اختلاف ہو اس طرح کا کہ اس جزو کی حرکت بطی ہو کر منقطع ہو جائے اور پھر سرلیج ہو **موجی** یہ وہ نبض ہے کہ اجزا رگ کے عظم اور صغر میں مختلف ہوں یا شہوق اجزا اور عرق میں یکساں نہ ہو یا تقدم و تاخر اجزاء کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر نہ ہو اور کسی قدر اس کے واسطے عرض ہو ایسا محسوس ہو جیسے پانی کی لہریں ایک کے پیچھے ایک سیدھ میں چلی آتی ہیں اور ان میں پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوہ کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی کے ہوتی ہے مگر یہ نبض صغیر اور شدت متواتر کہ اس کے تواتر میں گمان سرعت کا ہوتا ہے حال آنکہ یہ نبض سرلیج نہیں ہے **نملی** بہت صغیر اور نہایت درجہ متواتر ہوتی ہے دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر میں زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہے بہ نسبت اس اختلاف کے جو ان کے عرض میں ہو بلکہ شاید اختلاف عرض کا ظاہر نہیں ہوتا **منشاری** دندانہ دار نبض ہے مشابہ موجی کے اختلاف اجزا میں شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اس میں صلابت زیادہ ہوتی ہے اور باوجود صلابت کے اس کے اجزا میں صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہے اور یہ نبض سرلیج متواتر صلب اور اجزا میں اس کے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت ولین کے اختلاف ہوتا ہے **ذنب الفارہ** وہ نبض ہے جس میں رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہے کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہے اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے آہستہ آہستہ گھٹتی ہے اور یہ اختلاف کبھی بھمات کثیرہ میں ہوتا ہے اور کبھی نبضہ واحد کے اجزاء کثیرہ میں اور کبھی نبضہ واحد کے جزء واحد میں مگر خاص اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظیم سے ہے اور کبھی باعتبار سرعت و بطوہ اور قوت وضعف کے بھی ہوتا ہے **مسلی** یہ نبض مثل تکلہ کے ہوتی ہے اور نقصان سے شروع کر کے انتہا میں

جنس میں طبعی وہی ہے جو قوی ہو قوت میں اگرچہ بعض ایسے اصناف کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہو گئی اس جہت سے طبعی قرار دی گئی اور جو اصناف متحمل زیادتی اور نقصان کے نہیں ہیں ان میں نبض طبعی مستوی منتظم اور جید الوزن ہے

پانچویں اسباب انواع مذکورہ نبض کے اسباب

نبض کے کسی قدر اسباب تمام ضروری ذاتی داخل توام نبض میں ہیں اور ان کو

ماسکہ کہتے ہیں اور بعض اسباب توام نبض میں داخل نہیں ہیں ان میں سے ایک قسم

اسباب مغیرہ لازمہ کی ہے کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض میں تغیر احکام دیتے ہیں اور ایک

قسم غیر لازمی ہے اور ان کو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہیں اسباب ماسکہ تین ہیں قوت

حیوانی جو نبض میں حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اس کا قلب میں ہے اور اس کا بیان

تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول میں ہو چکا ہے دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض

کی ہے جس کا ذکر تشریح اعضا میں ہو چکا ہے تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے

حرارت قلب کے ہے اسی کی خواہش واسطے مقدار معلوم اطلاق حرارت سے ہوتی

ہے اور باندازہ حرارت اس کی حد معین ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت میں احتیاج

اطقا کی زیادہ ہوتی ہے اور کمی میں کم اور اعتدال حرارت میں معتدل اسباب ماسکہ

افعال بحسب اقتران کسی سبب اسباب لازمہ اور مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے

ہیں فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان

میں جس وقت آلہ یعنی شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت

اطقائے حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگ اور حاجت اطلاق حرارت کی ان تینوں

میں زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت میں ضعف ہو نبض لامحالہ

صغیر ہو جائے گی اور اگر رگ میں نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطلاق حرارت کی کم

ہو نبض میں نہایت صغر پیدا ہوگا اور صلابت رگ کی فقط نبض میں صغر پیدا کرتی ہے لیکن

جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہے اس میں اور اس صغر میں جو بوجہ ضعف کے پیدا

ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت میں نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعف نہیں ہوتی اور نہ محدود افراط قصیر اور منفض یعنی پست ہوتی ہے جیسے بروقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطلاق حرارت سے بھی نبض میں صغر پیدا ہوتا ہے مگر اس وقت نبض میں ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اس قدر نہیں ہوتا ہے کہ یہ صغر بمقدار صغر ضعف پہنچے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے بہ نسبت اس صغر کے جو کمی حاجت اطلاق حرارت سے مع القوت پیدا ہو اس لئے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطلاق حرارت کے اعتدال میں زیادہ کمی نہیں کرتی اس واسطے کہ اس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہیں ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطلاق حرارت کے مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کے ہوتی ہے یعنی اگر عدم حاجت اطلاق کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال پر نبض باقی نہیں رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہیں ہے اگر حاجت اطلاق حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظیم میں نہ ہو اس وقت ضرور ہے کہ نبض میں سرعت پیدا ہوتا کہ جس قدر انبساط بوجہ نہ ہونے عظیم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اس کا مدارک کرے اور اگر قوت ضعیف ہو اس وقت یہ نبض عظیم ہوگی ورنہ سریع پس ضرور ہے کہ متواتر ہو جائے کہ جو چیز بوجہ فقدان عظیم اور سرعت کے قوت ہوئی ہے تو اثر سے اس کا مدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دی جاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اٹھانے کی ہو اگر اس کی قوت ایک مرتبہ اٹھا لینے میں اس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ میں اٹھا لیتا ہے ورنہ اس بوجھ کے دو حصہ کر کے اٹھانے میں جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کر کے اٹھاتا ہے مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہے اسی قدر اٹھانے میں عجلت بھی ہوتی ہے اور ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بعجلت اٹھا لیتا ہے اور ہر ایک حصہ کے اٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اٹھانے میں باز نہیں آتا اور تامل نہیں کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اٹھا کر دوسری جگہ پہنچانے میں

بطبی ہو ہاں اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اس وقت دوبارہ اٹھانے میں بھی سستی کرتا ہے اور دوسری جگہ بوجہ پہنچانے میں مشقت زیادہ ہوتی ہے اور وہاں سے دیر میں پلٹتا ہے اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطلاقِ حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال سے اس میں شدت زیادہ ہو اس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے اور اگر حاجت اطلاقِ حرارت کی اس سے بھی زیادہ ہو اس وقت سریع عظیم متواتر ہوتی ہے ملول نبض میں حقیقتہً اسباب عظیم سے پیدا ہوتا ہے اگر اسباب عظیم نبض کے پائے جائیں اور جہت عرض اور عمق میں مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نبض کے استعراض سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض بعض اوقات میں طول نبض پر ہزال یعنی لاغری معین ہوتی ہے پس طویل ہو جاتی ہے عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلائِ عروق ہوتا ہے کہ طبقہ عالیہ مائل طبقہ سافلہ کی طرف ہوتا ہے پس نبض عریض ہو جاتی ہے یا عریض ہونا نبض کا بجزت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے اور تواتر کا سبب ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے تفاوت کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہنچنا کہ نبض عظیم ہو جائے اور بروقت شدید حاجت اطلاقِ حرارت کی کم کر دے یا بدرجہ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب بہلاکت پہنچے اسباب ضعف نبض کے وہ امور ہیں جو بدن انسان میں تغیر پیدا کریں جیسے ہم اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور خلط روی یا ریاضت مفراط اور اخلاط کی حرکت یا ان کی ملاقات اعضائے شدید الحس سے یا ان اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہیں اور کل وہ چیزیں جن سے بدن میں تحلیل پیدا ہو اسباب صلابت نبض کے خشکی جرم شریان کی یا شدت تمدد ہونا یا بوجہ شدت بروقت کے جرم شریان میں انجماد پیدا ہونا اور کبھی صلابت نبض کی بحران میں بجزت زیادتی کوشش کے اور اعضا میں تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے اسباب نرمی نبض کے وہ چیزیں ہیں جو بالطبع ترطیب پیدا کریں اسی طرح وہ امراض ہیں جیسے استسقا اور لیثر غس یا وہ اسباب

ہیں جو نہ طبعی ہوں نہ مرضی جیسے استہمام سبب اختلاف نبض کا باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت میں اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت اور امراض کے ہوتا ہے ایضاً اسباب اختلاف سے امتلاء و روق کا ہے خون سے اور ایسے اختلاف کو فصد زائل کر دیتی ہے کثرت خون کی جو شدت موجب اختلاف ہوتی ہے وہی ہے کہ خون میں لزوجت ہو اور روح کی حرکت میں بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین میں حرکت روح کی بخوبی نہ ہو سکے خصوصاً اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قفریب قلب کے واقع ہو مجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کریں امتلاء معدے کا ہے طعام سے اور غم و فکر کسی چیز میں لیکن اگر معدے میں کوئی خلط ردی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہوگا اور بیشتر نوبت بہ خفقان موذی پہنچے گی اور نبض خفقانی پیدا ہوگی سبب نبض منتاری کا اختلاف اس خلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود اور عنقوت اور خامی اور نضح میں مختلف ہو یا جرم شریان میں صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو یا اعضائے عصبانی میں ورم ہو ذوالقرعین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطلاق حرارت کی اور سختی جرم شریان کے موجود اور عنقوت اور خامی اور نضح میں مختلف ہو یا جرم شریان میں صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو یا اعضائے عصبانی میں ورم ہو ذوالقرعین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید اطلاق حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اس قدر کہ جتنی خواہش قوت کو انبساط نبض کی ہے بوجہ صلابت کے اتنا انبساط دفعہ واحد میں نہ کرے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار میں اور وہ شے ایک وار میں نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو سبب نبض خاری کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش کے حرکت کرے جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہے اور ذنب الفار اور جو نبض مشاربہ ذنب الفار کے ہے اس کو دلالت کسی قدر قوت پر ہے اور

اس بات پر ہے کہ ضعف بدرجہ غایت نہیں پہنچا ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقضی کہتے ہیں یعنی کم ہوتے ہوتے فنا ہو جائے اس کے بعد ثابت کی روایت ہے اس کے بعد ذنب راجع کی سبب ذات الفترہ کا ماندگی قوت کی ہے کہ اس کی جہت سے استراحت کے واسطے فترہ واقع ہوتا ہے یا کوئی عارض دفعۃً پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو نبض متشنج کا سبب حرکت غیر طبعی قوت میں اور قوام آلہ کی روایت ہوتی ہے نبض مرتعد بجهت قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطلاق حرارت کے پیدا ہوتی ہے اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض میں ارتعاد پیدا نہیں ہوتا نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بجهت شدت ضعف کے دفعۃً انبساط نہیں ہو سکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہے کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگر چہ قوت میں زیادہ ضعف نہ ہو اس لئے کہ آلہ تر اور نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہیں کرتا اس لیے ایک ایک جزو میں حرکت جدا گانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک اور سخت کے کہ پوست آمادہ جنبش اور لرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جز کی حرمت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے اور جسم رطب اور لین میں یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اس کا قبول حرکت کرے اور اس کے قبول سے دوسرا جزو منفعل نہ ہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد دوہرا ہو جاتا ہے اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے دودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا اینکه بطوء اور قوت اور اختلاف اجزا نبض میں مجتمع ہو جائے اس لئے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویج کی ہے اور اگر احوال زمان حرکت میں ردی الوزن ہو اس کا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطلاق حرارت کی نہ ہوتی اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اس کا سبب

مغائر اس سبب کے ہے نبض ممتلی اور خالی اور خار اور بارداور شائق اور متخض کے اسباب ظاہر ہیں واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتویں نبض اسنان**

اربعہ زن و مرد کے بیان میں مردوں کی نبض چونکہ قوت ان کی شدید ہوتی ہے اور حاجت تروح کی ان کو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور قوی ہوتی ہے اور چونکہ ان کی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہے اس لئے ان کی نبض بہ نسبت عورتوں کے زیادہ بطی اور شدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے پھر چونکہ ہر ایک نبض جس میں قوت ثبات ہو متواتر ہو جاتی ہے اس لئے واجب ہے کہ اس میں سرعت بھی پیدا ہو اس واسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردوں کی بہت بطی ہوتی ہے اس میں تفاوت بھی شدید ہوتا ہے لڑکوں کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف تر اور شدت متواتر اس لئے کہ حرارت ان کی قوی ہے اور قوت قوی نہیں ہے اس واسطے کہ ابھی وہ سال نشوونما پر نہیں پہنچے ہیں مگر ان کی نبض بقیاس ان کے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن ان کے مقدار میں چھوٹے ہیں ہاں ان کی نبض بنظر نبض ان لوگوں کے جو اسکمال نشوونما کا کر چکے ہیں عظیم نہیں ہے مگر سرعت و تواتر میں شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اس لئے کہ لڑکوں میں بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت ان کی ہضم میں عاجز ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور سروتح خارجریزی کی ان میں زیادہ ہوتی ہے جو انوں کی نبض عظیم میں زائدہ ہوتی ہے اور سرعت و تواتر میں ناقص اور تفاوت میں بدرجہ غایت پہنچتی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول میں ثابت کر چکے ہیں کہ حرار صبیان اور شبان کی قریب متشابہ کے ہے پس حاجت سروتح کی بھی دونوں میں قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان میں زیادہ ہے پس نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے مدار کار نبض کے عظیم ہونے میں قوت پر ہے اور حاجت تروح کی عظیم پر داعی ہوتی

ہے اور اعتدال جرم شریان کا اس پر معین ہوتا ہے کہول کی نبض میں صفر زیادہ ہوتا ہے بھجرت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت تروح کے اور اسی جہت سے اور اس میں تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے شیوخ جن کا سن حد کو پہنچ گیا ہو نبض ان کی صغیر اور متفاوت اور لطی ہوتی ہے اور بیشتر بہ سبب رطوبات غریبہ کے نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت غریزی کے **فصل آٹھویں نبض**

امزجہ کے بیان میں گرم مزاج کو حاجت تروح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونوں میں کوئی مساعد نہ ہو بوجہ تفتیل مذکورہ بالا کے نبض دقیق یا صغیر ہوگی اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہ ہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی ایسا گمان نہ کرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت میں نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جو ہر روح میں زیادہ کرتی ہے اور جو ان مردی نفس میں اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہے جس قدر بڑھتی ہے قوت میں ضعف پیدا کرتی ہے مزاج بارد کی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صفر خصوصاً طو اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطو اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہے جو ضعف نبض کہ اس کو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا اس لئے کہ حار بہت مناسب ہے حرارت غریزی سے مزاج رطب کی نبض میں موجیت اور استغراض زیادہ ہوتا ہے اور خشک مزاج میں تنگی اور صلابت پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو ذوالقرعتین اور منج اور مرعش پیدا ہوگی ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورہ بالا کو یاد کر کے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہیں کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرد اس وجہ سے اس کے دونوں جانب کی نبض میں ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس

اس کی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ابطاط اور انقباض نبض کا برطبق جزر اور مد قلب کے نہیں ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے مل کر پیدا ہوتا ہے **فصل نویں نبض فصول کے بیان میں** ریح کی نبض

معتدل ہر چیز میں ہوتی ہے اور قوت میں زیادہ اور ضعیف میں نبض متواتر اور سرلیج ہوتی ہے کہ حاجت ترویج کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ انحلال قوت کے ہوتی ہے اس لیے کہ روح بجمت حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے جاڑوں میں نبض کا تفاوت اور بطواء اور ضعف شدت ہوتا ہے باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اس لئے کہ قوت بعض ابدان میں ضعیف ہو جاتی ہے اور حرارت غریزی اندر جسم کے تخفیف ہو کر مجتمع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ مزاج میں حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ میں قادر ہو اثر برودت کا زیادہ قبول نہ کرتا ہو کہ اس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہ ہوگی خریف میں نبض مختلف اور مائل بہ ضعف ہوگی اختلاف بہ سبب کثرت استعمال مزاج کے جو خریف میں عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اس لیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت میں زیادہ ایذا پہنچتی ہے بہ نسبت مزاج نشا بہ اور مستوی کے اگرچہ نشا بہ اور استوا زبون حالی میں ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے تناقض ہے اس لئے کہ خریف میں ضعف اور بیس زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہوں ان کی نبض مناسب و فصول کی کیفیت کے ہوتی ہے جن کے بیچ میں یہ نبض واقع ہے **فصل**

دسویں نبض بلاد اور شہروں کے بیان میں بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہیں اور ربیع یعنی ان کے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ریح کے ہوتے ہیں اور بعض بلاد حار صیفی ہوتے ہیں اور بعض برودت میں مثل شتا کے اور

بیس میں مثل خریف کے ہوتے ہیں پس احکام نبض کے ہر بلد میں بقیاس ان احکام کے ہوں گے جن کا بیان نبض فصول میں ہو چکا **فصل گیارہویں اس نبض کے بیان میں جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے** کھانے پینے کی چیزیں نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کنیت کی جہت سے متغیر کرتی ہیں کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جس قدر مائل بہ تسخین یا تبرید ہوں موافق اسی کیفیت کے نبض میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور کنیت میں اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر میں زیادتی پیدا ہوگی اس لئے کہ قوت اور حرارت میں زیادتی حاصل ہوتی ہے اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہے اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض میں اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے اور ہر ایک گرانی بموجب اختلاف نبض کے ہوتی ہے **ارکا غانیوں** نے کہا ہے کہ سرعت نبض اس وقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے گو اس کا سبب دیر تک نہ ٹھہرے اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا اور قلت مقدار میں نبض کا اختلاف اور عظیم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اس کا بکثرت ثابت نہیں رہتا اس لئے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے پھر اگر قوت میں کمی اور ضعف بجہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونوں صورتوں میں نبض صغیر اور تفاوت میں آخر کو مشابہ ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا کا کر دیتی ہے پھر نبض معتدل ہو جاتی ہے شراب میں ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اس کی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اس قدر اختلاف کہ معتد بہ ہو اور غذائے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہیں پیدا کرتی یہ خاصیت بجہت **تخلخل** جو ہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اس میں ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزیں بالفعل نبض میں پیدا کرتی ہیں شراب بھی

دیتی ہے اور دوسرے گروہ میں ضعف پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل میں نہیں ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت میں بحث کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے اس کا استحاله بطرف روح کے جلد تر ہو جاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا بروت کرے تقویت اس کی زیادہ ہو جاتی ہے اور اگر بدن کی حرارت یا بروت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت میں نقصان بحسب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض میں حاجت ترویح کی بڑھاتی ہے اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم کرتی ہے اکثر شراب قوت میں زیادتی کرتی ہے ہر حال میں شراب زیادتی حاجت کی نبض میں پیدا کر کے سرعت نبض کو نہیں بڑھاتی پانی کا یہ حال ہے کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہے اس جہت سے نبض کو پانی قوی کر دیتا ہے اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہے اور پھر چونکہ پانی گرمی نہیں پیدا کرتا ہے بلکہ تبرید پیدا کرتا ہے اس لئے زیادتی حاجت میں نبض کو بمرتبہ زیادتی حاجت شراب کے نہیں پہنچتا ہے

بارہویں ان تغیرات نبض کے بیان میں جو خواب

اور بیداری سے پیدا ہوتے ہیں خواب کے وقت میں احکام نبض کے بحسب وقت خواب اور بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہیں نبض اول خواب میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اس لئے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتدائے خواب میں بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہے نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اس وقت میں تمام و مال متوجہ نفس کی حرکت دینے پر طرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضح فضول کے ہوتی ہے اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہے اور اس وقت نبض بطو اور تفاوت میں شدید ہوتی ہے بسبب اس کے کہ حرارت میں اگر چہ زیادتی بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوتی ہے مگر وہ تبرید جو

بروقت بیداری کے سبب اتصال مستحیات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہو گیا اور حرکت نبض میں پیدا کرتی ہے اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہے اور اجتماع اور اختقان جو معتدل ہوں ان میں حرارت کا زیادہ کرنا اور ان کی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہے ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اس کا قلق بہت زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت سانس اور قلق اس شخص کے جس کی حرارت تحقیق ہو اس لئے کہ اس کی حرارت مشابہ قوم کے ہوتی ہے مثال اس کی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی میں غوطہ مارے جس کی بروقت معتدل ہو کہ اس کی حرارت اگر چہ اندر جسم کے تحقیق ہوتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے مگر اس کی قوت حرارت کی اتنی نہیں بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہے اور اگر بخوبی تامل کیا جائے معلوم ہو گا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے حالت بیداری میں تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا نہ ہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری میں حرکت روح کی ہے طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہے پھر جس وقت ہضم طعام ہو جاتا ہے قوت روحانی بڑھتی ہے بوجہ از دیا قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھی برطرف ہو جاتی ہے اور توجہ اور انصراف اس کا بطرف خارج و نیز بطرف مبداء روح یعنی قلب کے ہوتا ہے اسی جہت سے اس وقت نبض عظیم ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج میں بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہے اور شریان نبض کی بہ جہت نفوذ کرنے رطوبات غذائی کے نرمی میں زیادہ ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر میں کثرت نہیں ہوتی اس لئے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت ترویج کی نہیں کرتا ہے تا کہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت برآری ہوتی ہے کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہے بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور نبض کے

عظیم ہونے کی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ استیفا محتاج الیہ عظیم کا نبض کے عظیم ہونے سے مائع ہو اس وجہ سے نبض عظیم ہوتی ہے پھر جس وقت سونے والا دیر تک سوتا ہے نبض ضعیف ہو جاتی ہے کہ اختقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہے اور قوت جس کی شان سے یہ ہے کہ حالت بیداری میں بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہے وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہوں یا اور کسی وجہ سے محسوس ہوں یا غیر محسوس وہی قوت نیچے انہیں فضول کے رک جاتی ہے لیکن جس وقت نوم خلوے معدے میں واقع ہو اور کوئی چیز ایسی بنائے جس کو ہضم کرے اس وقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہے پس صغرا اور بطواء اور تفاوت پیدا ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے بیداری کے واسطے بھی احکام مختلف ہیں جس وقت سوتا ہو آدمی از خود بیدار ہو اور اس کی نیند پوری ہو جائے اس وقت نبض مائل بطرف عظیم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہنچ جاتی ہے اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہو اس کی نبض میں یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہو جاتی ہے اور رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہو اس لئے کہ قوت سبب ناگہانی سے منہضم ہو جاتی ہے اور پھر اس کی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور ارتعاش میں مختلف ہوتی ہے اس واسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قصری کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے حرکات مختلف پیدا ہوتے ہیں پس نبض مرتعش ہو جاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہیں رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اس لئے کہ سبب اس کا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن ٹھہرنا اس کا کم ہے اور شعور اس کے بطان کا بہت جلد ہے **فصل**

تیرھویں احکام نبض ریاضت کے بیان میں ابتدائے

ریاضت اور جب تک ریاضت معتدل رہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حار غریزی میں زیادتی ہوتی ہے اور قوت حار غریزی کی بڑھتی ہے ایضا ابتدائے

ریاضت اور اعتدال ریاضت میں نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اس لئے کہ حاجت ترویج کی بجائے حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہے پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جائے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت طولانی کرتے کرتے یکبارگی اس میں بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہیں باطل ہو جائیں گے پس نبض اس وقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہے اس لئے کہ حارغریزی کا انحلال پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر دو سبب سے لازم ہوتا ہے شدت حاجت اور قصور قوت اس بات سے کہ نبض کے عظیم کرنے میں کافی ہو پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائے گی اور تواتر بڑھتا جائے گا پھر اخیر میں اگر ریاضت بدستور رہے اور ناتوانی بڑھ جائے نبض نملی ہو جاتی ہے بجز ضعیف اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت میں افراط ہو نوبت بہلاکت پہنچتی ہے اور جتنے آثار انحلال کے ہیں سب پیدا ہو جاتے ہیں پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اس کے نملیت مائل بہ تفاوت ہو کر بطور مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے

فصل چودھویں حکام نبض نہانے والوں کے بیان

میں استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہے پھر جس وقت بافراط تحلیل کرتا ہے نبض میں ضعف پیدا ہوتا ہے **جالینوس** کہتا ہے کہ اس وقت میں نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جس وقت باطن بدن میں تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی پر مقتضائے طبیعت اس کی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہے پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے نبض بطبی اور متفاوت ہوتی ہے اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہنچ جائے اس وقت بھی نبض بطبی اور متفاوت ہوتی ہے سرد پانی سے

نہانے میں اگر بروودت پانی کی اندر بدن کے پہنچ جائے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطو بھی پیدا ہوتا ہے اور اگر اندر بدن کے بروودت نہ پہنچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اندک کے عظیم ہو جائے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے جو پانی حمات میں یعنی زمین کبریتی وغیرہ میں ہوتے ہیں ان میں سے جن کے مزاج میں خشکی غالب ہے ان سے استھمام کرنے سے نبض میں صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم میں کمی ہو جاتی ہے اور جو پانی حمات کے سخن میں نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہیں مگر یہ تحلیل قوت زیادہ کریں پس اس وقت وہی اعراض نبض میں پیدا ہوں گے جن کے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا

ہوں گے فصل پندرھویں زنان حاملہ کی نبض کے

بیان میں حاجت تروح کی زنان حاملہ میں بجمت مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا ایسی عورتیں دوہری حاجت رکھتی ہیں اور ایک مرتبہ سانس لینا ان کا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتوں کی زیادہ تو یقیناً نہیں ہوتی اور بہت کم بھی نہیں ہوتی مگر اس قدر کم ہوتی ہے جتنا بوجھ اٹھانے کا تکان روز بروز ہوتا ہے پھر چونکہ یہ تکان چھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہے اسی جہت سے ان کی قوت پر احکام قوت متوسطہ کے کیے جاتے ہیں اور حاجت کی شدت اوپر بیان ہو چکی باسن نظر ان کی نظر عظیم سرایع متواتر ہوتی ہے فصل سولہویں نبض اوجاء کے

بیان میں درد سے نبض میں تغیر یا بجمت شدت کے ہوتا ہے یا اس لئے کہ درد عضو رئیس میں ہو یا اس وجہ سے کہ درد مدت دراز سے پیدا ہوا ہو ابتدا میں درقوت کا ہیجان کر کے اس کو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے حرکت دینا ہے اس واسطے نبض عظیم سرچ ہو جاتی ہے اور تفاوت کی نبض میں شدت ہوتی ہے کیونکہ برآمد حاجت عظم اور سرعت سے ہو جاتی ہے پھر جس وقت درد کی ایذا ہی میں قوت ہو جاتی ہے جیسا ہم فصل بائیسویں جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے میں بیان کر

چکے ہیں کہ بوجہ زیادہ ایذا دہی درد کے نبض کی کیفیت دگرگوں ہو جاتی ہے اور کم ہوتی جاتی ہے تاہم ایک نبض کا عظم و سرعت مفقود ہو جاتا ہے اور ان دونوں کے قائم مقام پہلے تو شدت تو اترتا ہوتا ہے بعد اس کے صفر پھر بہت شدت درد میں نبض دودی اور نملی ہو جاتی ہے جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض میں تو اتر پیدا ہوتا ہے اس کے بعد مریض ہلاک ہو جاتا ہے **فصل سترھویں نبض اور ام کے بیان**

میں ورم کے بعض اقسام ایسے ہیں کہ تپ پیدا کرتے ہیں یا بھت بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے بہر حال ایسے اور ام نبض میں تغیر پیدا کرتے ہیں بدن کے کسی مقام پر کیوں نہ واقع ہوں بلکہ ان کا تغیر تمام میں پیدا ہوتا ہے مگر ان کا تغیر نبض میں وہی ہوتا ہے جو تپ سے مخصوص ہے اور ذکر تفصیلی ان کا باب حمیات کتاب چوتھی میں ہو گا بعض اور ام جن سے تپ پیدا نہیں ہوتی ہے ان سے جو تغیر نبض میں پیدا ہوتا ہے وہ تغیر خاص اسی عضو کی نظر سے ہوتا ہے جس میں ورم بالذات پیدا ہو اور بیشتر بالعرض میں تغیر اس ورم سے بھت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہے یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن کیفیت درد سے متاثر ہوتا ہے نبض میں بھی ایک طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے ورم کا تغیر نبض میں یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہے یا بھت وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی اور بیشی مقدار ورم کے یا بہ سبب عضو متورم کے یا بھت اس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اس کو لازم ہونے سے دوام کی وجہ سے تغیر اس طرح پر کہ مثلاً اگر ورم گرم ہو یہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہے اور سرعت اور تو اتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہے اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو نرم کر کے مقابلہ اس ورم کا نہ کرے ورنہ منشاریت باطل ہو جاتی ہے اور اس کے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہے ارتعاد اور سرعت اور ارتعاش اور تو اتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور جیسے بعض اسباب نبض کے منشاریت کو اس ورم میں منع کرتے ہیں اسی طرح بعض اسباب ایسے بھی ہیں جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہیں

کیفیت زلیول کی نبض میں پیدا کرتا ہے اور ورم گردہ کا نبض میں تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض میں کیفیت تشنج اور غشی کی پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارہویں احکام نبض کے از قبیل**

عوارض نفسانی کے بیان میں نعل غضب چونکہ قوت کو برا بیچتے

کرتا ہے اور دفعۃ قوت میں بسط پیدا ہوتا ہے اس لئے نبض کو عظمیٰ اور شاہق زیادہ اور

سریع اور متواتر کرتا ہے اختلاف نبض کا حالت غضب میں ضرور نہیں ہے اس لئے کہ

انفعال یکساں ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اس وقت کبھی غلبہ غضب کو

ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع

اس امر میں واقع ہو کہ اثر غضب کا جس کے اوپر غضبناک ہوا ہے پہنچانا چاہیے یا ٹھہر

جانا چاہیے اس وقت اختلاف نبض میں پیدا ہوتا ہے لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اس

میں حرکت قوت کی خارج کی طرف بے زرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب

سرعت نبض کی نہیں ہوتی اور نہ اتنا تواتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے

کنایت اور حاجت بر آری ہو جاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور یہی حال

سرور اور خوشی کا ہے کہ اس میں اکبخر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطواء اور تفاوت کی

طرف مائل غم کا یہ حال ہے کہ اس میں حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی ہے اور متخفق

ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے اس لئے نبض صغیر ضعیف

متفاوت بطی ہو جاتی ہے فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکا یک طاری ہو نبض کو سریع

مرتعہ مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیر پا اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو جو تغیر کہ ہم سے پیدا ہو

ایسے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہے۔ **فصل انیسویں تغیر ہیات**

نبض کا بوجہ ان چیزوں کے جو مخالف طبیعت

کے ہیں جن چیزوں سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی

نبض کا حال اوپر بیان ہو چکا ہے اس کے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت ہیں ہے اور جو

چیزیں مخالف طبیعت قوت میں تنگی پیدا کرتی ہیں ان کی جہت سے نبض میں اختلاف عارض ہوتا ہے اور اگر قوت میں تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہو جاتا ہے تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ کثرت مادہ ہے کہ اس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو اور جو چیزیں مخالف طبیعت تحلیل قوت کریں ان سے نبض ضعیف ہو جاتی ہے اس کی مثال جیسے درد شدید یا آرام نفسانی جو تحلیل قوی کریں **جملہ دوسرا تعلیم**

تیسری۔ فن دوسرا بیان میں بول و براز کے جس میں تیرہ فصلیں ہیں

فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان بذریعہ بول کے

استدلال کرنا احوال بول سے مناسب نہیں ہے جب تک رعایت چند شروط کی نہ کر

لیں **اول** ضرور ہے کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر بوقت

صبح اٹھا ہو اس کا پہلا بول معتبر ہے **دوسرے** دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو

روکا نہ ہو **تیسرے** صاحب بول نے کھانا اسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو

چوتھے استعمال ایسے ماکول اور مشروب کا نہ کیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا

ہے جیسے زعفران اور املتاں کہ یہ دونوں بول کو طرف زردی اور سرخی کے مائل کرتے

ہیں خواہ ہری ترکاریاں کہ ان سے سول میں سبزی پیدا ہوتی ہے یا ستری یعنی کانچی کہ وہ

بول میں سیاہی پیدا کرتی ہے یا شراب مسکر جو بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہے

پانچویں یہ ہے کہ اس کے بدن پر کوئی رنگین چیز نہ لگی ہو جیسے مہندی کہ اس کے

خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سرخ ہو جاتا ہے **چھٹے** استعمال ایسی

چیز کا نہ کیا ہو جو اور اصفر اور بلغم کا کرے **ساتویں** ایسے حرکات اور اعمال نہ کر چکا

ہو ورنہ ایسے احوال خارجی میں جو مجرائے طبیعت سے باہر ہیں بتلا ہو جو بول کا رنگ

کسی طرح متغیر کر دیتے ہیں جیسے فاقہ بیداری یا تعب یا گر سنگی اور غضب یہ سب

چیزیں بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل

بسیا ہی شدید کرتا ہے اور قے اور استفراغ کہ یہ دونوں بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو

متغیر کر دیتے ہیں **آٹھویں** دیر تک رکھا رہنا بول کا بھی اس میں تغیر پیدا کرتا ہے اسی واسطے کہا ہے کہ چھ گھنٹہ رکھ کر بول کو نہ دیکھیں اس واسطے کہ دلائل اس کے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رنگ اس کا متغیر ہو جاتا ہے اور نقل اس کا پگھل جاتا ہے یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہے علاوہ براں میرے نزدیک بعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نہ کرنا چاہیے اور مناسب ہے کہ کل بول ایک قارورہ وسیع میں لیں اور اس میں سے کچھ گراندیں اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہیں ہوتا بلکہ تھوڑی دیر قارورے میں رکھ کر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہیں اس واسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہے اور ہوائے سرد سے انجماد رفت بول میں ہو جاتا ہے یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہے تا کہ رسوب میں بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو ہر ایک بول کا حال ایسا نہیں ہے کہ فوراً بعد بول کرنے کے اس میں رسوب پیدا ہو جائے سوائے اس بول کے جس میں نضح بخوبی ہو گیا ہو جس شیشی کو ایک مرتبہ پیشاب بھر کر دھویا نہ ہو اس میں دوبارہ پیشاب رکھنا نہ چاہیے لڑکوں کے بول میں دلائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے کے اس لئے کہ طبیعت ان کی نرم ہوتی ہے اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا ان کے بدن میں ساکن اور ڈوبا ہوا رطوبات میں ہوتا ہے اور ان کی طبیعت میں ضعف بحدے ہوتا ہے اور بوجہ کثرت استعمال نوم کے دلائل نضح کے باطل ہو جاتے ہیں ظرف جس میں بول رکھ کر طیب دیکھے جسم شفاف سے بڑا ہو اور اس کا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور یہ **بھی جاننا ضرور**

ہے کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہے غلط بول کا بڑھتا جاتا ہے اور جتنی دور ہوتی ہے بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہے اور اسی قاعدہ سے سب قسم کے میل اور آمیزش میں فرق کیا جاتا ہے جس وقت امتحان کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لائے قارورہ جب شیشے میں بھریں تو اس کی حفاظت سردی اور دھوپ اور ہوا سے ضرور ہے اور روشنی میں دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اس پر نہ پڑے بلکہ جو

مکان کہ شعاع آفتاب سے اولی بول کو حال جگر پر اور جو راہ بول کے آنے کی ہے اور احوال عروق پر ہوتی ہے اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہے نہایت صحیح دلائل جن میں بول دلالت کرے وہی ہیں جو بہ نسبت جگر کے ہوں خصوصاً محدب جگر پر جن دلائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا ہے سات جنسوں میں منحصر ہیں جنس لون جنس قوام جنس صفائی اور کدورت جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزیں جنس مقدار قلب و کثرت جنس رائحہ جنس زبد یعنی کف بعض آدمی ان اجناس میں جنس ملمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہیں اور ہم نے بہ ذات خود ان دونوں کو ساقط کر ڈالا اس طریقہ استدلال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہے جنس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہے جس کو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونوں کے ہے اور جنس قوام سے ہماری مراد یہ ہے کہ بول کس قدر غلیظ یا رقیق ہے اور جنس کدورت اور صفا سے یہ غرض ہے کہ نفوذ بصر کا باآسانی ہوتا ہے یا دشواری وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہ ہے کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہے اور بول صاف ہوتا ہے جیسے سپیدی انڈے کی یا ریشم ماہی جو پگھلایا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون اور کبھی بول کے قوام میں باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہے جیسے کدورت آلودہ پانی کا انڈے کی سپیدی سے اس میں رقت زیادہ ہوتی ہے اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزائے غریب کی ہے جن کا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو سیاہی مائل اجزا ہوں یا کسی اور رنگ کے مگر غیر محسوس ہوں اور بوجہ چھوٹے ہونے کے ان کی تمیز نہ ہو سکے مگر شفاف نظر آنا قارورے کا منع کرے اور ان اجزاء اور رسوب میں یہ فرق ہے کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کر لیتی ہے اور لون میں اور ان اجزا میں یہ فرق ہے کہ لون جو ہر رطوبت میں پھیلا ہوا

اور اس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہے **فصل دوسری الوان بول کے**

دلائل لون بول کے کئی طبقہ ہیں پہلا طبقہ زردی کا بنتی سے شروع ہوتا ہے اور تہنی خشک گھانس کے رنگ کو کہتے ہیں اس بعد اتر جی اس کے بعد اشقر یعنی زردی

مائل بسرخی اس کے بعد نارنجی اس کے بعد نارنجی جس کا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زرد یہی ہو اس کے بعد وہ زعفرانی جس کا رنگ شبیہ ریشہ زعفرانی کے ہو اور اس کو امر ناصح یعنی درخشندہ کہتے ہیں اور بعد از جی کے جتنے رنگ مذکور ہوئے سب حرارت پر دلالت کرتے ہیں اور درجے حرارت کے بحسب درجہ الوان کے مختلف ہوتے ہیں کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وجع شدید یا بھول ہوتی ہے یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے میں کیا جائے اس کا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہے **دوسرا طبقہ** بعد ان طبقات مذکورہ بالا کے طبقات حمیت کے ہیں ان میں سے پہلے اصہب ہے یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اس کے گلابی ہے اس کے بعد امر قافی یعنی بہت سرخ بعد اس کے امر اتم یعنی سرخ جس میں تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبہ خون پر دلالت کرتے ہیں اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو مزاج میں صاحب بول کے غلبہ مرہ صفر کا ہو گا اور جو بول مائل باقتم ہو غلبہ خون پر دلالت کرے گا بول ناری کو دلالت حرارت پر زیادہ ہے بہ نسبت امر اور اتم کے اس لئے ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہے اس میں صفر اویت غایت ہوتی ہے اور صفرائے میں بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہے بول کا رنگ امراض حادہ محرکہ میں مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہے پھر اگر اعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضح پر دلالت ہوگی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتدائے نضح ہے اور قوام میں ظہور بخوبی نہیں ہو اور جس وقت زردی کی شدت حد ناریت اور اس کی انتہا تک پہنچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کر دیا ہے اور یہ درجہ ابتدائے حمیت خالص کا ہے پھر اگر صفرائے بول میں زیادہ ہو حرارت معرض نقصان میں ہوگی کبھی امراض حادہ میں محض بول خون ہوتا ہے بدون اس کے کہ کسی رگ کا منہ کھل جائے اس بول کو دلالت امتلائے خون پر بافراط ہوتی ہے اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو کھل خطر ہے اس سے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ خون مخائق کی طرف گرا ہے خون کے رنگ کا بول سب سے براہ ہے جو قوام میں رقیق

ہو اور رنگ اور ہیات خون میں ہو اور بد بو کی حالت پر باقی رہے اگر اس رنگ کا بول
 بکثرت ہو بیشتر دلیل خوبی کی ہے حمیات حادہ اور حمیات تھملطہ میں اس لیے کہ اکثر ایسا
 بول دلیل بحر ان اور احراق مادہ کی ہے لیکن اگر ابتدا میں دفعۃً قبل از وقت بحر ان کے
 رقیق ہو جائے اس وقت دلیل نکس مرض پر ہوتی ہے اور اسی طرح اگر بعد بحر ان کے
 رفتہ رفتہ رقیق نہ ہو اور بدستور غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہیں ہے یرقان میں جس قدر
 بول زیادہ سرخ ہوتا ایکہ مائل بسواد ہو جائے اور کپڑا اس میں ڈبونے سے خوب رنگین
 ہو جائے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نہ جائے اور جس قدر یرقان میں بول کی کثرت ہو
 اتنا ہی بہتر اور سلامتی مریض اسی میں ہے اس لئے کہ یرقان میں اگر بول سفید ہو یا
 سرخ ہو مگر سرخی میں کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو استسقا کا خوف ہوتا ہے اور
 جوع البقر بھی انہیں امراض میں سے ہے جن میں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت
 باحدت ہوتا ہے **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ مائل بہ فسقی یعنی پستی
 ہو بعد اس کے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اس کے کراٹی یعنی گندنے کا رنگ پستی
 رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سوائے
 زنگاری اور کراٹی کے کہ یہ دونوں احراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراٹی بہ نسبت
 زنگاری کے اسلم ہے اور زنگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشخ پر کرتا ہے لڑکوں
 میں سبز بول تشخ پر دلالت کرتا ہے اور آسمانی رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر
 اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے بعض اطباء یہ کہتے ہیں کہ آسمانی
 رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا
 بول ہوتا ہے بعض اطباء یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہے اگر
 رسوب اس بول کے ساتھ ہو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول
 کا قوی ہے زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہے **چوتھا طبقہ**
 سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جس کی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی

ہے جیسے یرقان میں اور اس رنگ کو دلالت صفرے کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اس خلط
 سودادی پر ہوتی ہے جو خلط صفرای سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اس کو دلالت ہوتی ہے
 ایک بول سیاہ وہ ہے جس کی سیاہی اتم سے شروع ہوتی ہے اس کو دلالت سودائے
 دموی پر ہوتی ہے اور ایک سیاہی بول کی سبزی اور نیلگوں سے شروع ہوتی ہے اس کو
 دلالت سودائے خالص پر ہوتی ہے بہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا
 ہے یا شدت برووت پر یا فائے حرارت غریزی اور اس کے پس پا ہونے پر یا بحران پر
 جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہوا احتراق سے جو بول سیاہ ہو اس
 ضراستدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس بدن میں احتراق شدید موجود ہو اور اس سے
 پہلے درد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور نقل اس بول میں پراگندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو
 اور مجتمع اور یکجا بھی نہ ہو اور سیاہی میں کثرت نہ ہو بلکہ مائل بزعفرانی اور زردی اور اتم
 کے ہو اگر مائل بزردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کرے گا اور جو بول سیاہ بوجہ برووت
 کے ہو اس پر استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ پہلے اس بول سے سبزی تیرہ بول ہو
 چکا ہو اور نقل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہے اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے
 کبھی ان دونوں مزاج کے بول میں اس طرح پر فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں
 رائحہ قوی شدت ہو حرارت پر دلالت کرے گا اور اگر کسی طرح کی راہ نہ ہو خواہ کم ہو
 برووت پر دلیل ہو گا اس لئے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف
 کامل نہیں کر سکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتا سقوط غریزی سے سیاہی بول پر اس
 طرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوائے
 کی بڑھتی جاتی ہے دفع طبیعت اور بحران کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر
 ہے جیسے آخر میں جمائے ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت اور رحم
 خواہ حیات سوداوی نہاری ہوں یا لیلی یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے
 عارض ہو خواہ احتباس سے اس چیز کے جس کے جاری ہونے کی عادت متعقد سے ہو

خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا صناعت طب ادرا پر اعانت کرے کہ اس وقت دفع بحرانی بخوبی ہوتا ہے اسی طرح دفع بحرانی بول سیاہ سے ان عورتوں کو ہوتا ہے جن کا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نہ کرتی ہو اور شناخت قبول نہ کرنے کی یہ ہے کہ بول سیاہ سے سیشتر بول مائی بلا نضح خارج ہو اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورہ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بول مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص اگر مقدار میں کم ہو پس اس کی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جس قدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اتنا ہی برا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہوتا ہے اتنی ہی رواحت کم ہوتی ہے کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سرخ ہو اور طبیعت مطلق اس میں تصرف نہ کرے بول سیاہ یا امرقانی ہوتا ہے کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اس میں کچھ خطرہ نہیں ہے اکثر بول سیاہ دلیل بحران صالح کی امراض حادہ میں بھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اس میں تعلق مختلف اطراف میں پایا جائے پس یہ بول اکثر درد سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل میں واقع ہو اور اس کی تیز ہو اور حمیات میں ایسا بول خارج ہو اور اس وقت میں اس بول کو درد سہر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور درد سہر موجود ہو اور عاف آئندہ پر دلیل ہے یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ رنگ گردہ کا سبب ہو **حکیم روفا** نے کہا ہے کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بہتر ہے اور نیز ان امراض میں جن کا ہیجان اور سوزش اخلاط غلیظ سے ہو اور بول سیاہ امراض حادہ میں مہلک ہے میں کہتا ہوں کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بھی ردی ہے اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جائے اس وقت اور سب علامات میں تامل کرنا چاہیے بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشائخ کے نہیں ہے بنا بر ان قواعد کے جو اوپر

رصاصی رنگ کا جس میں رسوب نہ ہو بہت برا ہے اور تیزی صاف امراضِ حادہ میں مہلک ہے اور سفیدی پیشاب کی امراضِ حادہ میں کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خلطِ صفرِ اوی کا میلانِ عضو متورم یا اسہال کی طرف ہوا ہے اور اکثر یہ میلانِ بطرفِ سر کے ہوتا ہے اسی طرح جس وقت بولِ حیات میں رتین نکلتا ہو اور دفعۃً سفید ہو جائے اختلاطِ عقل پر دلالت کرتا ہے جو عنقریب ہونے والا ہو جس وقت پیشاب حالتِ صحت میں سفید ہوتا ہو عدمِ نضح پر دلیل ہوگا اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغنِ زیتون کے ہو حیاتِ حادہ میں موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی **یادہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ کبھی بول سفید ہوتا ہے اور مزاج گرم صفرِ اوی ہوتا ہے یو بول سرخ ہوتا ہے اور مزاج باردِ بلغمی ہوتا اس واسطے کہ صفر جس وقت مجری بول سے نکل جاتا ہے اور بول سے ختم نہیں ہوتا ہے بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہے پس ضرور بول سفید کی کیفیت میں تامل کرنا چاہیے پس اگر اس کی رطوبت چمکتی ہو اور نفل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائلِ بطرفِ غاظت کے ہو جاننا چاہیے کہ بیاض برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہے اور اگر رنگ چمکتا ہو نہ ہو اور نہ نفل میں کثرت اور مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجز اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بجمت پوشیدہ ہونے خلطِ صفرِ اوی کے کسی دوسرے مقام پر ہے یعنی صفرِ ابول سے الگ ہو کر کسی مقام میں بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہے اگر بول مرضِ حاد میں سفید ہو اور اس مقام پر دلائلِ سلامت کے موجود ہوں جن کے ذریعہ سے خوفِ سرسام وغیرہ کا نہ ہو سکے جاننا چاہیے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہے اور امعا میں ایسے وقت سحیح عارض ہوگا یعنی خراش پیدا ہوگی۔ امراضِ بارد میں سرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند امور میں ہے یا بجمت شدتِ درد کے جس سے تحلیلِ صفرے کی ہوئی ہے جیسے قولنجِ بارد میں عارض ہوتا ہے یا کوئی سدہ بلغمی جو اس مجری میں پڑ جاتا ہے درمیانِ مرارہ اور امعاء کے واقع ہے پس انصبا ب صفرے کا طرفِ امعاء کے طبعی اور

عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اس کے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیسا کہ قوئنج بارد میں عارض ہوتا ہے یا کوئی سدہ بلغمی جو اس مجری میں پڑ جاتا ہے درمیان مرارہ اور امعاء کے واقع ہے پس انصبا ب صفرے کا طرف امعاء کے طبعی اور عادی نہیں ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اس کے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیسا کہ قوئنج بارد میں یہ بھی اتفاق ہوتا ہے یا بھجت جگر کے اور اس کی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سرخ ہوتا ہے جیسے استقائے بارد میں اور ان امراض میں جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہوں مگر یہ بول مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ہوتا ہے یا بہ سبب اس احتقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہے پس بلغم کے رنگ کو اندر رگوں کے بوجہ غفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہے شناخت اس کی یہ ہے کہ اس بول کی مائیت اور ثقل بوجب اوصاف مذکورہ بالا کے ہوتی ہے بعد اس کے رنگ اس کا ضعیف ہوتا ہے اور چمکتا نہیں ہے اور صفر اوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہے اور اکثر ایسی صورت میں پہلے بول سفید ہوتا ہے بعد اس کے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہے جیسے یرقان میں کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہے اور ایسا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے جن کو بیماری سہر یعنی بیداری کی ہوتی ہے ان کا بول سفید ہے اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہو جانا حارغریزی کا کرتا ہے لیکن اس میں چمک نہیں ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہے بھجت نضح نہ ہونے کے اور سرخ رنگ کا بول افضل ہے امراض حادہ میں بول مائی سے اور ابیض بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہے اور یرخ برنگ خون میں بیخونی بہ نسبت امر صفر اوی کے زیادہ ہے اور امر صفر اوی بھی اس قدر خوفناک نہیں ہے اگر صفر اساکن ہو اور خوف ہے اگر صفر متحرک ہو بول امر امراض گردہ میں ردی ہے اس لئے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہے اور سر کے اوجاع میں اختلاط عتقل سے خبر دیتا ہے جس وقت امراض حادہ میں بول سرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اس میں رسوب نہ ہو

خوف ہلاک کرنے کا ہوگا اور ورم گردہ پر دلالت کرے گا اور اگر باوجود سرنخی کے کدورت ہو اور اسی طرح باقی رہے ورم جگر اور ضعف حارغریزی پر دلالت کرے گا بول کے الوان میں چند الوان مرکب ہیں ازاں جملہ بول غسانی ہے مشابہ غسالہ گوشت کے جو تازہ ہو اور مشابہ اس خون کے جس میں پانی ملایا جائے اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے جو سوء مزاج جگر پر کیوں نہ غالب ہو اور اس ضعف جگر پر ضعف قوت اور انحلال اسی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو پیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون میں زیادتی اس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل مائیت سے کر سکے اور جملہ الوان مرکب کے زیتی ہے اور یہ وہ دردی ہے جس میں دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے اور کسی قدر شفاف چمکتا ہوا جس میں چکنائی کی چمک ہوتی ہے اور قوام اس کا شفاف مائل بغلاظت ہوتا ہے اور اکثر احوال میں یہ بول شریر دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضح اور صلاح حال پر دلالت نہیں کرتا ہے اور کبھی بندرت استفراغ مواد دومی پر جن میں دوسوت ہو بر سبیل بحران دلالت کرتا ہے یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد راحت پیدا ہو اور مہلک اس قسم میں وہ بول ہے جس میں ہمراہ دوسوت کے بوئے بد ہو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہو اور جب اس بول میں کوئی چیز مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے اور یہ بول اکثر استنقا اور سل اور قوٹج ردی میں ہوتا ہے اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے اور ان حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اس وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے اور بیشتر بول زیتی چوتھے دن مرض کے دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتویں دن موت پائے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو بالجملہ بول زیتی کی تین قسمیں ہیں یا تمام مقدار اس کی چکنی ہو یا نیچے کے اجزا چکنے ہوں یا اوپر کی سطح چکنی ہو **ایضاً** یا زیتی بول رنگ میں مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل میں خصوصاً

ابتدائے سل میں یا فقط قوام میں زیتی ہو یا دونوں میں جیسے امراض گروہ میں یا کمال شدت اور آخر درجہ سل میں ہو اور منجملہ الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اس لیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونوں مرہ کا ہو یعنی مرہ سودا اور مرہ صفرا کا کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اس میں سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر اور ان حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہوں ہوتی ہے پھر اگر سیاہی میں صفائی آتی جائے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی اوپر چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الجذب پر دلالت کرے **گفصل تیسری قوام**

بول اور اس کی صفائی اور کدورت کے بیان میں
 قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال میں دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ میں سے کوئی وقت کیوں نہ ہو اور اسی طرح بول رقیق عروق کے سدوں پر خواہ ضعف گروہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے اگر ضعف قوت جاذبہ میں ہے تو سوائے مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہیں ہوتا اور اگر دافعہ میں ضعف ہے فق رقیق کو جو مطیع دفع پر ہے خارج کرے گی ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے اور ایسے مزاج پر جس میں برووت شدید مع یوست ہو امراض حادہ میں بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے اور ایسے مزاج پر جس میں برووت شدید مع یوست ہو امراض حادہ میں بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے اور عدم نضج اکثر جمیع قوی کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب میں کسی طرح کا تصرف طبیعت نہیں کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسا ہی مجاری بول سے پھسل کر نکل آتا ہے ایسا بول رقیق لڑکوں میں نہایت ردی ہے بہ نسبت جوانوں کے اس لئے کہ لڑکوں کا بول طبعی بہ نسبت جوانوں کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ ان کے مزاج میں رطوبت غالب ہوتی ہے اور ان کے بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہیں اس واسطے کہ نموء ان میں زیادہ ہے پس زیادہ مادہ کی ان کو حاجت ہے جس وقت ان کا بول

حمیاتِ حادہ میں بہت رقیق ہو جائے لڑکے اپنے حالِ طبعی سے زیادہ بعید ہوں گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکوں میں ہلاکت پر دلالت کرتا ہے مگر یہ کہ اس کے ہمراہ علاماتِ صالحہ اور ثباتِ قوت ہو اس وقت بول رقیق لڑکوں میں ایک خراج جو آئندہ ہونے والا ہے اس پر دلیل ہوگا خصوصاً نیچے ناحیہ جگر کے اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اس کی کیفیت ان میں نہ بدلے ایک ورم پر دلالت کرے گا اس مقام پر جہاں ان کو دردِ محسوس ہوا کرتا ہے اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرارِ رقت بول کے ایک درگردہ یا تہیرگاہ میں احساس کیا کرتے ہیں پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیرگاہ اور گردوں کا مستعد واسطے ورم کے ہے پھر اگر درد اور نقلِ مقامِ خاص میں نہ ہو بلکہ تمام بدن میں ہو شور اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہوں دلالت کرے گا رقتِ بول کی بروقت بحران کے بدون بتدریج اور آہستگی کے دفعۃً نکلنے کی خبر دیتی ہے بول کا بجدے غلیظ ہونا اکثر حالات میں عدمِ نضح پر دلالت کرتا ہے اور کمتر حالات میں نضح پر ان اخلاط کے دلیل ہوتا ہے جن کا قوام غلیظ ہو اور منتہی میں حمیاتِ خلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اورامِ خلطی کے ایسا بول ہوتا ہے اکثر دلالت اس بول کی امراضِ حادہ میں برائی پر ہوتی ہے مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا اثر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ بول غلیظ پھر کسی قدر ہضم پر دلالت کرتا ہے اور وہ ہضم ایسا ہے کہ بول کے قوام کو کسی قدر درست کرتا ہے پس بائین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوتِ دافعہ کے دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہے امیدِ صلاح ہو سکتی ہے اور بائین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوتِ دافعہ کے دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہے امیدِ صلاح ہو سکتی ہے اور بائین نظر کہ غلط قوامِ فساد مادہ اور کثرت اور مانع ہونا اور اس کا نضح سے جس کے ذریعہ سے تمیز مائیت بول میں ہوتی ہے اور رسوب پیدا ہوتا ہے اثر پر دلالت کرتا ہے اور ان دونوں باتوں پر یعنی صلاح اور اثر پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے ہے اور اگر

فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اس کے رنگ بدلے اسی وجہ سے اگر بول
 رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض میں خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کرے گا اور
 فتور قوت ہاضمہ پر جس وقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اس کے اجزا میں سرخی اور
 زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب بول کو کسی طرح کا تعب جس سے
 التهاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے اور اگر بول رقیق میں کچھ اشیا مثل سبوس کے
 نظر آئیں اور مثلاً نہ میں کوئی مرض نہ ہو یہ کیفیت بھت احتراق بلغم کے ہوگی بول غلیظ
 امراض حادہ میں بہر حال کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل
 ہوتا ہے اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دیں منجمد اور غلیظ ہو جائے
 خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت بوجہ اجزائے ارضی کے جس میں ریح بھی شامل ہو کر
 اجزائے مائی سے مخلط ہو پیدا ہوتی ہے جس وقت یہ تینوں چیزیں مجتمع ہوں کدورت
 حاصل ہوتی ہے اور جب ان تینوں میں سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی
 حاصل ہوتی ہے بعد اس کے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کی تین حالتوں میں نظر کی جائے
 پہلی یہ حالت ہے کہ بروقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اس کے غلیظ ہو جائے
 ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت کوشش کر رہی ہے اور انضاج میں
 مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہیں کی کسی قدر قبول اثر ہوا ہے
 اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اس کی علامات موجود ہوں
 دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہو اور بعد اس کے صاف ہو جائے
 اور شے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے یہ بول
 دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نصح دیا ہے اور جس قدر
 اس کی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہوں اور جلد پیدا ہوں نصح پر زیادہ تر دلیل
 ہوگا تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے یعنی بروقت خروج کے قوام اس
 کا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت میں قوت بحال خود ثابت ہو

گمان ہوگا کہ نضح تام کو پہنچ جائے گا اور اگر قوت بحال خود ثابت نہ ہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضح سے پہلے مریض ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسی طرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف قوت وغیرہ پیدا نہ ہو مندر بعد نضح ہوگا اس لئے کہ یہ بول تو ان مادہ اور ریح بخاری پر دلالت کرتا ہے جو بول پہلے رقیق ہو کر غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول میں بیان ہوا اور یہی کیفیت اس کی مستمر ہے بہتر ہے بہ نسبت اس بول کے جو غلط قوام پر اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اس کی غلاظت میں کمی و بیشی نہ ہو اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے نہ سوجہ دفع طبیعت کے جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مانیت پر باقی رہے البتہ عدم نضح پر دلیل ہے بہت عمدہ بول غلیظ وہ ہے جس کا نکلنا آسانی ہو اور اس کے اجزائے نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائیں یہی بول فاج کو دور کرتا ہے اور نیز امراض بلغمی کو جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہے اور بعد اس کے اس میں رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے یہ علامت محمود ہے اور بیشتر بول غلیظ کدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہونا دلیل خیریت کی ہوتا ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ جس وقت بول غلیظ کدر جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعتہ بکثرت برآمد ہو اور سہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منخر اور شگافتہ ہو جائے اس بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ میں سے ہو یا اور امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کہ ابھی اس سے مرض نہیں پیدا ہوا ہے اور یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جس وقت اس میں غلط کی افراط ہو جائے گا بیگاہ بخوبی پریشان کرنے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت آسانی دفع ہونا بول کر کرتا ہے اور کبھی ایسا بول تلف مریض پر دلیل ہوتا ہے اس لئے کہ اس کو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ سد شوری خارج ہو اور مقدار میں کم ہو بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض طحال اور حمیات مختلط کا ہوتا

ہے اس میں استوائے اجزا کی توقع نہیں ہے اس لئے کہ طبیعت دفع میں عمل کرتی ہے اور بجلت مستوی اور غیر مستوی دونوں کو دفع کر دیتی ہے بول منشور یعنی جس کے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہوں بالجملہ کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور بالاسمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت بطرف نضح دینے اخلاط کے مشغول ہے وہ بول غلیظ جس کا شغل رین ہو حصاة گروہ پر دلالت کرتا ہے جس بول غلیظ سے دلالت انفجار اور ام پر ہو اس پر استدلال بذریعہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اس میں مل کر برآمد ہو اور اس چیز سے ہوتا ہے جو اس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو ملی ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اس پر بولے بد دلالت کرتی ہے یا چھچھڑے جو بول میں مثل سفید یا سرخ پتروں کے یا مثل بھوسے وغیرہ کے دفع ہوتے ہیں کہ جن سے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے اور بول سے پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحہ مثانہ یا گروہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پر پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شیبہ غسالیہ گوشت تازہ کے برآمد ہو اور مرض محدب کبد میں ہو گا یا براز غسالی پہلے ہو اور ورم یا قرحہ مقعر کبد میں ہو گا اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک اور وجع نافض اعضائے سینہ میں پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ ہو کر ازراہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے اور اگر اس بول میں مدہ نضح یافتہ برآمد ہو بہتر ہو گا اکثر صحیح آدمی آرام طلب جس نے ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ پورا کر لیتا ہے اور جو تریل اور سستی اس کے بدن میں بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے ایضاً جس وقت جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہیں ان میں سدے پڑ جائیں بیشتر بول غلیظ تابع کھل جانے ان سدوں کے ہوتا ہے اور مادہ ان سدوں کا براہ بول دفع ہوتا ہے اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہیں ہوتی اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم

کے ہوتی ہے وہ مثل ریم کے ہوتی ہے اگر بول غلیظ مائل بہ سیاہی ہو اور اس کے ساتھ درد بھی بائیں طرف ہو مرض طحال میں ہے علیٰ ہذا القیاس اگر درد ناف کے اوپر یا بالائے شکم ہو مرض معدے میں ہے اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے بول مکدر اکثر سقوط قوت پر دلالت کرتا ہے اور جس وقت قوت ساقط ہو بروقت غالب ہو جاتی ہے اس وقت بول مثل او لے کے نکلتا ہے بول مکدر جس کا رنگ شیبھ شراب ردی اور خراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سارنگ ہو زمانہ حاملہ کا ہوتا ہے یا ان لوگوں کا جن کے احشا میں اور ام گرم مزمن ہوں وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اس کی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا منخل ہے بھت شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے اور اکثر اس کی دلالت خام ہوتی ہے کہ اس میں کسی قدر حرارت نے اثر کر کے ریح غلیظ کو برا بیختہ کر دیا ہے اسی طرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آئندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر دلالت کرتا ہے اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیسر غس پر دلالت کرتا ہے جو بول کہ اس کا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا ایسے بول کا دلیل ہے کہ مرض اسی عضو میں ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شے مشابہ ابریا و خان کے ہو مرض میں طول ہو گا اور اگر تمام مرض میں بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے خام اور مدہ جو بول میں نکلتا ہے اس میں تفرقہ از روئے بدبو کے کیا جاتا ہے کہ وہ مدہ میں ہوتی ہے جو بول مختلف الاجزا ہو جس قدر اجزا بڑے اس میں زیادہ ہوں دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہے اور طبیعت نضج پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوئے ہیں جس بول میں ڈورے سے نظر آئیں اور بعض ان کا بعض سے ملا ہو جانا چاہیے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہے

چوتھی رائجہ بول کے دلائل کے بیان میں اطبا کہتے

ہیں کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہیں دیکھا گیا جس کو بوموافق رائجہ بول صحیح آدمی کے

ہو ہم کہتے ہیں اگر بول میں کسی قدر بوی یقیناً نہ ہو برو دت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے اور اکثر امراض حادہ میں موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے اور اگر بول میں بوئے بد ہو اور اس کے ساتھ دلائل نضح کے موجود ہوں سبب اس بول کا خارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اس پر استدلال خاص علامتوں سے جس کا بیان آئندہ کیا جائے گا کرنا چاہیے اور اگر نضح نہ ہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہے کہ جب اور قروح وغیرہ موجود ہوں اور یہ بھی جائز ہے کہ بجمت عفونت کے پیدا ہوا ہے اگر ایسا بول حمیات حادہ میں ہو اور سبب آفت اعضائے بول نہ ہو دلیل رواحت پر ہے اگر بول میں بوئے ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط بارہ میں ہے مثل بلغم اور سودا کے اور ان پر حرارت غریبہ مستولی اور غالب ہوئی ہے لیکن اگر مرض حاد ہو بوئے ترش بول کی موت پر دلیل ہے اس لے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہے حرارت غریزی کی موت پر اور استیلائے برو دت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے بوئے بول جو مائل کھاوت ہو غلبہ خون پر دلالت کرتی ہے اور جس بول میں بوئے بد زیادہ ہو غلبہ صفر پر دلیل ہے اور بوئے بد مائل بہ ترشی غلبہ سودا پر بول بد بو جس وقت صحیح آدمیوں کو ہمیشہ آیا کرے ان حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہیں یا اس عفونت کے کم ہونے پر اور نکل جانے پر دلالت کرے گا جو ان کے بدن میں تھمس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اس کے بعد خفت پیدا ہوگی جس وقت امراض حادہ میں بد بو بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بوئے بد کا اس سے ہو جائے اور یہ زوال بتدریج نہ ہو بلکہ دفعۃً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہ ہو یہ بول علامت سقوط قوی کی ہوگا **فصل پانچویں ان دلائل کے بیان میں جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہیں** زبد کی پیدائش رطوبت اور اس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی ہوئی ہے بذریعہ ذبح کے مع خروج بول کے ہوتی ہے جو ریح خارج بدن سے ہے ہمراہ بول کے ہو اس کو جسم بول میں کسی قدر

اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن میں غالب ہو جیسے وہ لوگ جن کے بدن میں تمدد بوجہ نفاخت کثیرہ کے ہوتا ہے زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہے اور کبھی زبد کی دلالت بجمہت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتی ہے یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہے دیر میں بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو بہت دیر تک باقی رہیں امراض گردہ میں طول مرض پر دلیل ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے حاصل یہ ہے کہ خلط لزج امراض گردہ میں روی ہے کہ اخلاط روی اور

برودت پر دلالت کرتا ہے **فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب**

کے بیان میں پہلے ہم یہ بات کہتے ہیں کہ استعمال اطباء لفظ رسوب اور ثقل کا عرف لغت کے مخالف ہے اس لئے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثقل کا خاص اس چیز پر نہیں کرتے جو بیٹھ جائے اور نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مانیت سے متمیز ہو جائے اگرچہ پیچ میں ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اس کو رسوب اور ثقل کہتے ہیں بعد اس کے ہم کہتے ہیں کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جو ہر رسوب سے اور اس کی مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اس کے خروج کا اور کیفیت اس کے آمیزش کی اجزائے بول میں جو ہر رسوب سے دلالت اس طرح ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضح طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگتہ نشین اجزا میں اتصال اور اجزا یکساں اور برابر رکھتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہونست دلالت کرنے رسوب کے نضح مادہ پر تمام بدن میں مثل نسبت اس مدہ کے ہے جو سفید اور چکننا متشابہتہ القوام ہونچ ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف رسوب اور ثقل دلیل جید ہے اگرچہ

رنگ اور استوائے قوام نہ ہو استوائے قوام نزدیک قدمائے اطبا کے نزدیک قدمائے
 اطبا کے نضح پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہ نسبت بیاض کے اس لیے کہ مستوی القوام جو
 اس قدر سفید نہ ہو بلکہ اہمر قافی ہو خوب تر ہے اس ابیض سے جس میں خشونت اور
 ناہمواری ہو اکثر رسوب برنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض نہ ہو سب
 سے پہلے رسوب اہمر ہے اس کے بعد رسوب زرد اس کے بعد رسوب زریخی اور بد
 رسوب کی ابتدا عدسی ہوتی ہے اور لوگ جو کہتے ہیں اس کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے
 کہ بیاض کبھی عدم نضح سے ہوتا ہے اور استوار بدون نضح کے نہیں ہوتا اور بعض قسم کا
 بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب میں ہوتا ہے رسوب ردی جو قابل مذمت
 کے ہے اس کا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوائ اور یکجا ہونے سے رسوب ردی کی
 شناخت بخوبی عنقریب بیان ہوتی ہے رسوب جید کہ جس میں ہم اس وقت کلام کر رہے
 ہیں کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ میں اور رسوب میں بدبو کا
 فرق ہے یعنی مدہ میں بوئے بد آتی ہے اور خام میں اور رسوب میں استواری اجزا کا
 فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوار اور یکجا ہوتے ہیں اور رسوب ان دونوں کے مخالف
 لطافت و خفت میں ہوتا ہے اور یہ رسوب جس کا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض میں اس کا
 پیدا ہونا مطلوب ہے حالت صحت میں اس کی خواہش نہیں ہے اس لیے کہ مریض
 اپنے اور غیروں میں احتباس مورد ردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اس میں شک نہیں کرتا
 اگر مواد میں نضح نہ ہو فساد پر دلالت کرے گا اور صبح کو ہمیشہ یہ ضرور نہیں ہے کہ جو خلط
 اس کے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صحیح
 میں پیدا ہو ایسے فضول پر دلالت کرے جو غذائے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہیں اس
 کے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کر تہ نشین بول میں ہوتی ہے نضح یافتہ ہو یا غیر نضح
 ہوا لغز اندام کے بول میں بہ حالت صحت ثفل راسب کم ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جن کو
 ریاضات کی مزادلت ہے اور جو رباب پیشہ ایسے ہیں کہ ان کو اپنی صناعت میں تعب

زیادہ ہوتا ہے یہ رسوب بکثرت بول میں ایسے فریبہ آدمیوں کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہوں اسی طرح واجب نہیں ہے کہ لاغر آدمیوں کے بول میں بحالت مرض امید رسوب کی اس قدر کی جائے جتنے مریض فریبہ اندام کے بول میں ہو سکتی ہے اس لئے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر دفع ہو جاتے ہیں اور کسی قدر رسوب ان کے بول میں پیدا نہیں ہوتا اور اکثر اگر پیدا بھی ہوتا ہے تو نشین نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب اس کے بول میں یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ میں رہتا ہے یہ بات کچھ ضرور نہیں ہے کہ ادھر بول خارج ہو ہر روز اور فوراً رسوب پیدا ہوا ہوتا جس بول کا نصح بخوبی ہو چکا ہو اس میں رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضرور ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کریں اور پھر ملاحظہ کریں رسوب غیر طبعی کی کئی قسمیں ہیں خراطی نخالی کرسی و شیشی شبیہ زرنج سرخ زرد گہرا لُحی دہی مندی مغاطی شبیہ پارہ ہائے خمیر جو پانی میں تر کیے گئے ہوں دسوی خلقی اس میں سے شعری رملی حصوی اکوراس میں سے رماوی خراطی قشوی اس میں سے صفا کچی جس کے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہوں یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضائے قریبہ مجاری بول سے جدا ہوئی ہو اور قشر ابیض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بچت قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تا کل اور سڑ جانے مثانہ کے برآمد ہوتا ہے اور قشور احمر لُحی دلالت کرتے ہیں کہ گردہ سے آتے ہیں اور کبھی صفا کچی میں ایسے ٹکڑے برآمد ہوتے ہیں جن کا رنگ تیرہ گون اور سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہے جتنے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہیں سب سے زیادہ اس کی روایت ہے اور صفحات اعضائے اصلہ کے چھلنے پر دلالت کرتی ہے پہلی دو قسمیں یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہیں ہوتیں بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہیں بعض اطباء نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے ذراتح جو ایک حیوان زہرناک ہے کھالیا اس کے بول میں سفید چھلکے برآمد ہوئے مشابہ انڈے کے اس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے

جس وقت پانی میں گھولے جاتے تھے گھل جاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے فقط بذریعہ اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زادہ رہا خراپی کی ایک قسم وہ ہے جو عرض میں ان دونوں قسموں سے کم ہے اور قوام میں غلیظ زیادہ ہے اگر سرخ رنگ ہو اس کا نام کرسنی یعنی رنگ اس کا مثل مٹر کے ہوگا اور اگر سرخ نہ ہو اس کو نخالی کہتے ہیں کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اس میں اجزا جگر کے محرق ہو کر آتے ہیں اور کبھی خون سوختہ جگر کا اس میں ہوتا ہے اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اس میں اتصال تھمی زیادہ ہوتا ہے اور جو خون جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو کئی نہ ہو اور تقویت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اگر زروی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اس واسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اس میں کسی قدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جس کے اجزا جگر سے آتے ہیں نخالی یعنی جس کی شکل مثل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی پگھلنے سے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر سنج قضیب میں خارش اور بول میں بوئے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا علی الخصوص اگر تمام دلائل نصح کے موجود ہوں اس وقت مثانہ کے اوپر کی رگوں کا صحیح المزاج ہونا یقینی ہے اور ان میں کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہیں ہے بلکہ مرض نفس مثانہ میں ہے لیکن اگر رسوب نخالی کے ساتھ التهاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضائے بول پائی جائے اور اس کا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا اور سولیتی یعنی ویشیشی جس کی صورت مثل ستو کے ہوا کثر اس کا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور وہ مائل بسرخ ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا ان میں خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو اور کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے ناظر کتاب ہذا ویشیشی کی ان دونوں قسموں میں جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے پیدا ہوتی ہیں بخوبی فرق کر سکتا ہے اگر

ان علامات کو یاد کرے جو ابھی خرابی میں مذکور ہو چکی ہیں اگر ویشی مائل بسیا ہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہے خصوصاً احتراق خون طحال سے جمیع اقسام رسوب صیابگی کے جو بہ سبب امراض مثانہ اور گردہ مجاری اور بول کے پیدا نہ ہوں امراض حادہ میں ردی اور مہلک ہوتے ہیں صفایگی کے اقسام میں قسم لحمی کا حال اوپر بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ اکثر رسوب گردہ سے ہوتا ہے اور کسی وقت گردہ سے نہیں ہوتا پھر گردہ سے اس وقت ہوتا ہے جب لحم کی حمیت صحیح ہو اور بول میں نضح بھی ہو اور ذوبان اعضائے بدن میں نہ ہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے حمی بھی ہو اور بول میں نضح نہ ہو پس یہ رسوب ذوبان اعضائے بدن سے ہو گا بول نضح یافتہ صحت آورده پر دلیل ہوتا ہے اس واسطے کہ امراض گردہ نافع نضح بول کے نہیں ہوتے اس لئے کہ نضح کا مقام گردہ سے اوپر ہے رسوب و سہی چری اور سہمین اور گوشت کے پھلنے پر دلالت کرتا ہے کامل تر دلالت اس دہمی کو ہے جو مشابہ ماء الذہب مخلول کے ہو زردی میں اور کبھی استدلال موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہے اس لئے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان سے ہے اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے اگر بول میں ایک ٹکڑا سفید مثل دانہ انار کے نظر آئے یہ ٹکڑا شحم گردہ سے ہو گا رسوب مدی دلالت کرتا ہے شگافتہ ہونے قرحہ پر خصوصاً وہ قرحہ جو اعضائے بول میں ہو با لتخصیص اگر اس بول میں شغل محمود را سب ہوا ہو مخاطی خلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہے یا بکثرت بدن میں ہو یا آلات بول سے دفع ہوئی ہو یا بحران عرق النساء اور وجع مفاصل کا ہو بحران پر استدلال بذریعہ خفت کے کیا جاتا ہے جو بعد بول کے پیدا ہو کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ یہ رسوب محمود ہے اسی واسطے واجب ہے کہ امراض حادہ میں ہیات رسوب محمود کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو اگر رسوب محمود وقت نضح میں برآمد نہ ہو اور نہ دلیل نضح کی موجود ہو اور کبھی یہ رسوب رقیق اور لطیف

دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہے فرق مدی اور خام میں یہ ہے کہ مدی میں بدبو ہوتی ہے اور پہلی دلیل ورم کی موجود ہوتی ہے اور اس کے اجزا کا اجتماع اور انفراق آسان ہوتا ہے اسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہے جس کو آمیزش مائیت سے زیادہ ہوتی ہے اور کسی قسم میں آمیزش کم ہوتی ہے اور اجزاء متمیز زیادہ ہوتے ہیں اور خام میں کدورت اور غلاظت ہوتی ہے اجزا اس کے آسانی سے یکجا اور متفرق نہیں ہوتے جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگر یہ بول بکثرت آخر نفرس اور اوجاع مفاصل میں برآمد ہو خیریت پر دلیل ہوگا رسوب شعری یعنی بشکل بالوں کے بچھت بستہ ہونے رطوبت غلیظ لزوجہ کے جو مستطیل ہے پیدا ہوتا ہے کہ حرارت نے اپنا اثر کر کے اس کو اس شکل پر کر دیا ہے اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہے اور کبھی سرخ اس کا انعقاد گردہ میں ہوتا ہے کہتے ہیں کبھی طول میں چند بالشت کا برآمد ہوتا ہے رسوب مشابہ خمیر کے ٹکڑوں کے جو بھیکے ہوئے ہوں ضعف معدہ اور امعاء اور دونوں جگہ کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے بیشتر اس کا سبب کھانا دودھ یا دہی کا ہوتا ہے رسوب رلی ہمیشہ حصاہ پر دلالت کرتا ہے بستہ ہو چکی ہو یا ہونی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ رلی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہے اور اگر سرخ نہ ہو مثلاً نہ کی پتھری پر دلالت کرے گا رسوب رماوی اکثر دلالت اس کی بلغم یا مدہ پر ہوتی ہے کہ اس مدہ کو بچھت دیر تک ٹھہرنے کے تغیر لون اور اجزا کا پارہ ہونا عارض ہوا ہے اور کبھی بچھت احتراق کے جو مدہ کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہے رسوب علقی یعنی جو بشکل خون بستہ کے ہو اگر اس کے اجزا میں آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کرے گا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول کے اخراج پر اور ان کے تفرق اتصال پر اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہوں اکثر مثلاً اور قضیب سے برآمد ہوگا اور بہت تفصیل سے ہم اس رسوب کا حال امراض جزئیہ کی بحث الدم میں ذکر کریں گے اور جس وقت بول میں رسوب بشکل علقہ احمر کے پیدا ہو اور مریض بعارضہ طحال بتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال دفع ہو جائے گا۔

بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض مثانہ میں بطرف بول کے خون کثیر نہیں نکلتا اس واسطے کہ مثانہ کی رگیں ملی ہوئی اور اس کے جرم میں دھنسی ہوئی اور تنگ اور تھوڑی ہیں **کمیت رسوب کے** ذریعہ سے دلالت رسوب کی پس بنظر کثرت اور قلت کے اس طرح پر ہے کہ کثرت رسوب سبب فاعلی کی کثرت پر اور قلت رسوب سبب فاعلی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار میں چھوٹا اور بڑا ہونا اس کی دلالت اس طرح کی ہے جیسا خراکہ ٹھی خراطی میں بیان ہوا ہے **کیفیت رسوب کے** لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجمت لون کے پس سیاہ رسوب دلیل ردی ہے ان اقسام پر جن کا ہم نے ذکر کیا سلم رسوب براہ لون کے وہی ہے جو سیاہ ہو اور مائیت سیاہ نہ ہو سرخ رسوب دمویت پر دلالت کرتا ہے اور تجمہ پر اور زرد شدت حرارت اور مرض کی خیانت پر اور سفید رسوب اس میں سے محمودہ ہے جس کو ہم اوپر کہہ چکے ہیں اور غیر محمود یعنی مذموم مخاطی مدی غروی یعنی بشکل سریش اور غوی یعنی جو بشکل کف ہو یہ سب نصح بول کے مخالف ہیں سبز رسوب بھی وہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم میں رسوب اسود کے داخل ہے اور بوائے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر بیان ہو چکا **وضع رسوب سے** اس کے چکنے اور در درے ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور برابر ہونا اجزائے رسوب محمود کا بہتر ہے اور برے رسوب کا برا ہے اور در درہا ہونا ریح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے **مکان رسوب سے استدلال** اس طرح پر ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اس کو غمام کہتے ہیں اور اگر نیچے میں ٹھہرا ہو اس کو معلق کہتے ہیں اور اس میں نصح بہ نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے متعلق رسوب وہی بہتر ہے جس کا ریشہ اور پرزہ نیچے کی طرف مائل ہو اسب وہ رسوب ہے جو تہ نشین ہو اور اس میں نصح کامل ہوتا ہے یہ باتیں رسوب محمود کی ہیں اور رسوب مذموم جتنا سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ میں ہوتی ہے اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو

یا سوداوی پس غمام بہتر اسب سے اس لئے کہ غمام دلالت کرتا ہے خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ سبب رسوب کے اوپر آنے کا کثرت ریاح ہے اگر کثرت ریاح نہ ہو پس طانی یعنی غمام اسلم ہے اس کے بعد متعلق اور سب سے برتر راتب ہے سبب رسوب کا اوپر چڑھنے کا حرارت تصعید کرنے والی یا ریح ہوتی ہے جو رسوب متمیز ہو حالت غلاظت بول میں اوپر چڑھتا ہے خصوصاً اگر رسوب سبک ہو اور بول رقیق میں نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو جس وقت رسوب طانی یا معلق اول مرض میں ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کرے گا کہ بحر ان بذریعہ خراج کے ہو گا مگر نحیف اور ناتواں لوگوں کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طانی یا معلق ہو دفع ہو جاتا ہے جیسا ہم نے اوپر ذکر کیا رسوب طانی یا معلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اس کا اجتماع مثل اجتماع زلابیہ کے ہو رومی ہے اور زلابیہ ایک قسم کی روٹی ہے خواہ مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ پھولی ہوتی ہے سو راخذار اور اکثر ظہور ثقل طانی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتدائے نضح میں ہوتی ہے بعد اس کے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر معلق ہو جاتا ہے اس کے بعد اسب ہوتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت رومی ہونے پر نہیں کرتی لیکن اگر اس کے بعد رسوب رومی پیدا ہونے لگیں پس جو خوف ابتدائے مرض میں پیدا ہوا ہے اس کا ظہور واجب ہے

زمانہ رسوب زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نضح مادہ کی اور اگر رسوب کے پیدا ہونے میں دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضح پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے میں کم و بیش ہوگی نضح میں بھی اسی قدر تاخیر سمجھنا چاہیے

ہیئات آمیزش رسوب کی اجزائے بول میں جیسا ہم نے بول دم اور بول وسم یعنی چرب میں ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے

فصل ساتویں دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان میں

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور بول مقدار مشروب سے کم برآ مد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحلیل مشروب کا بہت ہو گیا یا اسہال شکم ہو گیا استتہ کی استعداد بدن میں زیادہ ہے بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر ان فضول کے جو بدن میں پکھل رہے ہیں دلالت کرتا ہے اور فرق صحیح ان دونوں میں نظر بحال قوت کیا جاتا ہے کہ ذوبان میں قوت ضعیف ہوتی ہے اور استفراغی میں ضعیف نہیں ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور شر پر دلالت کرے جس قدر زیادہ ہو اسلم ہوگا اور اگر رک رک کر اور کم ہو شر کثیر بد دلالت کریں گے جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال قلت اور کثرت میں مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہو جائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر ہے ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہے اور یہ کیفیت ردی ہے بول کثیر امراض حادہ میں اگر اس کے بعد راحت مریض کو نہ پہنچے دق یا شیخ التہابی کے پیدا ہو گے پر دلیل ہوتا ہے اور یہی حال عرق کثیر کامیات حادہ میں ہے اگر بول قطرہ قطرہ حمیات حادہ میں بے ارادہ ٹپکے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہے جو عقب اور عضل دماغ تک پہنچ گئی ہے پھر اگر تپ میں بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہوں رعاف کی خبر دے گا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہو جائے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیر گاہ میں محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا مرض قولنج میں اگر بول بکثرت برآمد ہو صحت کی بیشتر بشارت دیتا ہے خصوصاً اگر سفید ہو اور بآسانی برآمد

ہو فصل آٹھویں بول صحیح المزاج نضیج اور

فاضل کے بیان میں یہ بول وہی ہے جس کا قام معتدل ہو رنگ لطیف مائل با تریجی رسوب محمود کہ اس میں بموجب بیان بالا کے سفیدی اور سبکی اور ملاست اور استواء اور استدرت شکل ہو یو اس کی معتدل نہ تند اور بد بو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو ایسا بول جس وقت کسی ایسے مرض میں دفعۃً برآمد ہو جس کی حدت زیادہ ہے

جراثمی مرض اور حصول صحت پر اس کے دوسرے دن دلیل ہوگا **فصل نویں**

بول اسنان کے بیان میں لڑکوں کا بول رنگ میں مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہے کہ ان کی غذا یہی ہے اور مزاج میں ان کے رطوبت زیادہ ہے اور مائل سفیدی ہوتا ہے اور صبیان کا بول غلیظ اور شخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہے اور پراگندگی اجزا اس میں زیادہ ہوتی ہے جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہے بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہے اور اکثر غلیظ ہوتا ہے بقدر اندازہ اس فضول کے جن کا استفراغ ان کے بدن سے بکثرت ہوتا ہے بول مشائخ میں بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہے کبھی شاذ و نادر ان کا بول غلیظ بھی ہو جاتا ہے جب غناظت ان کے بول میں شدید ہونگے ریزے کی پیدائش کی امید ہوتی ہے **فصل دسویں بول مرد اور عورتوں کے بیان میں** عورتوں کا بول ہر حال میں غلیظ شدید البیاض اور رونق میں کم بول سے مردوں کے ہوتا ہے اور یہ بات بوجہ کثرت فضول کے ہوتی ہے جو ان میں پیدا ہوتے ہیں اور اس سبب سے کہ ضعف ان کے ہضم میں زیادہ ہوتا ہے اور مسامات ان کے وسیع ہوتے ہیں ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہیں ان کی گنجائش بخوبی مسامات میں ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ ان کے آلات بول کی طرف ان کے ارحام سے بہت سے رطوبات متخلل ہو کر آتے ہیں بول مرد کا اگر ہلایا جائے مائل با کدورت اوپر کی طرف ہو جاتا ہے اور اکثر مرد کے بول میں کدورت ہوتی ہے اور بول عورتوں کا ہلانے سے مکدر نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کے اجزا میں تمیز نہیں ہوتی اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک سے زبیدی گول ہوتی ہے اور اگر کسی قدر کدورت عورت کے بول میں آتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے بول مرد کا بعد جماع کے اس میں لکیریں ڈوروں کی شکل کی ایسی ہوتی ہیں جیسے ایک ڈورا دوسرے میں بنا ہوا ہے بول حاملہ عورتوں کے صاف ہوتے ہیں اور اس کے اوپر ابرتنک مثل دھوس کے

ہوتا ہے اور بیشتر ان کا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہے یا مثل جوش آب پاچہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جس میں زرقت ہو اور اس کے اوپر ابرسا ہوتا ہے اور کیسا ہی ہو وسط میں بول کے ایک شے مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہے اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بروقت ہلانے کے چڑھتی اترتی ہے اور اگر کہو دی زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول عمل ہے اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر عمل ہے خصوصاً جس وقت بروقت ہلانے کے مکر رہو جائے بول نساء کا اکثر احوال میں سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ کے ہوتا ہے۔

فصل گیارہویں بول حیوانات کے بیان میں اکثر

طیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہے جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھائے پھر اس وقت طیب کو دشواری ہوتی ہے کہتے ہیں کہ بول گدھے کا قارورہ میں مثل گھلی ہوئی چکنائی کے ہوتا ہے کدورت لیے ہوئے غلاظت جو خارج سے بہم پہنچتی ہے اور خچر کا بول بھی چکنائی میں مثل بول خر کے ہوتا ہے مگر اس سے صاف زیادہ ہے اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہے اور نصف نیچے کا کدورت ناک اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہے اور زردی میں آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے مگر اس میں قوام درست نہیں ہوتا اور ثقل اس کا مثل تیل کے ہوتا ہے یا مثل تیل کے ثقل کے ہوتا ہے اور جس قدر غذا اس کی اچھی ہو بول میں صفائی زیادہ ہوتی ہے اور بول ہرن کا مشابہ گوسفند کے ہوتا ہے مگر قوام اور ثقل نہیں ہوتا اور کسی قدر بول غنم سے صفائی میں زیادہ ہوتا ہے گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہے

فصل بارہویں ایسی تر چیزوں کے بیان میں جو مشابہ بول کے

ہوتی ہیں ^{سکینجین} اور کل تر چیزیں مثل ماء العسل اور انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے ان سب کا یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر قریب سے دیکھیں صاف معلوم ہوں گی اور بول اس کے برخلاف جس قدر قریب سے دیکھیں غلیظ معلوم ہوگا ماء العسل کا کف

زرد ہوتا ہے اور آب انجیر کا شفل کنارے بیٹھتا ہے اور بیچ میں نہیں ہوتا ہے اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہے اور نہ اس میں حرکت ہوتی ہے پس اس قدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ میں زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی

انشاء اللہ تعالیٰ فصل تیرھویں دلائل براز کے بیان میں

براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ جو چیز کھائی گئی ہے اس کی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفع ہونا مناسب ہے اس سے کم ہے یا زیادہ یا برابر یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ زیادتی براز کی بجز کثرت حجم اختلاط کے ہوتی ہے اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بجز احتباس مقدار کثیر براز کے عور اور قولون یا لفافے میں یعنی ان باریک امعاء میں جو باب تشریح میں مذکور ہو چکے ہیں اور یہ احتباس مقدم قویج ہے کہ ضعف قوت دفع پر دلالت کرتا ہے اور کبھی استدلال تو ام براز سے کیا جاتا ہے رطوبت قوام کی یا سدون پر دلالت کرتی ہے یا سوء ہضم پر اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگیں جو موٹی انتزیوں میں لپٹ کر ان کی رطوبت کو جذب کرتی ہیں پھر وقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہیں چوستی ہیں کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہیں اس سے براز میں رطوبت پیدا ہوتی ہے کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز میں تری پیدا کرے براز تری کی لزوجت کبھی ذوبان اعضائے اصلی پر دلالت کرتی ہے اگر بوئے بد ہو اور کبھی کثرت اخلاط ردی پر جن میں لزوجت ہو دلیل ہوتی ہے اور اس وقت میں زیادہ بوئے بد نہیں ہوتی اور کبھی لزج غاؤں کے کھانے سے جن کی مقدار قلیل ہو اور مزاج میں حرارت قوی ہو کہ اس جہت سے ہضم جید نہ ہو سکے یہی لزوجت پیدا ہوتی ہے جو براز بشکل زبد ہو جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہے یا ریاح کثیر کی آمیزش پر خشک براز تعب اور تحلل پر دلیل ہوتا ہے یا کثرت ادرا بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج میں پیدا ہو یا خشک غذاؤں کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعاء میں ٹھہرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اس کا بیان کتاب چہارم میں کیا جائے گا اگر

براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کرے گا کہ خشکی اس کی بجھت طول زمانہ احتباس کے ہے ایسے رطوبات میں جو مانع خروج براز نہیں اور صفرا جس کی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہے نہیں ہے اگر طول احتباس بھی نہ ہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا میں پائے جائیں پھر سبب ایسے براز خشک کا کرنا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذع اس میں زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل ہیں تصور کیا جائے گا اور اس کے خروج میں مہلت اور دیر نہ ہوگی بجھت لذع اس فضلہ کے مگر اتنی دیر جس میں یہ براز خشک رطوبت سے مل جائے کبھی استدلال لون لون براز سے کیا جاتا ہے لون طبعی براز کا ناری ہے جس کی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ میں شدت ہو کثرت مرار پر دلالت کرے گا اور اگر ناریت میں نقصان ہو نیم خامی اور عدم نضح پر دلالت ہو گی اور اگر سفید ہو بیشتر سفیدی بجھت سدہ کے ہوتی ہے جو مخری مرار میں پڑے اس وقت یرقان پر دلالت کرتا ہے اور اگر سفیدی کے ہمراہ نضح ہو کہ اس میں بومدہ کی آئے یہ بیاض دلالت دیلہ کے شگافتہ ہونے پر کرے گا اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو صدیدی براز دفع کرتا ہے اس کے ذریعہ سے اس کے بدن کا تنقیہ اور اچھی طرح کا استفراغ ہو جاتا ہے اور اس کے بدن کا تریل اور سستی جو بجھت ترک ریاضت کے ہے زائل ہو جاتی ہے جیسا ہم بحث بول میں بیان کر چکے ہیں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منہنہائے مرض میں نضح پر دلالت کرتا ہے اور اکثر زبوں حالی پر سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نضح مرض سوداوی یا استعمال کسی سیاہ رنگ کی چیز پر پانی پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودے کا کرے دلالت کرتا ہے اور پہلی دلالت اس کی جو احتراق شدید پر ہے ردی ہے اور جو براز سودائے خالص سے پیدا ہو فقط اس کے لون سے استدلال کافی نہیں ہے بلکہ اس کی ترشی اور غفوصیت اور زمین کا جوش کھانا بھی دیکھا جاتا ہے اور یہ اوصاف ردی ہیں براز میں ہوں یا قے میں اس براز کے خواص

میں سے یہ ہے کہ اس میں چمک ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے سیاہ کیموس کا نکلنا اکثر نافع ہے اس لئے کہ نکلنا سودائے اصلی کا غایت احراق بدن اور فائے رطوبت پر دلالت کرتا ہے سبز رنگ کا براز انطفا یعنی فرد ہو جانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہے کبھی استدلال بینات براز سے بھی ہوتا ہے اسی طرح پر کہ بستہ اور سمنٹا ہوا ہے یا پھولا ہوا پھولا ہوا مثل گوبر کے رتج پر دلالت کرتا ہے کبھی استدلال وقت براز سے بھی کیا جاتا ہے پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے پیشتر خارج ہو دلیل ردی ہے کثرت مراریا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے اور اگر دیر میں خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے آواز کا پیدا ہونا ریح نائضہ پر دلیل ہے بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہیں ان کا ذکر ابواب جزوی میں کیا جائے گا افضل براز کی وہی قسم ہے کہ بستہ ہو اور اجزا اس کے ہر رنگ ہوں اور مائیت کا یوسٹ کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو شخن اور قوام اس کا مثل شہد کے ہو اور ہآسانی دفع ہولذع اور خراش پیدا نہ کرے اور رنگ اس کا مائل بہ زردی اور بدبو مطلق نہیں اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بونہ ہو اور اس کے نکلنے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرنے وقت ہوتی ہے پیدا ہو اور نہ اس کے ساتھ قراقر اور نہ اس میں زبدیت ہو اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اس کی ماکول سے نسبت معتدل رکھے **یہ**

بھی جاننا ضرور ہے کہ استوائے براز ہر طرح کا اچھا نہیں اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہے اس لیے کہ یہ دونوں کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا ہوتے ہیں جس سے ہر جزو براز کا ہر رنگ اور متشابہ ہو جاتا ہے اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان کے یہ دونوں پیدا ہوتے ہیں اس وقت بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہیں **یہ**

بھی جاننا ضرور ہے کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو وہی محمود ہوتا ہے جس کے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریح نہ ہوں اور نہ رک رک کر تھوڑا توڑا

نکلے ورنہ جائز ہے کہ اس کا ٹکنا رقیق ہو کر بھرت آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گراں خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اس کو معامیں بستگی سے منع کرتا تھا کبھی اور طرح کی بھی علامتیں عروق وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں مگر ان میں بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہے اسی طرح بحث امراض جزوی شرح مزید احکام بول و براز وغیرہ کی کی جائے گی دوسرا فن کتاب اول کا فن طب میں تمام ہوا اس میں اٹھانوے فصلیں تھیں **فن تیسرا حفظ صحت کا بیان** اور اس میں ایک فصل اور پانچ تعلیمیں ہیں **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور**

ضرورت کے بیان میں علم طب کا بہ قسمت اولیٰ دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے جزو نظری اور جزو عملی اور دونوں قسمیں علمی اور نظری ہیں یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونوں سے متعلق ہے لیکن مخصوص باسٹم نظری وہی قسم ہے جس میں افادہ علم آراء یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہیں اور علم کسی عمل کا اس میں نہیں بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جس میں بیان مزاج اور اخلاط اور قوی اور اقسام امراض اور اعراض اور اسباب کا کیا جاتا ہے مخصوص باسٹم عملی وہ جزو ہے جس میں افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہے جیسے وہ جزو جس میں تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہئے اور معالجہ ایک بدن کا جس میں ایسا ایک مرض ہے کس طرح کیا جائے یہ گمان کبھی نہ کرنا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہے کہ اس میں مباشرت اور عمل درکار ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جس میں تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کی جاتی ہے شاید ہم نے اس کو اوائل کتاب میں بخوبی بیان کیا فن اول اور ثانی میں قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقی ماندہ چیزیں قسم عملی کی اسی طب سے بہ نہج کلی صرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جزو عملی طب کی دو قسمیں ہیں ایک قسم میں علم تدبیر ابدان صحیح کا ذکر ہے کہ ان کی حفظ صحت کیونکر کی جائے اور کیسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی

رہتی ہے اور اس کا نام علم حفظ صحت ہے دوسری قسم میں علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہے کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہے اور اس کا علم علاج نام ہے ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہیں اور پہلے اس میں مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر گاہ منبذ اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدائش کی دو چیزیں ہیں ایک منی مرد کی اور صحیح اس کی نسبت یہ رائے ہے کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل منفرد تعلیم پانچویں فن اول میں بیان ہو چکا دوسری شے منی عورت کی ہے اور خون حیض اور صحیح رائے اس کی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادہ کی ہے یہ دونوں جو ہر اس بات میں شریک ہیں کہ ہر ایک ان میں کا جو ہر سیال اور رطب ہے اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور امور میں مختلف ہیں اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت میں زیادہ ہے اور اناہیت اور ہوائیت مرد کی منی میں غالب ہے باین لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونوں چیزوں کا رطوبت کے ساتھ ہو اگرچہ ارضیت اور نارہیت بھی مادہ تکون میں موجود تھیں اور ارضیت میں جو صلابت تھی اور نارہیت میں جو قوت انضاج تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کی اعانت کر کے نطفہ منعقد میں سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اس درجہ تک نہیں پہنچتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہیں کہ اس میں سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت یومی اور لیلی سے متخلل نہیں ہوتی یا ایسی چیز متخلل ہوتی ہے جو محسوس نہیں ہوتی پس یہ چیزیں آفات عارضہ سے جو بوجہ تخلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے حفاظت اور امان میں رہتی ہیں اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہیں ہے اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات میں مبتلا رہتے ہیں اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے۔ **پہلی آفت** اس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ ہوتی ہے **دوسری آفت** تغفن اس رطوبت کا اور اس میں فساد عارض ہونا اور

اس رطوبت کا متغیر ہو جانا اس طرح پر کہ صلاحیت امداد حیات کی باقی نہ رہے اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہے اگرچہ انجام اس کا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہے اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہو جاتی ہے اور اس کی ہیئت مخالف اس ہیئت کے ہو جاتی ہے جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی نہ رکھے پھر آخر کار میں بجمہت تعفن کے متحمل ہوتی ہے اس لئے کہ عفونت کا قاعدہ ہے کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہے بعد اس کے متحمل کرتی ہے اور ایک شے خشک یا کستری کو بعد تحمل کے چھوڑ دیتی ہے یہ دونوں آفتیں ان آفات سے خارج ہیں جو اور اسباب سے لاحق ہوتی ہیں جیسے برودت زائد کہ اس رطوبت کا انجماد کر دے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق اتصال جو مہلک ہیں خواہ اور تمام امراض یہ دونوں قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئیں ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہیں اور لائق اسی کے ہیں کہ ہم ان دونوں کا اعتبار حفظ صحت میں کریں اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونوں سے ہوتا ہے اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہے اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن میں ہے اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہے اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن میں غذاؤں وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متعفن کرتی ہے یہ سب اسباب اس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تخریب پر معین ہیں بلکہ اول اشکمال ہمارا اور اول ہماری رسائی اور قدرت افعال کے کرنے پر بہت سی خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہے بعد اس کے جناف مستمر رہتا ہے تا ایکہ تمام ہو جاتا ہے اور فنائے رطوبت اصلی یکسر ہو جاتی ہے جس سے تعبیر بلفظ موت کرتے ہیں اور یہ جناف اور خشکی جو ہم کو عارض ہوا کرتی ہے ایک امر ضروری ہمارے واسطے ایسا ہے کہ اس کے ہونے میں کوئی چارہ نہیں ہے اس لیے کہ ہم اول خلقت میں نہایت رطوبت پر ہوتے ہیں اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہے اگر غالب نہ ہوتی تو اس رطوبت میں بند ہو کر حرارت میں اختقان پیدا

ہوتا ہے اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہے کچھ نہ کچھ اپنا نفع ہمیشہ ضرور کرتی ہے یعنی اس رطوبت میں ہمیشہ کسی قدر خشکی پیدا کیا کرتی ہے اثر اولی جو اس حرارت کی تخفیف کا ظاہر ہوتا ہے یہی ہے کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل میں پہنچیں اور جب ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر خشک ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہے پہنچیں اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تخفیف بقدر تخفیف اول کے نہ ہوتی ہو بلکہ اس سے قوی تر ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ کم ہے اور حرارت زیادہ پس مادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھے گا اور رفتہ رفتہ یہ تخفیف مرتبہ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ رطوبت فنا ہو جائے پس حرارت غریزی بالعرض اپنے آپ کو بجا دیتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہے اس لئے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا کرتی ہے جیسے چراغ کے اپنے آپ کو خود ہی بجھا دیتا ہے جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کر دے اور جس قدر تخفیف بڑھتی جاتی ہے حرارت میں نقصان پیدا ہوتا جاتا ہے پس ہمیشہ بحر حرارت کا مستمر رہتا ہے تا ایکہ بدرجہ غایت پہنچتا ہے اور بحر بدل جانے رطوبت کا طرف بدل ماحلل کے بڑھتا جاتا ہے یعنی بجز نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحمل ہو کر جزو بدن ہوتی ہے اس میں کمی ہوتی جاتی ہے جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہیں باسن لحاظ تخفیف کی زیادتی دو وجہوں سے ہوتی ہے ایک تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی میں لاحق ہونا نقصان کا جس کی جہت سے بدل ماحلیل کا گھٹنا جاتا ہے **دوسرے** رطوبت غریزی میں فی نفسہ بجز تحلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ پیوست کو جو ہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت غریزی میں جو بمنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے پیدا ہوتی جاتی ہے اس لئے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتیں ہیں پانی اور روغن کے باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہے جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی میں دیکھا جاتا

ہے **مترجم** کہتا ہے اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہیں ہے جس کی جہت سے اجزا رُوئی وغیرہ کے جس سے فتیلہ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہیں اور جس کے فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہو جاتا ہے جیسا کہ حمیات کے بحث دق میں اس کی تفصیل آتی ہے کہ اس کو شیخ نے اس مقام پر تیسری رطوبت فرض کیا ہے بلکہ یہاں پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گلاس وغیرہ میں بھرا ہوتا ہے اور تیل اس کے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہے **متن** اسی طرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور اختقان اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جائے پس اگر فتیلہ پانی سے تر ہو جو بے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ میں پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہے اور حرارت ناری اس رطوبت مائی کو مختلف صورتوں سے جدا کرتی ہے ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے کہ اس وقت بجہت عروض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہنچتا ہے تاہم طبیعت تصرف کامل کر کے نقد اس رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کر دے آخر کار جب یہ تجھیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتا ہے اس وقت موت طبعی واقع ہوتی ہے اور بدن ہمارا جب تک باقی رہتا ہے اس کے بقا کا سبب یہ نہیں ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہے اور اولی ہے اس نے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اس کی طبیعت میں ہے کیا ہے اور مقابلہ اس چیز کا جو اپنی حرکات میں اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اس لیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ میں بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل ماحلیل اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہے اس نے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے پھر ہم نے بیان کیا ہے کہ غذا

میں قوت تصرف کرتی ہے اور اس کا استعمال ایک حد معین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ اور
 صناعت حفظ صحت کی ایسی نہیں ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے
 بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب نوع انسان
 کے علی الاطلاق ہے پہنچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزوں کی ضامن ہے رطوبت
 میں عفونت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اس میں تحلیل جلد نہ آنے
 پائے ہاں رطوبت کی قوت میں یہ بات ہے کہ اس مدت تک باقی رہے جس کو بحسب
 اپنے مزاج اولی کے یہ رطوبت مقنضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے میں
 اس مدت تک بتدبیر صائب پوری ہو سکتی ہے وہ تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل ماحلیل کا
 بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تجھیف پیدا کرنے والے ہیں ان کا غلبہ
 نہ ہونے پائے نہ یہ کہ اسباب تجھیف کے مطلق پیدا نہ ہونے پائیں اور ایسی تدبیر کی
 جائے جو تولید عفونت سے بچا کر ضمانت اور حرارت بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے
 خارجاً اور داخل کرے اس واسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی
 میں برابر نہیں ہیں بلکہ اسباب میں ابدان مختلف ہیں پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک
 حد معین ہے کہ اسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اس خشکی اور جناف کا کر سکتا ہے جو خشکی
 بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اس بدن کی واجب ہے
 اور اس حد سے بڑھ کر مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن کبھی اس حد سے بیشتر اور اس زمانہ سے
 پہلے بہ سبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تجھیف ہوں یا بوجہ دیگر مہلک ہوں بعض
 ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آ
 جاتی ہے اور بہت سے آدمی کہتے ہیں کہ اجل طبعی یہی ہے گو قبل از وقت طبعی بجهت
 فناء حرارت غریزی کے پیدا ہو جائے اسباب خارجی سے اور اجل عرضی اور غیر طبعی
 دوسرے قسم کی ہے پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہے جو بدن انسان کو بہ تدرستی اسی
 حد معین تک اور اس سن تک جس کا اجل طبعی نام ہے پہنچا دے اور جو چیزیں مناسب

اس جسم کی صحت کے ہیں ان کی محافظت کرے اس محافظت کی ضامن اور مدد بردار تو تہیں ہیں کہ طبیعت ان کی خادم تصور کی جاتی ہے ایک طبیعت ہے اور یہ قوت غاذیہ ہے کہ بدن میں بدل ماتیجمل اور اس جو ہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہے بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہے دوسری قوت حیوانی ہے اور یہ قوت نابضہ ہے یعنی شرائین کی حرکت دینے والی واسطے تروح قلب کے تاکہ چھوڑے بدل ماتیجمل کو روح سے جس کا جو ہر ہوائی اور ناری ہے اور چونکہ غذا شبیہ مغذی کے بالفعل نہیں ہوتی اس واسطے ایک قوت مغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغذی یعنی اس عضو کے جس کی یہ غذا بنے گی کر دے بلکہ اس غذا کو غذائے بالفعل بنا دے اور درحقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ ان کے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہیں کہ منہائے کارصناعت حفظ صحت کا درستی اور تعدیل ان اسباب عامہ لازمہ کی ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزوں کی تعدیل میں ہوتا ہے اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفظ ترکیب پانچویں اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتویں تعدیل حرکات بدنی و نفسانی انہیں ساتوں کے بعض اقسام میں نوم و یقظہ بھی داخل ہے یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہیں ہے اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہے اور نہ یہ بات ہے کہ ہر واحد مزاج کا اس بات میں داخل ہے کہ اس کے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جائے بلکہ ایک امر درمیانی دوامروں کے پایا جاتا ہے یعنی بعض امزجہ پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اس پر غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہے اور بعض مزاج تحت میں اس حکم کے داخل نہیں ہیں پس یا تو وہ لائق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہے یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہے پس سالہ جزئیہ دائمہ کا مصداق ہے جس کو موجبہ معدولتہ المحمول لازم

ہے اس لیے کہ موضوع امر وجودی ہے یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہے اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہے پس چاہیے کہ شروع کریں ہم پہلے تدبیر اس مولود کی جس کا مزاج نہایت درجہ معتدل ہے **تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان میں** جس وقت سے وہ پیدا ہوتا ہے تا وقتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آئے تدبیر ان حاملہ عورتوں کی جو قریب ولادت ہوں مباحث امراض جزئی میں بیان ہوگی اور لڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اس کی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کی ناف کاٹیں چار انگلیوں سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھیں جو باریک بنا ہوا ہوا ون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہنچائے اور اسی مقام پر کپڑا ایک روغن زیتون میں ڈبو کر رکھیں ناف کے تراشنے میں میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور اتروت اور زیرہ اور اشته اور مر یہ سب چیزیں ہم وزن پیس کر اس کی ناف پر چھڑکیں اور بہت جلد اس کے بدن کی تملیح کریں یعنی پانی میں نمک پسا ہوا گھول کر اس کے بدن کو دھوئیں تاکہ جلد اس کی سخت اور قوی ہو جائے بہت اچھا نمک وہ ہے جس میں کسی قدر شادنج اور قسط اور ساق اور جائیں اور صخر ملا ہوا اور ناک اور منہ کی تلح نہ کریں ہم نے اس کے بدن کو سخت کرنا اس واسطے تجویز کیا ہے کہ ابتدائے ولادت میں لڑکا ہر ایک چیز سے جو اس کے بدن سے ملتی ہے اذیت پاتا ہے خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اس لیے کہ جلد اس کی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بہ نسبت اس کے بدن کے سرد اور سخت اور نشن ہے اگر ضرورت ہو تو مکر تملیح کریں گے اور ضرورت یہ ہے کہ اس کے بدن میں میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تلح کے نیم گرم پانی سے اس کو نہلائیں اور اس کے دونوں نتھنے ہمیشہ ان انگلیوں سے جن کے ناخن ترشے ہوئے ہوں پاک کرتے رہیں اور آنکھوں میں روغن زیتون ٹپکائیں اور اس کے مقام براز کو انگشت خنصر سے دبائیں تا اینکه کھل جائے اور ہر قسم کی برودت

سے اس کی حفاظت کریں جب اس کی ناف گر جائے یہ اکثر بعد تین چار دن کے واقع ہوتا ہے تدبیر صائب یہ ہے کہ اس پر خاکستر صدف یا خاکستر عقیقہ یعنی پے پاشنہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس میں سے جس کو چاہیں شراب میں ملا کر چھڑکیں اور جس وقت ہم چاہیں کہ اس کے دست بند اور پاپند کو گوارے میں باندھیں پس ضرور ہے کہ قابلہ شروع کرے کہ اس کے اعضا کو بزمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہے چوڑا ہو جائے اور جسے باریک ہونا ہے باریک ہو جائے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آ جائے یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئیں کہ قابلہ انگلی کے سروں سے اس کو چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے اور دونوں آنکھیں مولود کی پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہیں اور اس کے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کباب سانی ہو بعد اس کے دونوں ہاتھ نہالچہ وغیرہ پر پھیلا کر دونوں کلائیوں کو دونوں زانوں سے ملا دے اور عمائمہ سر میں باندھے یا ٹوپی قبہ دار اڑھا دے اور ایسے مکان میں جس کی ہوا معتدل ہو سلائے اور وہ مکان سرد نہ ہونے پائے اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تاریک ہو کہ اس میں کسی قسم کی شعاع کا گزرنہ ہو اور اس کا سرفرش خواب میں تمام بدن سے اونچا رہے اور اس کی گردن یا اطراف اور پشت کسی طرف بچھونے پر جھکنے نہ پائیں ایسے کہ ترچھے ہو جائیں اور معتدل پانی سے فصل گرما میں اور مائل بحرات پانی سے بشرطیکہ تیز نہ ہو جاڑوں میں اس کو نہلائیں عمدہ وقت اس کے نہانے کا یہی ہے کہ جب دیر تک سو کر اٹھے اور ایک دن میں دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جس قدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو اور مناسب ہے کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو اور جاڑوں میں اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور اسی قدر نہلائیں کہ بدن اس کا گرم اور سرخ ہو جائے خصوصاً جاڑوں میں بعد اس کے حمام سے اس کو باہر نکالیں اور اس کا بخوبی لحاظ رکھیں کہ پانی اس کے کان کے پردے تک نہ پہنچنے پائے اور بروقت نہلانے

کے واجب ہے کہ مولود کو اس طرح پر لین کہ اس کا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائیں کلانی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بھل لپٹا ہو اور پشت اس کی اوپر کی جانب ہوتا کہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اس کے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے اور اس بات میں کوشش کی جائے کہ بروقت نہلانے کے اس کی دونوں ہتھیلیاں پشت سے اور دونوں قدم سر سے بزمی و آسانی ملائیں بعد اس کے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کر لیں مگر پاک کرنے میں بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اس کو پیٹ کے بھل لٹائیں اس کے بعد پیٹھ کے بھل اور ہمیشہ بروقت چت اور پٹ لٹانے کے بدن پونچتے جائیں اور بدن کو دباتے جائیں بعد اس کے اعضا کی شکل درست کرتے جائیں اور اس کے بعد لٹ دیں اور ایک کپڑے سے باندھیں اور اس کی ناف میں روغن زیتون شیریں ٹپکائیں کہ وہ آنکھ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرک وغیرہ سے دھو ڈالتا ہے **فصل**

دوسری رضاع اور نقل کے بیان میں لڑکے کو دودھ پلانا اور

اس کو غذا دینے کی کیفیت یہ ہے کہ جب تک ممکن ہو لڑکے کو اس کی ماں کا دودھ پلائیں اس لئے کہ ماں کا دودھ لڑکے کی اس غذا سے بہت مناسب ہے جو قبل ولادت کے رحم میں اس کو پہنچتی تھی یعنی خون حیض کا کہ وہی خون دودھ کی طرف مستحیل ہو اور لڑکا اس کے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے اور اس سے مالوف ہے تا اینکه تجربہ یقینی ثابت ہوا ہے کہ لڑکے کے منہ میں اس کی ماں کا سر پستان دے دینا بہت مفید ہے کہ جو چیز اس کو اذیت دے رہی ہو دفع ہو جاتی ہے اور دن بھر میں دو یا تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے اور ابتدائے ولادت میں بکثرت ارضاع مختلف عورتوں سے نہ کرائیں اگرچہ بات اچھی ہے کہ لڑکا اپنی ماں کا دودھ پہلے نہ پیے جب تک کہ اس کا دودھ معتدل نہ ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائیں بعد اس کے دودھ پلائیں یہ بھی ضرور ہے جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اسے دودھ ڈالیں بعد اس کے سر پستان لڑکے کے منہ میں دیں خصوصاً اگر دودھ میں کوئی عیب ہو اور جو دودھ

خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہے کہ اسے نہ پلائیں جس وقت کہ نہار منہ ہو اور باہمہ
 واجب ہے کہ لڑکے کے واسطے دو چیزوں کا التزام کریں جو نافع ہیں اور اس کے مزاج
 کو تقویت دیتی ہیں ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا اور دوسرے ہلاتے وقت کچھ گانا
 برطبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکوں کے بہلانے کے واسطے مخصوص ہے
 لیکن ہلانا اور گانا اسی قدر ہو کہ جس کے لڑکے کو قابلیت ہو اور اس کی واقفیت آمادگی
 ریاضت اور موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑھے ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے
 ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑھتی ہے اگر ماں کے دودھ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلاً
 وہ ضعیف ہو یا دودھ میں فساد ہو یا مائل باحترق ہو مناسب ہے کہ اس کے واسطے
 مرنعہ یعنی دودھ پلانے والی کی تلاش کریں مگر مرنعہ ان شرائط کے ساتھ ہو جن کا ہم
 آگے ذکر کریں گے بعض شروط بنظر سن و سال مرنعہ کے ہیں اور بعض بنظر سنہ اور
 بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر بیعت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے
 اور بعض بنظر اس امر کے کہ یہ دودھ کتنے دنوں کا ہے اور بعض شروط بنظر جنس مولود
 مرنعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہیں جس وقت سب شروط کسی مرنعہ میں
 پائے جائیں ضرور ہے کہ اس کی غذا کا اچھا اہتمام کیا جائے یعنی گیہوں اور خندورس
 یعنی رومی گیہوں اور گوشت حملان یعنی گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جائے یا گوشت جدا
 یعنی بھیڑ اور وہ مچھلی جس کے گوشت میں بوئے بد اور سختی نہ ہو اور کاہو بھی اس کے
 واسطے اچھی غذا ہے اور فواکہ سے سیب اور بیر اور انا ر شیریں اور انگور اور انجیر اور بادام
 اور ہندق اس کو کھلانا چاہیے بدترین بقول واسطے دانی کے جریر یعنی لٹ جیرہ اور رائی
 اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزیں دودھ کو بگاڑ دیتی ہیں اور پودینہ میں بھی کسی قدر قوت ہے کہ
 دودھ کو بوجہ تجھیف کے خراب کر دیتا ہے شروط مرنعہ کے یہ ہیں سن میں پچیس سے
 تیس برس تک ہو اس واسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہے سینہ اور
 ترکیب جسم کی شرط یہ ہے کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور عضل چوڑے اور

گوشت سخت اور لاغری اور فربہی میں متوسط اور بدن میں گوشت زیادہ اور چربی کم ہو اخلاق کی شرط یہ ہے کہ پسندیدہ اور اچھے ہوں آثار نفسانی جو برے مثل غضب اور غم اور جن کے ان کا اثر اس پر دیر میں ہو علیٰ ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اس لیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں بیشتر اس کی تاثیر بذریعہ دودھ کے لڑکے میں پہنچتی ہے اسی واسطے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجنوں عورت سے دودھ پلانے کو منع فرمایا ہے ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے علاوہ بد خلق ہو جانے لڑکے کے سمجھ میں آتی ہے کہ مجنوں عورت کو بے التفاتی لڑکے کی پرورش میں اور کمی اس کی مدارات میں ہوتی ہے اس سے وہ بخوبی تباہ نہیں ہوتا ہے ہیئت لپستان میں یہ شرط ہے کہ دونوں سٹھے ہوئے اور بڑے بڑے ہونے کے نکتے نہ ہوں اور یہ بھی اچھا نہیں ہے کہ بہت بڑے ہوں سختی اور نرمی میں معتدل ہونا بہت ضرور ہے دودھ کی شرط یہ ہے کہ قوام اور مقدار اس کی معتدل نہ ہو اور رنگ مائل سفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ نہ ہو خوشبو اچھی ہو اور اس میں بوے ترش اور عفص نہ آئے مزہ شیریں ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہ ہو اور مقدار میں بہت ہو اور اجزا اس کے متشابہ ہوں پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہ ہو ورنہ اس کے اجزا رقت اور غلظت میں مختلف ہوں اور کف اس پر بہت سانا آئے کبھی اس کے قوام کا تجربہ بناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہے اگر بہ جائے رقیق ہے اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہے اسی طرح شیشہ میں بھر کر تجزیہ کرتے ہیں اس میں کسی قدر مر یعنی بول ڈال کر انگلی سے ہلاتے ہیں کہ اس ذریعہ سے مقدار اس کی جنبیت اور مانیت کی دریافت ہوتی ہے اس لئے کہ اچھا دودھ وہی ہے جس میں جنبیت اور مانیت برابر اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس میں یہ اوصاف نہ ہوں اس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اس دودھ کی اصلاح کریں گے پلانے کی تدبیر مصلح یہ ہے کہ غلیظ دودھ جو کر یہ الرائج ہو اس کو دودھ کر ہوا

میں رکھ دیں کہ رقیق ہو جائے اور بوئے بدنکل جائے اور جس میں حرارت زیادہ ہو اس کو نہار منہ پلانا مطلقاً جائز نہیں ہے اور علاج مرضعہ کا یہ ہے کہ اگر اس کا دودھ گاڑھا ہو سکتا ہے بزرگی جو شانہ ملطفات کے ساتھ مثل فودنج اور زونفا اور حاشا اور صتر جلی وغیرہ کے پلائی جائے اور خورش اس کی ماہی طرح (طریح اس مچھلی کو کہتے ہیں جو ایک بالشت کی ہوتی ہے اور بحیرہ مطاہ سے شکار کر کے اور شہروں میں خشک کر کے بھیجی جاتی ہے۔) وغیرہ سے مقرر کی جائے اور کسی قدر مولی بھی اس کی غذا میں داخل رہے اور سکتا ہے میں گرم پانی ملا دایہ کو تے کرانیں اور معتدل ریاضت کا اسے خوگر کریں اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکتا ہے ہمراہ شراب رقیق کے پلائیں الگ الگ خواہ دونوں ملا کر اور اگر دودھ اس کا رقیق ہو اچھی غذا سے آسودہ حالی اس کی کی جائے اور ریاضت سے منع کریں اور جو چیزیں خون غلیظ پیدا کرتی ہیں غذا میں تجویز کی جائیں اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہ ہو شراب شیریں یا دوشاب انکو کا استعمال کرتے رہیں اور زیادہ سونے کا خوگر کریں اور اگر دودھ اس کا رقیق اور کریمہ الرائحہ ہو کھانا اس کا خوشبودار چیزوں سے جیسے دارچینی زعفران قرفنفل وغیرہ معطر کریں اور اگر دودھ کم ہو اس کے سبب کو سوچیں اور دریافت کریں کہ دودھ میں کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہے یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ میں کمی ہوئی ہے اور اس کی شناخت ان علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہے اور ملمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہے اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اس کے پستان میں حرارت ہے یا مزاج میں آتش جو اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کریں اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذائے لطیف مائل بحرارت زیادہ کی جائے اور نیچے پستان کے سینکیاں لگائیں مگر بہت سخت نہ ہوں اور ایسی ہی صورت میں گاجر کے بیج اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہے اگر دودھ کی کمی غذائے مرضعہ ہو تو اس کی غذا حریرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسبہ سے تیار کرتے ہیں مقرر کریں اور واجب ہے کہ اس

کے حریرے اور غذا میں بیج رازیانہ اور تخم اس کا تخم شہیت اور کلونجی وغیرہ شریک کریں یہ بھی کہتے ہیں کہ پستان بڑو ہمیش یعنی بھیڑ اور مانغر یعنی بکری کا کھانا بچت اس کے کہ اس میں دودھ رہتا ہے دودھ کے زیادہ کرنے میں نافع ہے اس لئے کہ اس میں مشکلات اور مشاہت ہے دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہے تجربہ میں یہ آیا ہے کہ ایک درہم ارفہ یعنی دیمک یا خراطین خشک کر کے آس جو میں چند روز متواتر کھلائیں البتہ نہایت سود مند ہے اسی طرح سلافہ یعنی فشرہ نمکین مچھلی کے سر کا سوائے کے پانی میں ملا کر پلائیں جملہ ان چیزوں کے جن سے دودھ میں افزائش ہوتی ہے یہ ہے کہ ایک اوقیہ روغن گاؤلے کر اس پر تھوڑی سی شراب خالص ڈال کر پلائیں یا آروکجد شراب میں ملا کر صاف کر کے پلائیں اور پستان پر شفل نار دین مع روغن زیتون و شیر مادہ خر سے ضمد کریں یا ایک اوقیہ بھونا ہوا بیگن چھلکا اوتار کر شراب میں چھان کر پلائیں یا سبوس گندم اور مولی شراب میں جوش دے کر پلائیں ایک اوقیہ اور قوی دوا یہ ہے شہت تین اوقیہ تخم حد قوتی یعنی گدہ پر نیا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی حد قوتی بری اور حلبہ یعنی میتھی ہر واحد دو اوقیہ سب کو عصا رہ رازیانہ اور شہد اور مسکہ میں ملا کر قدرے کھلائیں اگر دودھ بچت کثرت کے ایذا دیتا ہو اور فاسد ہو جاتا ہے بچت اختقان اور نکاشف کے غذا کم کرنے سے کم ہو جاتا ہے اور ایسی چیزوں کے کھانے سے جن میں غذائیت کم ہو اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ پیس کر ضمد لگانے سے کم ہو جاتا ہے باطین خر اور سرکہ یا مسور جو سرکہ میں ملائی جائے اور اس کا ضمد کیا جائے اور شور پانی بعد ضمد لگانے کے پیا جائے جب بھی دودھ کم ہو جائے گا اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بکثرت مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہے جس دودھ میں بوئے بد آتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور معطر غذاؤں کے کھانے سے علاج کرنا چاہیے مرضہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہے کہ تھوڑے دن اس کو وضع حمل سے گزرے ہوں مگر بہت کم بھی نہ ہوں بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گزرے ہوں اور لڑکا پیدا ہوا

ہونہ لڑکی اور پوری مدت طبعی یعنی نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو اور اسقاط نہ ہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو یہ بھی ضرور ہے کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جائے اور کیموس جید بننے والی غذا کھلائی جائے اور زمانہ رضاع میں اس کے ساتھ جماع نہ کیا جائے کہ اس سے خون حیض میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور دودھ کی بو کم ہو جاتی ہے اور بگڑ جاتا ہے بلکہ اکثر پیٹ سے رہ جاتی ہے اس میں دونوں لڑکوں کا ضرر ہوتا ہے دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہے اور جنین کو پوری غذا نہیں ملتی ہے ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے خصوصاً پہلی مرتبہ واجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ دو بھر پھینک دیں اور پستان کے منہ کو دبا کر دودھ سے بھر کر لڑکے کے منہ میں دینا چاہیے تاکہ چوسنے میں اس کو وقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری میں الم پھنچے اور اپنے کام سے بیکار ہو جائیں اور ضعف پیدا ہو جائے اور یہ بھی لازم ہے کہ ہمیشہ بروقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کریں کہ بہت نافع ہے اور شہد میں اگر تھوڑی سی شراب ملا دیں بہت بہتر ہے بہت سا دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہیں ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کر کے پلائیں پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائے بیشتر تہمداور تہمداور کثرت ریح اور بیاض بول عارض ہوتا ہے اگر یہ عوارض پیدا ہو جائیں پھر اس کو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکا رکھیں اور سلانے میں اہتمام کریں یہاں تک کہ ہضم ہو جائے اکثر اولی ایام ولادت میں تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہئے اور انہیں دنوں میں سوائے ماں کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہہ چکے اسی طرح اگر دائی کے مزاج میں کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض ایذا دہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہے کہ دوسری سے دودھ پلوائیں جب تک اس کا مزاج درست ہو جائے اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اس کے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اس وقت بھی اس سے دودھ نہ پلوائیں اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سو جائے تو بہت زور

زور گہوارے کو نہ ہلائیں کہ اس جہت سے معدے میں دودھ مل جاتا ہے بلکہ آہستہ آہستہ ہلانا چاہیے دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہے اگر لڑکے کی خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ میں اس پر تشدد نہ کرنا چاہیے پھر جب اس کے دانت نکلنے شروع ہوں غذائے قوی کی طرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جس کا حینا دشوار ہونہ دینی چاہیے سب سے پہلے یہی بہتر ہے کہ نرم لکڑا روٹی کا مرنعہ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اس کے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ میں بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اس کے تھوڑا سا پانی پلانا چاہیے اور اکثر اوقات پانی میں شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اس کے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہ ہونے پائے کہ اس کا معدہ مٹلی ہو جائے پھر اگر لڑکے کو زحمت امتلائے طعام کی اور نفع شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اس کو باز رکھیں بہتر بہت غذا دینے لڑکے کے یہی ہے کہ پہلے تمرخ یعنی ماش و ہن وغیرہ کی کر لیں اور نہ لالیں اس کے بعد غذا دیں جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جائے بہتر ہے کہ اس کو از قلم حریرہ اور سبک گوشت کا خوگر کریں اور دودھ چھوڑنا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہیں بلکہ آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لانی اور گول کھجوریں پکا کر چوسانا چاہیے اگر دودھ چھوڑنے میں بہت مچلے اور تنگی کرے اور کسی طرح نہ چھوڑے چاہیے کہ ایلو اکو رخر نہ ایک درہم پیس کر پستان پر طلا کریں دودھ چھوٹ جائے گا خلاصہ یہ کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسب مزاج کے بذریعہ ترتیب کرنا چاہیے اس لئے کہ ترتیب مناسب مزاج کے ہے اور تغذیہ اور نمو میں اس کی حاجت ہے اور ریاضت معتدل ہے جس کے اعتدال میں زیادتی ہو لڑکوں کے واسطے درکار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی ان کے واسطے ہے اور طبیعت اس کی متقاضی ہے اس لئے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہے جس وقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن جمی

تک پہنچیں اور سیدھے کھڑے ہونے لگیں اور حرکت ان کے ہاتھ پاؤں میں پیدا ہو مناسب نہیں ہے کہ حرکت سخت درشت کا انہیں تحمل کرایا جائے اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ چلتے پھرتے اور بیٹھنے کو تحمل اس کو قبل ظاہر ہونے اس کی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اسے نشست و برخاست کی تکلیف دی جائے گی اس کی پنڈلیوں اور پشت میں آفت پہنچے گی پس واجب یہ ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک کلڑا چمڑے کا چکنا بچھائیں اور اس پر اس کو پھسلنے دیں تاکہ زمین کی خشونت سے اس کی جلد کو رگڑ نہ پہنچے اور اس کے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن میں گرتی یا چھتی یا کاٹ ڈالتی ہو ہٹادیں اور اونچی جگہ سے اس کو پھسلنے نہ دیں جب دانت اس کے پھوٹ کر برآمد ہوں مناسب ہے کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانے کے جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہیں وہ بھی فنا ہو جائے گا اس وقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی اس مقام پر ملیں جو بوجہ ابھرنے دانت کے پھول گیا ہو اس دوا سے بآسانی پھوٹ کر نکل آئے گا اور جب بخوبی دانت ابھر آئے سر اور گردن میں لڑکے کے زیت مغسول گرم پانی میں ملا کر ملیں اور تھوڑا سا روغن زیت کانوں میں ٹپکائیں جب یہ دانت اس قدر لطافت دار ہو جائیں کہ ان سے کاٹ سکے اس وقت لڑکا اپنی انگلی کو منہ میں لے جا کر کاٹے لگتا ہے اس وقت واجب ہے کہ ایک کلڑا ^{میلٹھی} کا جو ابھی خشک نہ ہوئی ہو اس کو دیا جائے کہ دانتوں سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے اور آئندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سدباب کرتا ہے اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ اس کے منہ میں شہد اور نمک کی مالش کریں تاکہ مسوڑھوں کا درد پیدا نہ ہو جائے پھر جس وقت یہ دانت مضبوط ہو جائیں اور تمام وکمال برآمد ہوں تھوڑا سا رب السوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نہ ہو اس کے منہ میں رکھنا چاہیے اور گردن میں بوقت نکلنے دانتوں کے زیت شیریں خواہ اور کوئی بیٹھا تیل ملنا چاہیے اور جب بولنا شروع کرے ہمیشہ دانتوں کی

جڑوں میں مالش کرنی چاہیے فصل تیسری بیان میں معالجہ ان امراض کے جو لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں

لڑکوں کے علاج میں مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کی ہے تاہم اگر مطنون ہو کہ مرضعہ کے بدن میں امتلائے خون ہے فصد یا حجامت کرانی جائے اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے یا حاجت جس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کے یا اصلاح اعضائے تنفس کی یا تبدیل کسی اور سوء مزاج کی ہو ایسی چیزوں سے علاج کیا جائے جو مناسب اور موافق اسی سوء مزاج کے ہوں پھر اگر معالجہ اس کا بذریعہ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جائے یا خود بخود قے ہو مگر وی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اس دن کوئی اور عورت دودھ پلائے اب ہم امراض جزوی لڑکوں کے جو اکثر عارض ہوتے ہیں بیان کرتے ہیں **ازانجملہ** وہ اورام ہیں جو مسوڑھوں میں بروقت نکلنے دانتوں کے پیدا ہوتے ہیں یا وہ اورام ہیں جو اوتار میں بجانب لمبتین پیدا ہوتے ہیں اور شیخ انہیں اوتار میں بروقت نکلنے دانتوں کے پیدا ہوتا ہے جس وقت یہ ورم خواہ تشخ عارض ہو چاہیے کہ انگلی سے اس مقام کو دبائیں بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اگنے کے مقام میں مذکور ہو چکے ہیں ان کی مالش کریں اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ عسک الطم کے ملیں اور سر پر نطول پانی کا جس میں بابونہ اور شبت جوش دیا گیا ہو کریں **ازانجملہ** لڑکوں کو دست بروقت نکلنے دانتوں کے بکثرت آتے ہیں بعضوں کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شوربہ مسوڑھوں سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسی وجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ نہ ہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے میں ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اس وجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہیں کرتی اور بھی چونکہ درد مسوڑھوں میں عارض ہوتا ہے یہ بھی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ میں ہو سکتا ہے اسہال لڑکوں کا اگر کم ہو

اس کے علاج کی طرف نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر انفرط کا خوف ہو اس کا تدارک اس طرح پر کریں کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکہ میں بھگو کر پیٹ کو سینکیں یا باجرہ جو تھوڑے سے سرکہ میں پکایا جائے اس سے تکمید کریں اگر اس سے فائدہ نہ ہوا تو یعنی معدہ بچہ حیوانات جس کو ہندی میں دستہ کہتے ہیں بھیڑ کا ایک دانگ سرد پانی میں ملا کر پلائیں اور بروقت اسہال کے اس بات کی احتیاط رکھیں کہ دودھ اس کے معدے میں پھلنے نہ پائے وہ احتیاط اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ دودھ کے پائے مقام کوئی اور غذا تجویز کریں جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنی گوداروٹی کا پانی میں پکا کر یا ستوپانی میں ملا کر کھلائیں **ازانجملہ** لڑکوں کو بضع شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات ان کو بذریعہ پشک موش کے یا اسے شہد میں ملا کر شیاف تیار کریں ہوتی ہے خواہ یہ دونوں جزواور فودج اور اصل السوس آسمان گونی بجمسہ یا جلا کر شیاف کریں یا تھوڑا سا شہد خواہ برابر پنے کے علق الہطم کھلائیں اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کریں اور اس کی ناف پر تلخہ گاؤ اور بنجور مریم ملا کر لگائیں **ازانجملہ** لڑکوں کے مسوڑھوں میں لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت سڑا ہوا ان چیزوں کی تکمید نفع کرتی ہے **ازانجملہ** لڑکوں کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا مونا تازہ ہو اور بدن میں اس کے رطوبت زیادہ ہو اس کا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنی شب بو سے کیا جاتا ہے **ازانجملہ** اکثر لڑکوں کو کزاز عارض ہوتا ہے اس کا علاج قنار الحمار کو پانی میں جوش دے کر یا بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قنار الحمار کے جاتا ہے اگر اس کا احتمال ہو کہ تشنج اس کو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے تو اس کے مفاصل کو تہا فقط روغن بنفشہ میں ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ میں دم صاف کیا ہو املا دیں اور ان کے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا پکائیں اسی طرح اگر ان کو کزاز یا بس عارض ہو

ازانجملہ ان کو کھانسی اور اور زکام عارض ہوتا ہے اس کے علاج میں ہم تجویز کرتے ہیں کہ بہت سا گرم پانی اس کے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اس کے شہد ملا جائے بعد اس کے پنج زبان انگلی سے دبائیں تاکہ تے بلغمی ہو جائے اور صحت پائے یا صمغ عربی یا کتیرا بہداند رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائیں **ازانجملہ** کبھی اطفال کو سوائے تنفس عارض ہوتا ہے اس وقت دونوں کان کی جڑوں کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور دبا کرتے کرانی چاہیے اسی طرح روغن مذکور سے مالش کر کے اس کی زبان اندر کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے اور گرم پانی ان کے منہ میں ٹپکانا چاہیے اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے **ازانجملہ** قلاع بھی لڑکوں کو بکثرت عارض ہوتا ہے اس واسطے کہ جھلی ان کے منہ اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی متحمل نہیں ہے چہ جائیکہ مائیت لین اس جھلی میں جلا پیدا کرتی ہے یہ جلا ان کو اذیت دیتی ہے اور مورث قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکوں کو عارض ہو وہ ہے جس کا رنگ مثل کونکے کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قاتل ہو جاتا ہے اور اسلم اقسام قلاع جس میں لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہے جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ سبک دوا دویہ قلاع سے جو امراض جزوی میں مذکور ہیں استعمال کی جائے اکثر لڑکے کو پسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گل سرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب نطلی اور کبھی عصارہ برگ کا ہو برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو اصل السوس پیس کر دینی چاہیے اور اکثر مسوڑھوں کے ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کند پیس کر عسل میں ملا کر استعمال کریں اگر اکثر ب توت توش اور رب انگور قلاع اطفال میں کافی ہوتا ہے اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اس کے بعد استعمال کسی شے مجفف کا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشورمان یعنی پوست اندرونی انا راور گھنار

گرم ہو **ازانجملہ** لڑکوں کو بوجہ سردی کے پچیش عارض ہوتی ہے پس اس وقت ان کو یہ دو مفید ہے **حرف** بابلی اور زیرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ لے کر کوٹ کر چھانیں اور روغن گاؤ کہنہ میں ملا کر رکھیں اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کریں **ازانجملہ** یہ ہے کہ کبھی لڑکوں کے پیٹ میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اور ان کو کواذیت دیتے ہیں اکثر یہ کیڑے گرد متعد کے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کو چھینے کہتے ہیں اور بڑے بڑے لائے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ان کو ہر دہی کہتے ہیں لیکن چوڑے اور چٹے جن کو کدو دانہ کہتے ہیں لڑکوں کے پیٹ میں کمتر پیدا ہوتے ہیں لائے کیڑے یعنی ہر دہی ان کا علاج یہ ہے درمنہ کا پانی دو دو میں تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائیں اور کبھی ان کے پیٹ پر ضا د لگانے کی حاجت ہوتی ہے پس آفستین اور بارنگ کا پٹی اور تلخہ گاؤ اور شحم حنظل سے ضا د کرتے ہیں چھوٹے کیڑے جن کو چھینے کہتے ہیں ان کا علاج یہ ہے کہ راس اور ہلدی ہم وزن لے کر دونوں کے برابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کریں **ازانجملہ** کبھی لڑکوں کی ران چھل جاتی ہے اس وقت آس اور ^{میلٹھی} اور گل سرخ اور نا گرموتھ اور آرو جو آرو سورپس کر چھڑکنا چاہیے

فصل چوتھی تدبیر اطفال کی اس وقت میں جب

سن صبا کو پہنچیں واجب ہے کہ تمامی توجہ درستی اخلاق میں لڑکوں کے صرف کی جائے تاکہ اخلاق درست ہوں اس طرح پر کہ لڑکے کی حفاظت کی جائے کہ اسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہ ہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اس کی خواہش دلی کسی چیز کی ہے اور کون چیز اسے اچھی معلوم ہوتی ہے وہی اس کو دینی چاہیے اور کون چیز ناپسند ہے وہ اس کے پاس نہ لے جانی چاہیے کہ اس تدبیر میں دو منفعتیں ہیں **ایک** ذاتی ہے کہ سن طفولیت سے اس کا نشوونما حسن اخلاق پر ہوتا ہے اور خوبی اخلاق بمنزلہ بلکہ لازم کے ہو جاتی ہے **دوسری** منفعت بدنی ہے جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوائے مزاج کے پیدا ہوتے ہیں اسی

طرح اگر لڑکا خوگر رفتہ اخلاق بد کا ہو جائے وہ سوء مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہے
 گویا داخل طبیعت ہو جائے گا بہ طبیعت اخلاق رومی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت
 اور گرمی مزاج میں پیدا ہوتی ہے اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلا دت یعنی کندی ذہن کی
 قوائے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہے اور مزاج کو مائل طرف نعمیت کے کرتی ہے تعدیل
 اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونوں کی حفظ صحت ہوتی ہے جس وقت لڑکا
 خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہے کہ اسے نہلائیں گرم پانی سے اس کے بعد اسے
 ایک گھنٹے تک کھیلنے دیں بعد اس کے تھوڑا سا کھانا کھلائیں اور کھانے کے بعد اسے
 کھیلنے دیں جب خوب کھیل چکے پھر اسے آب گرم سے نہلائیں بعد اس کے پھر غذا
 دیں اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائیں تاکہ خامی قبل ہضم کے پیدا نہ ہو جب
 اس ترتیب سے اس پر چھ برس گزریں مکتب خانہ میں بخدمت معلم اور مودب کے
 بٹھائیں اور اس بارہ میں مدرتج اور آہستگی کا لحاظ رہے کہ یکبارگی مطالعہ کتاب کی
 زحمت ان پر نہ ڈالی جائے اور اسی چھ برس کے سن میں ان کی آرام دہی میں کمی اور
 تعب میں زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہیے میند یعنی شراب خرم اور غیرہ ان کو ہرگز نہ
 دینی چاہیے خصوصاً وہ لڑکا جس کا مزاج گرم وتر ہو اس لئے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال
 سے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ پیسے والے کے بدن میں تولید مرار ہوتی ہے اور یہ مضرت
 بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور جن منفعت کی میند کے پلانے میں امید ہوتی ہے وہ یہ
 ہے کہ اور ارض فرئے کا ہو جائے اور ترتیب ان کے مفصل کی حاصل ہو اور یہ دونوں
 منفعتمیں مطلوب نہیں ہیں اس لئے کہ خلط صغرا قبل استعمال نبیذ کے اتنا زیادہ نہیں ہے
 کہ اس کا اور اربول کیا جائے اور مفصل اس کے ترتیب سے مستغنی ہیں اس لئے کہ
 رطوبت کے سن میں خود وہ زندگی کر رہے ہیں چاہیے کہ سرد پانی شیریں پاکیزہ بمقدار
 خواہش کے ان کو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ ان کی تدبیر میں درست رہے یہاں تک
 کہ ان کا سن چودہ برس کا پہنچے اور اس کا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اس کی

رطوبات میں کمی ہوتی ہے اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہے پس رفتہ رفتہ ریاضت ان کی کم
 کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعاً متروک کی جائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن
 سر مرغ تک ملحوظ رہے اور معتدل ریاضت کا التزام کریں اور بعد اس سن یعنی چودھویں
 برس کے ان کی تدبیر یہ ہے کہ جس سے نمود بڑھے اور حفظ صحت حاصل ہو چاہیے کہ ہم
 حفظ صحت کی تدبیر کا ذکر کریں اور پہلے ان چیزوں کا بیان کریں جس پر مدار کار تدبیر صحیح
 لوگوں کا ہے جو بالغ ہیں اور ابتداء اس بیان کی ریاضت سے کریں **تعلیم**
دوسری بیان میں اس تدبیر مشترک کے جو
واسطے بالغین کے درکار ہے اور اس میں سترہ فصلیں ہیں
فصل پہلی بیان میں مجمل ریاضت کے جس وقت کہ
 پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہے کہ پہلے ریاضت کرے بعد اس کے تدبیر غذا میں
 مصروف ہو اس کے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہے کہ ہم ابتدائے کلام
 ریاضت سے کریں **ریاضت** وہ حرکت ارادی ہے جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف
 شخص انسانی کو مضطر کرتی ہے اور جس شخص کو توفیق استعمال ریاضت کی بوجہ اعتدال
 اپنے وقت خاص میں ہو اس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہے یعنی
 جس علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے
 ہوتے ہیں اور ان سے پیدا ہوتے ہیں ہوتی ہے اور استغنا معالجہ سے اس وقت حاصل
 ہوتی ہے جب کہ تمام تدبیر اس شخص کی موافق اور صائب ہوں بیان اس دعویٰ کا یہ ہے
 کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہو چکا تا بقای حیات بطرف غذا کے باضطر محتاج ہیں اور
 ہماری حفظ صحت اسی غذا سے ہو سکتی ہے جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدر اور
 کیفیت میں معتدل ہو اور کسی غذا میں یہ صفت بالقوۃ نہیں ہے کہ تمام وسائل ہمارے
 جسم کی غذا بالفعل بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم میں ایک فضلہ باقی رہ جاتا ہے
 اور طبیعت اس فضلہ کی استفراغ میں کوشش کرتی ہے مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا

استفراغ ہر فضلہ کا نہیں ہو سکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسی قدر باقی رہ جاتا ہے خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اس کا پھر جس وقت متواتر اور کمر باقی رہتا ہے تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتد بہ فضلہ کی یکجا ہو جاتی ہے اور اس کے اجتماع سے مواد فہلیہ حاصل ہوتے ہیں جن سے بدن کو بہ چند وجوہ ضرر پہنچتا ہے **ایک وجہ یہ ہے** کہ اگر ان مواد میں عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کریں گے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض سوء مزاج پیدا کریں گے اور اگر ان کی مقدار بہت ہو جائے امراض امتلائی جن کا بیان ہو چکا ہے از قسم امراض اوعیہ اور مجاری کے انہیں پیدا کریں گے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گریں ورم پیدا کریں گے اور ان مواد کے بخارات جو ہر روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں پس لامحالہ ان مواد کے استفراغ کی طرف بانظر ار حاجت ہوتی ہے اور ان کا استفراغ اکثر اوقات اسی طرح پر تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ سمیہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائیں قوت غریزی کو کمزور کر دیتی ہیں بلکہ اگر یہ دوائیں سمی بھی نہ ہوں جب بھی ان کا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہیں ہوتا ہے **چنانچہ بقراط نے کہا ہے** کہ دوائے مسہل جس طرح مستقیہ مواد کا کرتی ہے اسی طرح اذیت بھی دیتی ہے اور باہمہمہ جس طرح مواد فاسد کا استفراغ ہوتا ہے اسی طرح خلط فاضل یعنی اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جو جو ہر حیات ہے اس سے بھی ایک مقدار صالح نکل جاتی ہے اور یہ سب باتیں قوت اعضائے ریسیہ اور خادمہ کو ضعیف کر دیتی ہیں پس یہ امور اور ان کے سوا اور بھی مضر تیں امتلا کی ہیں جو بحال خود متروک ہو جاتی ہیں جس وقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہو جائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلائے کے جس وقت کہ اور سب تدبیریں ہمراہ ریاضت کے نہج صواب واقع ہوں اور باہمہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو سکی بذریعہ

ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ ریاضت لطیف حرارت کو براہِ پیچنتہ کر کے جس قدر فضلہ ہر روز باقی رہ جاتا ہے اس کی تحلیل کر دیتی ہے اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہونا حاصل ہوتا ہے اسی جہت سے باوجود گزرنے نہ تہائے دراز کے فضلہ معتد بہ جمع نہیں ہونے پاتا اور باہمہ جس طرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جوڑ اپنے افعال پر قادر ہو کر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسی طرح اعضا کما د پر غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور بستگی اعضا کی دفع ہو جاتی ہے پھر سب اعضا نرم ہو جاتے ہیں اور رطوبات رقیق ہو جاتے ہیں اور مسامات کھل جاتے ہیں اکثر یہ بات ہے کہ تارک ریاضت دق میں مبتلا ہوتا ہے اس لئے کہ اعضا کی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں بجهت ترک کرنے اس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ آہ حیات ہر عضو کا وہی

ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے **فصل دوسری اقسام ریاضت**

کے بیان میں ریاضت کی ایک قسم وہ ہے جس کی ضرورت بوجہ کسی عمل یا ضعف کے ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور دوسری قسم ریاضت کی اس واسطے کی جاتی ہے کہ اس میں مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا اتمام اس سے نہیں ہوتا ہے اور اس ریاضت سے خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہیں اور اس دوسری قسم ریاضت کی جدا جدا چند قسمیں ہیں اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی ہے اور قسم وہ ہے جو زیادتی ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے ایک سربلج ہوتی ہے اور دوسری بطمی تیسری مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم مترانی یعنی باہمتگی اور بضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسموں میں جو متضاد ہیں ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے یہ ہیں منازعت یعنی ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباحثت یعنی باہم حملہ کرنا اور ملا کر ب یعنی

سینہ سے سینہ پر ٹکرا مارنا خواہ سینہ پر ایک دوسرے کے گھونسا مارنا اور اخصار یعنی دوڑانا گھوڑے کا مادوڑانا گھوڑی کا یہ دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کیا وہ کشتی کرنا اور رو میں یعنی ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز میں سوراخ کر کے بریجہ ریسمان وغیرہ کے لٹکانا اور حجل یعنی ایک پاؤں چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہیں اور شمشیر زنی اور نیز بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہو کر ہاتھ پر ہاتھ مارنا اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھا کر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور پینگ لگانا اور گہوارہ میں کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زوار بق اور کیمیریات جو دونوں چھوٹی قسم کی کشتیاں ہیں ان پر سوار ہونا اور اس سے قوی تر ریاضت اونٹ اور گھوڑے اور عماری و اونٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری ہے منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان میں دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہاں سے کسی قدر دوڑے اور اس معین تک دوڑ کر پچھلے پاؤں پھر آئے اور ہر مرتبہ مسافت میں بہ نسبت سابق کے کم کرتا جائے یہاں تک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت میں ٹھہر جائے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہے کہ تلوار یا نیزہ سے کھیلتا ہوا اپنا سایہ یا پر چھائیں اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہنچائے اور تھیلی بجانا اور پاؤں کا پیٹنا اوپر سے نیچے کو پھسلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طباطب یعنی لکڑی کی تلوار سے اور پتھر زنی اوپر ابھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر اڑانا یا دوڑتے ہوئے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے اور کشتی لڑنی اور مباحثت یعنی حملہ کرنے کی چند قسمیں ہیں **ایک یہ ہے** کہ دو آدمیوں سے ہر ایک شخص دوسرے کو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں کمر کی جگہ پر پکڑے اور دونوں اپنے نکل جانے اور چھوڑ لینے کے واسطے زور کریں اور ہر ایک دوسرے کو نہ چھوڑے اور بھاگنے نہ دے **دوسری یہ ہے کہ** داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں طرف اپنے مقابل کو

پکڑے اور منہ ایک کا دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اٹھا کر پٹک دے کہ وہ پٹ
 گرے اس کے بعد چت کرنے کے واسطے زور کرے خصوصاً جس وقت کہ مرد مقابل
 ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو زین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک
 دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل ہر ایک کی گردن میں ہاتھ ڈال کر نیچے کو جھکانا ازین
 قبیل اپنے مقابل کے پاؤں کو پلینا جسے لنگی مارنا کہتے ہیں اور اپنے دونوں پاؤں سے
 دوسرے شخص کے دونوں پاؤں کو انگوٹھے کی طرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل
 اور صورتیں ریاضت بدنی کی جو کشتی گیر لوگ استعمال کرتے ہیں اور منجملہ ریاضت
 شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائیں اور پے در پے پیچھے کی
 طرف ہٹنے کو دینے وغیرہ کے ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے میں ایک جست و
 خیز آگے کی جانب کے درمیان میں پڑی اور ظفرہ ڈالے اور اس جست و خیز میں
 انتظام ہو یا بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو تلوں کی ریاضت ہے اس کی کیفیت یہ
 ہے کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائیں دو تکلے زمین پر گاڑے ان کے
 درمیان میں قولاج مارنے کی جگہ ہو پس داہنی طرف سے کود کر بائیں تکلے کو چھوئے اور
 بائیں طرف سے داہنی طرف کو کود کر داہنے تکلے کو چھوئے اور چالاکی اس قدر کرے کہ
 اس سے جلد کو دنا ممکن نہ ہو سخت ریاضتیں اور جلد استعمال کی جاتی ہیں بیچ میں وقفہ دے
 دے کر ریاضت ریاضتیں ان کے بیچ میں واسطے آرام دہی کے کی جاتی ہیں واجب ہے
 کہ استعمال میں ریاضت کی طرح طرح کی صورتیں پیدا کی جائیں اور خاص ایک قسم
 کی ریاضت پر اکتفا کرنا درست نہیں ہے ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین
 ہے ہاتھوں اور پاؤں کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے سینہ اور اعضائے نفس کی
 ریاضت کبھی گراں بار اور بڑی چیز کے اٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہے اور کبھی تیز
 چیزوں کے ذریعہ سے اور کبھی مختلف اوصاف کی چیزیں ملا کر ہوتی ہے اور اس میں
 ریاضت منہ کی اور لہات یعنی کوائے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہے اور ایسی ریاضت

رنگ میں خوبی پیدا کرتی ہے اور سینہ کو پاک کرتی ہے اگر سانس میں تنگی پیدا ہو پھونکنے کی ریاضت کرنی چاہیے کہ اس میں کسی قدر تمام بدن کی بھی ریاضت ہوتی ہے اور مجاری نفس میں وسعت پیدا ہوتی ہے دیر تک آواز بڑھانے میں گو نہ خطرہ ہے اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا باعث ہے اور اس میں بھی خطرہ ہے دیر تک آواز نکالنا یا سر بھرنا زیادہ ہوا کے نکلنے کا باعث ہے اور اس میں بھی خطرہ ہے۔ واجب ہے کہ نرم قرأت سے آواز کی ریاضت شروع کریں پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائیں پھر جب آواز بلند خوب ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس کا ریاضت کا باعتدال تجویز کریں اس وقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اور اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا معتدل اور صحیح آدمیوں کے واسطے اس میں اندیشہ ہے ہر ایک آدمی کو موافق اس کے مزاج کے ایک ریاضت مناسب ہوتی ہے جو ریاضتیں نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہیں وہ ان لوگوں کو موافق ہیں جنہیں حمیات نے ضعیف کر دیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے پھرنے سے عاجز ہوں یا جن کو خریق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگوں کے اور اسی طرح جن لوگوں کے حجاب میں کوئی مرض ہو اس ریاضت میں اگر نرمی کی جائے نیند پیدا کرتی ہے اور ریح کو تحلیل کر دیتی ہے اور بقایا امراض سر کو نافع ہے جیسے غفلت اور نسیان اور اکثر خواہشوں میں حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت غریزی کو اس کے افعال پر آگاہ کرتی ہے اور جگا دیتی ہے اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کی جائے یہ طریقہ مناسب اس شخص کے ہے جو شطرنجب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی میں مبتلا ہو یا جسے مرض جن لائق ہو ایضاً ارباب اوجاع نفرت اور بیمار ان امراض گردہ گر ان سب سب کے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہے کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اس کی آمادگی بڑھ جاتی ہے اور نرم مادہ میں نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی میں زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہے اور گو سالہ پر اس طرح پر

سوار کرتے کہیں کہ منہ سوار کا دم کی طرف ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اس شخص کو فائدہ ہوتا ہے جس کی بصارت میں ضعف ہو یا ظلمت بصر میں گرفتار ہو اور فائدہ اس کا بہت ہے کشتی اور جہازوں کی سواری جذام اور استسقاء اور سکتہ اور برو دت معدہ اور نفخ کو نافع ہے اگر ناؤ کو کنارے کنارے لے جائیں اور گرداب میں لے جائیں تو ان امراض کے دفع کرنے میں زیادہ مفید ہے اس واسطے کہ ایسے مقام پر ناؤ کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور رنج پیدا ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رک جائے اور تے نہ ہو امراض معدہ کو نافع ہے اعضا غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے بصارت کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزیں رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے سماعت خفیف آوازوں کے سننے سے مرتاض ہوتی ہے اور شاذ و نادر بڑی بڑی آوازوں کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہے ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو میں ذکر کریں گے جس وقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھیں گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضائے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہنچنے نہ دے مگر سر سبیل تبعیت کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اس میں دونوں پاؤں کے ہلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ پاؤں کی حرکت اس کی ریاضت میں کمتر ہو اور ادھر کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم میں میں پیدا ہو وہی گرمی پاؤں تک پہنچتی بہتر ہے ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی **یہ**

بھی جاننا چاہیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجائے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے میں اور حلق کو آواز بلند کرنے میں بشرطیکہ یہ دونوں باتیں بتدریج واقع ہوں اور دانت اور کان کے واسطے مخصوص ریاضتیں ہیں جن کا ذکر ہر ایک کے باب خاص میں بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئے گا **فصل**

تیسری بیان میں ابتدائے وقت ریاضت اور

انتہائے وقت ریاضت کے ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت

ہے کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گردا حشاء اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسے موجود نہ ہوں جنہیں تمام بدن میں منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگوں میں ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تینوں ہضم کے حاصل ہونے پر نضح بول کا قوام اور لون میں دلالت کرتا ہے اس لیے کہ یہ نضح اول وقت انہضام میں پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے میں زمانہ زیادہ گزر جاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کی تصرف سے خالی رہتی ہے بول میں ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہے یعنی تہنی رنگ جو طبعی ہے باقی نہیں رہتا ہے اس وقت ریاضت بھی مضر ہے اس لئے کہ قوت میں ضعف پیدا کرتی ہے اسی واسطے کہتے ہیں کہ متقہائے حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہے کہ اس وقت معدہ بالکل خالی نہ ہو بلکہ اس میں تھوڑی سی غذا موجود ہو جاڑوں میں غلیظ اور گرمیوں میں لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہے اس سے کہ بھوکا ریاضت کرے اور گرم یا تر کیفیت بہتر ہے اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو بہترین اوقات ریاضت کے وہی ہیں جب بدن حالت اعتدال پر ہو گرمی اور سردی میں اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت بتلائے امراض کر دیتی ہے جب یہ شخص ترک ریاضت کرتا ہے صحت پاتا ہے جو شخص ریاضت کرے اس پر واجب ہے کہ پہلے فضلہ کو امعاء اور مثانہ سے بطریق بول و براز کے دفع کرے اس کے بعد ریاضت میں مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اس قدر کرے کہ حرارت غریزی میں انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھول دے مالش بدن کی سخت چیز سے کرنی چاہیے اس کے بعد روغن شیریں مل کر آہستہ آہستہ اس قدر مالش کریں کہ اس عضو میں تھوڑی سی تنگی پیدا ہونہ ایک زیادہ گھٹ جائے اور مالش بہت سی ہاتھوں کی جن کے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاتی ہوں کرانی چاہیے تاکہ

جمع پارہ ہائے عضل کو اثر مالش کا پہنچے بعد اس کے ریاضت شروع کرے فصل ربیع میں عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل میں ہے اور فصل خریف میں جس وقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اس وقت ریاضت کرنی چاہیے گرمیوں میں دوپہر سے پیشتر اور جاڑوں میں قاعدے کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت میں تاخیر شام تک کی جائے لیکن اور چیزیں اس تاخیر کو منع کرتی ہیں اس لیے واجب ہے کہ مکان میں نپئی پردے چھوڑ کر اور انگلیٹھی وغیرہ میں آگ روشن کر کے ہو معتدل کی جائے اور اس کے بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت جو ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اس وقت ہو چکا ہو کیا جائے مقدار میں ریاضت کی تین باتوں کی رعایت واجب ہے پہلے بدن کا رنگ جب تک خوب رہے سرخی بڑھتی جائے اس وقت تک ریاضت کا وقت باقی ہے دوسرے حرکات جب تک سبک رہیں وہاں تک وقت ریاضت کا باقی ہے تیسرے اعضا کے پھولنے میں جب تک زیادتی ہو کرے اس وقت تک ریاضت باقی ہو لیکن جب ان حالات میں کمی آجائے اور پسینا بخارات کا جو رستا تھا بننے لگے اس وقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہے ریاضت کو قطع کر کے ایسا تیل لگانا چاہیے جس کی جہت سے پسینا نکلے خصوصاً اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شرط پر کر لیتا ہے اس کے دوسرے دن اس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ریاضت کے بعد کس قدر غذا ہضم کرنے کی طاقت بہم پہنچتی ہے پس چاہیے کہ دوسرے دن اپنی غذائے معمولی اور ریاضت سابقہ میں کچھ تغیر اور تبدیل نہ کرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے **فصل چوتھی**

دلک یعنی مالش کے بیان میں جو مالش سخت ہوتی ہے اس سے استواری پیدا ہوتی ہے اور نرم مالش سے بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے بکثرت مالش کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے معتدل مالش تینوں کیفیتوں میں بدن میں فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہے ترکیب عقلی سے اس مقام پر اقسام دلک کے نو ہوتے ہیں نو قسم

استرداد حقیقت میں گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہے کہ اس کی ابتداء روغن سے بقوت کی جائے بعد اس کے اعضا ملتے ملتے جھکائے جائیں اور حالت سختی میں ختم نہ کیا جائے اور متعدد دہاتھوں سے یہ مالش کرائی جائے جس کے بدن کی مالش ہو رہی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز کرے تاکہ فضول اس سے نکل جائیں اور بعد اس کے ایک قماط سیہنی نہالچلے کر اطراف پر اعضا کے پھیرا جائے اور بروقت پھیرنے کے جہاں تک ممکن ہو سانس روکے رہے خصوصاً عضل بن کو ڈھیلا کر کے اور عضل صدر کو کھینچ کر اور تان کر اگر یہ بات آسان ہو اور آخر امر میں عضل بطن کو بھی کھینچ لے تھوڑا سا تاکہ پہنچے اے اثر دلک استرداد کا احشاء تک اور درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی جب تک سانس روکے رہے اور عضل بطن تالے ہے سسٹے اور چت لیٹے اور دونوں پاؤں اپنے مالش کرنے والے کے پاؤں پر رکھے جو لوگ کہ مشاق ہیں تمام زمانہ ریاضت میں سانس روکے رہتے ہیں اور پیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثنائے ریاضت میں کرتے ہیں پس ریاضت کو قطع کر کے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہیں اگر ریاضت کا بڑھانا انہیں منظور ہوتا ہے بکثرت مالش کی حاجت اس شخص کو نہیں ہے دلک استرداد میں جسے اپنے بدن میں کوئی حاجت زبون اور خراب نہ پائی جائے اور نہ اس کا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنے کا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے بہ زمی تیل کی مالش اس طور پر کرائے جس طرح ہم آگے بیان کریں گے اور اگر کسی طرح کا ایس بدن میں پایا جائے اعضا کی مالش میں زیادہ اہتمام کیا جائے تاکہ تمام اعضا میں یہ بات پیدا ہو جائے کبھی مالش اور دبانا بشدت بروقت نوم کے مفید ہوتا ہے بدن میں خشکی پیدا کر کے رطوبت کو مفاصل کی طرف رواں ہو کر آنے سے منع کرتا ہے **فصل پانچویں بیان میں استحمام اور حمام کے** فصل سابق میں جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوئے اس کو حاجت استحمام محلل یعنی ایسے قسم کا نہانا حمام

وغیرہ میں جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہونے سے اس لیے کہ اس کا بدن فضول سے پاک ہے حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے واجب ہے کہ یہ لوگ جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے بہت دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ آبرن کا استعمال اتنا کریں کہ ان کی جلد سرخ ہو کر پھول جائے اور جب تحلیل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کر دیں ہوا میں داوت یعنی تری اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ آب شیریں گردان کے گرایا جائے چاہیے کہ یہ لوگ جھٹ پٹ نہ کر حمام سے باہر نکل آئیں ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام میں داخل نہ ہوتا آنکہ استراحت بر وجہ تمام اس کو حاصل ہو حمام کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کے اور مقامات میں بخوبی بیان ہوئے ہیں اس مقام کے مناسب اس قدر ہے کہ حمام کے نہانے والوں کو چاہیے کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات میں داخل ہوں اور آخر کار درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اس میں اس قدر ٹھہریں جب تک کرب اور اذیت پیدا نہ ہوتا کہ بوجہ تحلیل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمدگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کریں اور اس بات سے عفونت شدید اور قوی تر بہ نسبت حمیات کے پیدا نہ ہو جائیں جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیے حمام میں بعد کھانا کھانے کے داخل ہو اگر سدے پڑنے کے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو سکنجین کا استعمال کرے تاکہ سدے پڑنے سے منع کرے اور اگر سرد مزاج ہو معجون فونجی اور فلانی کا استعمال کرے اور جس کی خواہش تحلیل اور دبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بروقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک حمام میں بیٹھے اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام میں نہار منہ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد میں داخل ہو اور اگر نہار منہ حمام میں جانے سے خوف غالبہ صفر کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے جھوڑی سی کھالے گرم مزاج اور صفر اوی بدون اس تدبیر کے داخل حمام میں نہیں ہو سکتا اور باہر نہاںہہ اخیر کا

درجہ جو نہایت گرم ہے اس میں داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا نشان ان لوگوں کے واسطے یہ ہے کہ آبِ نوا کہ خواہ گلاب میں روٹی بھگو کر کھائیں بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی سرد چیز پینی نہ چاہیے اس لئے کہ اس وقت مسامات بدن کے کھلے ہوئے ہوتے ہیں فوراً اثر بروت ظاہری کا اعضائے ربیہ تک پہنچ کر ان کی قوتوں کو فاسد کر دے گا اسی طرح جوش بہت گرم ہو اس کا بھی استعمال ایسے وقت پر ناجائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضائے ربیہ تک نافذ ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہے اسی طرح واجب ہے کہ یکا یک بید رنگ حمام سے باہر نہ نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور نہ بدن کو سردی پہنچائے بلکہ واجب ہے کہ فصل شتا میں اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑوں میں خواہ اوننی لباس میں بدن کو چھپائے جو شخص تپ میں گرفتار ہو تو عین وقت تپ میں اسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے اسی طرح جس کو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید اور ترتیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع یہی ہے اور مضر بھی منافع حمام کے نیند پیدا کرنا مسامات کھول دینا جلا یعنی چرک کا دفع کرنا تحلیل فضول خام مادہ کا نضح دینا غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا حمام تحلیل میں اسی چیز کی اعانت کرتا ہے جس کے متخلل ہونے کا قصد ہو اور جس فضلہ کے دفع کا ارادہ ہو اور جس اسہال کرتا ہے ماندگی کو دور کرتا ہے حمام سے اتنے ضرر ہوتے ہیں اگر بافراط ہو ضعف قلب پیدا کرتا ہے اور غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آ مادہ معضونت ہو جاتا ہے اور اس مادہ کو نکل جانے پر اور اعضائے ضعیف پر گرنے کو آ مادہ کرتا ہے بائین وجہ اعضائے ظاہری اور باطنی میں اور ام پیدا ہوتے ہیں **مختصر بیان سرد پانی سے نہانے کا** سرد پانی سے نہانا اسی شخص کو مناسب ہے کہ جس کی تدبیر ہر قسم کی درجہ نہایت پر پہنچے سن بھی اس کا اعلیٰ درجہ میں ہو قوت بھی اس کی بدرجہ غایت ہو حتمہ بدن

کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے تخمہ نہ ہو اور سرد بھی نہ ہوتی ہو اور نہ اسہال ہو اور نہ مرض سہر میں مبتلا ہو اور نہ اس کے بدن میں نوازل کی شکایت ہو نہ لڑکا ہو نہ بڈھا ہو ایسے وقت میں کہ بدن میں اس کے پھرتی ہو چالاکی ہو کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض سے اگر نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی میں شدت برودت نہ ہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اس کے ماش سخت کی جائے اگر تیل کی ماش کریں برطبق عادات کے زیادہ سختی مناسب نہیں اور ریاضت بعد دلک اور ماش روغن کے معتدل ہونی چاہیے اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی تھوڑی اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اس طرح پر چاہیے کہ دفعۃً کل اعضا میں پانی نہیں جائے اس کے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن میں ٹھہرنا چاہیے جب تک نشاط باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے پھر ہری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہیں اس کی غذا میں زیادتی اور شراب میں کمی کرنی چاہیے اور اس کا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر میں بدن کارنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آ جاتی ہے اگر جلدی بدن گرمی آ جائے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جائے کہ ٹھہرنا آب سرد میں بقدر معتدل اور مناسب تھا اور اگر دیر میں یہ کیفیت پیدا ہو جاننا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اسی حساب سے کمی کرنی چاہیے اور پیشتر بعد ماش کے اور رنگ اور حرارت کے پلٹ آنے کے دوبارہ آب سرد میں داخل ہوتے ہیں جس شخص کا ارادہ اس کے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اس کی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیوں میں سب سے زیادہ گرم ہو اس کی ٹھیک دوپہر میں اس کا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اس دن ہو نہ چلی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی در سے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری منفرط کے استعمال جائز نہیں

ہے اور بھی بروقت ضعیف ہونے بدن یا معدے کے اور بعد ریاضت مناسب نہیں ہے مگر اس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل بموجب بیان بالا کے کرے گا آب سرد سے نہانا جس طرح پر مذکور ہو احراست غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعۃً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اس کے بعد تقویت حار غریزی کی برسبیل استظہار اور ظہور کے دونی بہ نسبت ضعف کے کرتا ہے یعنی جس قدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اس سے دو چند قوت پیدا ہوتی ہے **فصل**

چھٹی بیان میں تدبیر ماکول کے جو شخص اپنی حفظ صحت کا

طالب ہے اسے واجب ہے کہ اس بات میں کوشش کرے کہ اس کی غذا کوئی شے غذائے دوائی سے نہ ہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اس لئے کہ ایسی غذائیں جو لطیف ہیں خون کو جلا دیتی ہیں اور جو غلیظ ہیں بلغم پیدا کر کے بدن میں گرانی بڑھاتی ہیں بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور روٹی گیہوں کی ایسے گیہوں جو اور چیزوں کی آمیزش سے پاک ہوں اور ایسے کھیت کے گیہوں ہوں جس میں کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہنچی ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبو دار اور پاکیزہ ہو اس کے سوا اور کوئی چیز کھانے اور پینے میں استعمال نہ کرنی چاہیے مگر برسبیل علاج یا تقدم بالتحفظ کے یعنی پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی فواکہ میں جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور چھوہارا ان مقامات میں جو ان چیزوں کے کھانے کے عادی ہوں اگر ان چیزوں کے کھانے سے بدن میں فضول پیدا ہوں اور ان کا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اس وقت کھانا چاہیے اور بھوک کو نالنا چاہیے اور تکلیف بھوک کی اٹھانا بشرطیکہ سخی بھوک ہو اچھا نہیں ہے اور مست اور بیہوش لوگوں کے ایسی جھوٹی بھوک نہ ہو یا تجمہ والوں کی سی بھوک نہ ہو اس لیے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے میں اخلاط ردی اور صدیدی پیدا کرتا ہے جاڑوں میں

گرم گرم اور گرمیوں میں سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا گرم ہو مناسب ہے گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ نخل اور گوارا ہونے کے لیے بھی جاننا چاہیے

کہ تیار بدن کے واسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخر کار بروقت قحط سالی کے جو عکس پیدا ہوتی ہے اور دبلے آدمی کا بھوکا رہنا اسی طرح برا ہے مگر اس کی برائی زیادہ ہے ہم نے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی میں کھانے کی ان پر تنگی ہوئی پھر جب قحط برطرف ہوا اور کھانا بفریخت انہیں میسر ہوا بدن ان کے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ برآن پر خوری اور شدت امتلائے معدہ ہر وقت میں قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلائے معدہ خناق میں مبتلا ہوئے اور مر گئے اگر براہ خطا کوئی غذائے دوائی سے مستعمل ہو اس کے ہضم اور پختہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید ہو اس کا دفع باستعمال ضد اس چیز کے پیچھے استعمال غذائے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذائے دوائی کا ہضم ہو جائے مثلاً غذائے دوائی اگر سرد ہو جیسے گلڑی اور کدو اس کی تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذائے دوائی گرم ہو سرد چیز سے ان کی تعدیل کرنی چاہیے جیسے گلڑی اور نقلۃ اللحمۃ یعنی خرفہ سے اگر غذائے دوائی ایسی ہو کہ اس کے استعمال سے سدے پڑنے کا خوف ہو بعد اس کے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کر کے اس کا اخراج کر دے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے کہ اسی زمانے میں کوئی چیز نہ کھائے جو شخص آرزو مند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہائے صادق کے کچھ نہ کھائے اور جب تک اس کا معدہ اور اوپر کی آنتیں غذائے اول سے خالی نہ ہو جائیں اس لئے کہ بہت مضر بحال بدن یہی ہے کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کریں کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور ہضم نہ ہو چکی ہو اسی طرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہیں ہے خصوصاً جو تخمہ غذائے ردی سے پیدا ہو اس لیے کہ تخمہ جو

غذائے غلیظ سے پیدا ہوتا ہے وجع مفاصل اور درد گردہ اور یو اور نقرس اور خرابی اطفال اور جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تخمہ غذائے لطیف سے پیدا ہو جیاتیات حادہ خبیثہ اور اورام گرم ردی پیدا ہوتے ہیں کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دور سے طعام خواہ ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ دشوار کا استعمال کرے اس کے پیچھے بعد اتنے زمانے کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہ ہو غذائے مرطب بے مزہ پھیکلی کھالیتا ہے اس تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہو جاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اس کو ریاضت کی کچھ حاجت نہیں ہوتی ہے بخلاف اس کے حال اس شخص کا ہے جو بعد غذائے سریع الہضم اور تیز کے غذائے غلیظ کا استعمال کرے خفیف حرکت کرنا کھانے کے بعد غذا کو معدے میں ٹھہرا دیتا ہے خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانے کے سو رہے جو اعراض نفسانی یا حرکت بدنی کہ ان سے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہیں واجب ہے کہ جاڑوں میں ایسی غذا جس میں غذائیت کم ہے نہ کھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اس فصل میں کھانی چاہیے جس میں غذائیت زیادہ ہو وہ غذا خوب سے ہونی چاہیے اور ایسی غذا کہ اس کا کتنا بدن میں زیادہ ہو یعنی بدن میں خوب حسیدہ ہو اور گرمیوں میں غذا اس کے برخلاف چاہیے اس کے بعد واجب ہے کہ دونوں قسم کی غا سے بالکل معدے کو متلی نہ کر دے کہ اس سے زیادہ کی جگہ باقی نہ رہے بلکہ کھانے سے اس وقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو تھوڑی سی بھوک بعد کھانے کے باقی رہنا مقتضائے جوع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی ہے یہ بھی ضرور ہے کہ غذا میں عادت کا لحاظ رہے اس واسطے کہ بدتر خورش یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہو جائے اور بدتر شراب وہ ہے کہ جس کی مقدار اعتدال سے بڑھکر معدے میں طغیان پیدا کرے اگر ایک دن کھانے پینے میں زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور ایسے مکان میں سونا چاہیے جس میں گرمی اور سردی نہ ہو اگر نیند

نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور پیچ میں ٹہلتے ٹہلتے ٹھہرنے جائے اور نہ استراحت کرے
 تھوڑی سی شراب خالص سے **روفس حکیم کا قول ہے** کہ میں ایسے
 چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہوں خصوصاً بعد اس غذا کے جو صبح کو کھائی جائے کہ ایسی غذا
 حرکت اچھی طرح سے مقامات عثانا مے رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے واجب ہے
 کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹ کر اس کے بعد مابین کروٹ لیٹ کر
 سوئے بعد اس کے داہنی کروٹ لے **لیہ بھی جاننا چاہیے** کہ چادر
 اوڑھ لینا اور تکیہ سر ہانی رکھ کے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہے حاصل یہ ہے کہ
 وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنی سر حانا اونچا اور پائنتی نیچی ہو مقدار کھانے
 کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہے صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد
 کھانے کے اس کے جسم میں گرانی پیدا نہ ہو اور نہ شرا سیف میں تمدد عارض ہو نہ پیٹ
 میں نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جائے اور نہ بعد کھانے کے متلی عارض ہو اور نہ
 شہوت کلبی اور نہ سبقوط اشتہا اور نہ کنڈی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانے کی بو ڈکار
 میں بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزہ بعد زمانہ دراز کے ڈکار میں پایا جائے وہ غذا
 بہت بری ہے کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اس طرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد
 کھانے کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہ ہو جائے اس لیے کہ اکثر بجزت مزاحمت معدے
 کے واسطے حجاب کے نفس میں تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہو جاتا ہے اسی جہت سے قلب کو
 حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہو جاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہو اس
 وقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہیں ہے جس شخص کو بعد کھانا کھانے کے کسی طرح کی
 گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کھانا نہ کھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجزت امتلاء
 کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہ ہو اور اس کے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہ ہو جس
 وقت کھانے میں گرمی ہضم کی پیدا ہو اور جو شخص قدر ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو
 چند اوقات میں تھوڑی تھوڑی غذا اس کو کھانی چاہیے سو داوی مزاج کا آدمی غذائے

عادت کے کرنی چاہیے شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہے ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہے اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اس کو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جانا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اس میں ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بہ نسبت اس غذا کے جو عمدہ ہو اور اس کی عادت نہ ہو ہر ایک سخنہ اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہے جو اس کے مشابہ ہے اگر تبدیل دونوں کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل ہوتی ہے بعض آدمیوں کو بعض قسم کی اچھی غذائیں مضر ہوتی ہیں جو شخص بری غذا کھا کر اس کو ہضم کر لے چاہیے کہ اپنی قوت معدی پر نازاں نہ ہو کہ عنقریب بعد تھوڑی زمانے کے اس کے بدن میں ایسے اخلاط ردی پیدا ہوں گے جن سے بہلم بیماریاں قاتل عارض ہوں گی اکثر وہ شخص جس کے بدن میں اخلاط ردی ہوں اچھی غذاؤں کے کھانے کا مجاز ہوتا ہے خصوصاً اگر بجزت ضعف کے متحمل اسہال کا نہ ہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلیل آسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اس کو غذائے ترسریعہ ہضم دی جائے علاوہ یہ ہے کہ جن بدنوں میں تحلیل ہوتا ہے ان کو تحمل غلیظ اور مختلف غذاؤں کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے ان کو ضرر کمتر پہنچتا ہے اور اسباب خارجی سے ضرر ان کو زیادہ پہنچتا ہے اور جس شخص کے بدن میں گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی میں ہو چاہیے کہ فصد کی عادت ڈالے اور اگر مزاج اس کا مائل بہ برودت ہو جو ارشادات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور ان چیزوں کا جن کا خاصہ ہے کہ معدہ اور امعاء اور وہ جد اول جو قریب ان دونوں کے ہیں ان کا تنقیہ کرتی ہیں بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف غذاؤں کو ساتھ ہی کھائے اس کے بعد یہ بھی زیادہ برا ہے کہ کھانا کھانے کی مدت طولانی ہو اس لیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے وہ غذا جو پہلے کھائی ہے قریب ہضم کے جب ہوتی ہے اس وقت پچھلی غذا اس سے جا کر ملتی ہے اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ ہضم میں اجزا غذا کے یکساں باقی نہیں رہتے ایک یہ بھی ضروری بات قابل

جاننے کے ہے کہ غذا وہی بہت اچھی ہے جو زیادہ لذیذ ہو اس لئے کہ معدہ اس کو زیادہ قبول کرتا ہے اور قوت اس کو بخوبی جذب کرتی ہے بشرطیکہ وہ غذائے لذیذ جو ہر میں اچھی ہو اور کل اعضائے ریسیہ صحیح و سالم ہوں یہ شرط کامل ہے کہ اگر مزاج اعضائے ریسیہ کے مناسب اس غذا کے صحیح نہ ہوں یا وہ غذائے ریسیہ کے مزاجوں کے مخالف ہو اور جگر مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اس کی طرف التفات نہ کیا جائے گا منجملہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہے کہ اس کو بکثرت کھا سکتے ہیں پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہے کہ ایک دن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح و شام کھائے اور اس میں رعایت کی بہت ضرورت ہے پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہو جائے گا اور قوت میں سستی آجائے گی بلکہ واجب ہے کہ اگر ضعف ہضم اس کو عارض ہو کھانا بموجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم کم اور جس شخص کی عادت ایک وقت کھانے کی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخائے اس کو عارض ہوگا اور دونوں وقت کا کھانے والا پھر اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہو جائے گا اور رات پر اکتفا کرے گا کھانا بخوبی ہضم نہ ہوگا اور کھٹی ڈکار اور خبث نفس اور متلی اور تلخی دہن اور نرمی شکم پیدا ہوگی اس لیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہے جس کا معدہ خوگر نہیں ہے اور وہ چیز عارض ہوگی جس کی برائی ظاہر ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس کی غذا ہضم نہ ہوگی بجز ان دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہیں منجملہ ان عوارض کے اس شخص کو جین اور بیتابی اور درد معدہ کا اور لذع عارض ہوں گے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اس کی آنتیں اور اوجھ لکنی ہوئی ہیں اور ان اعضا میں بجائے خود انقباض اور سمٹنا پیدا ہوتا ہے بول و براز میں اس شخص کے سوزش رہے گی کبھی برد اطراف بوجہ انصباب صفرا کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہے یہ کیفیت ان ابدان کی ہے جو صفراوی مزاج ہیں اور اکثر یہ کیفیت بوجہ صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہے نہ اینکه تمام

بدن پر صفر غالب ہونیند میں ایسے شخص کے فساد ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات کسل مند رہتا ہے جن لوگوں کے معدے میں صفر اکثریت مجتمع ہوتا ہے اس کو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہے اور ایسی غذا ان کو درکار ہے جس میں قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ جام کرنے کے ان کو غذا درکار ہے سوائے ان کے اور جو لوگ ہیں ان کو واجب ہے کہ ریاضت اور جام کر کے کھانا کھائیں اور استجمام سے غذا کو مقدم نہ کریں جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جس کا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہے کہ ضعیف نہ کرنی چاہیے اسی طرح بعد طعام کے واجب ہے کہ حرکت نرم کی جائے اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اس کی خواہش تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سونگھ کر چھوڑ دے اور نہ کھائے اس کی اصلاح شہوت کے واسطے اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ مچھلی کھا کر سکینجین اور مولی وغیرہ سے قے کرے ضرور ہے کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً مسکے وغیرہ نہ کھائے بلکہ صبر کرے اور تھوڑی دیر سوئے ایسے آدمیوں کے واسطے مناسب یہی ہے کہ دن و رات میں ایک مرتبہ کھائیں مناسب نہیں ہے کہ بعد کھانے کے سوئے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہے اور معدے سے اتری نہیں ہے اسی طرح ضرور ہے کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کریں اس لیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہے یا غذا معدے سے بے ہضم کے پھسل جاتی ہے یا بوجہ ہلنے معدے کے اس کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اس قدر نہ پینا چاہیے کہ درمیان جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھا دے بلکہ پانی پینے میں بعد غذا کے اتنی انتظار کرنی چاہیے کہ غذا معدے سے اتر جائے اس کی شناخت اس طرح پر ہوتی ہے کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہیں اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا

سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اس کی پیاس بجھانے میں کافی ہوگی اتنی قلیل مقدار سے
 قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد پانی
 پیے نہ درمیان اس مدت کے جس میں کھانا کھاتا ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اس
 وقت اسی قدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہے پیاس پر صبر کرنا اور نیند پر بعد
 کھانا کھانے کے ان لوگوں کو مفید ہے جن کا مزاج سرد و تر ہے اور جن کا مزاج گرم
 ہے ان کو مضر ہے اسی طرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونوں کے گرم مزاج والوں کو
 بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفر ان کے معدے پر گرتا ہے پھر جب
 کچھ کھاتے ہیں معدے میں فاسد ہو جاتا ہے ان کو خواب اور بیداری میں وہی کیفیت
 عارض ہو جاتی ہے جو اوپر بیان ہوئی اس شخص کے حال میں جس کے معدے میں غذا
 فاسد ہو جاتی ہے ایضاً اشتہائے طعام بھی ان کی فاسد ہو جاتی ہے اس وقت ایسی چیز کا
 پینا واجب ہے جو اس خرابی سے بچائے اور طبیعت میں نرمی پیدا کرے اور خود بھی سک
 ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیر خشک جب اشتہائے طعام بحال خود عود کرے اور
 پوری ہو جائے اس وقت ان کو کھانا مناسب ہے علاوہ یہ ہے کہ جن کے مزاج اصلی
 مرطوب ہیں تحلل ان کے بدن میں بہت جلد ہوتا ہے اور ان کو بھوک پر صبر بہ نسبت
 خشک مزاج والوں کے کم ہوتا ہے ہاں اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے ان کے
 اعضا میں بھری ہو اور وہ رطوبت اچھی ہو اور ان کے بدن کے موافق ہو اس رطوبت کو
 طبیعت ان کے بدن کی غذائے تام بالفعل کر دے اس وقت البتہ مرطوب مزاج
 بھوک پر صبر کر سکتا ہے شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اس لیے کہ شراب سرلیج
 الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے یہ خود ہضم ہو جائے گی اور کھانا ہضم نہ ہوگا اس
 جہت سے سدے پڑ جائیں گے اور عفونت پیدا ہوگی حلاوت کی جہت سے بہت جلد
 سدے پیدا ہوتے ہیں اس لیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہے اور
 سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہیں منجملہ ان کے استسقا ہے ہوا اور پانی

کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیوں میں طعام کو فاسد کر دیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہیں ہے خواہ گرم پانی جس میں عود اور مصطکی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے جس شخص کے احسا گرم اور قوی ہوں جس وقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتے ہیں جو معدے میں اور گرد معدے کے تمد پیدا کرتے ہیں اور مرض مرق اسی قسم سے ہے کہ غذا میں دخانیت کی جہت سے ریاح پیدا ہوں جس کا معدہ خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھائے فوراً معدہ اس کو قبول کر لے گا پھر اگر اس کے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اس سے متنفر ہوئے گا اور ہضم نہ کرے گا پس فاسد ہو جائے گی ہاں اگر لطیف اور کثیف کے درمیان میں کسی قدر مہلت نہ ہو بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت خلوہ معدے میں غذائے غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھائے پس معدہ اس وقت میں غذائے لطیف سے نفرت نہ کرے گا اگر کوئی شخص کھانے میں افراط کرے اور جو غذا معدے میں پہنچتی ہے اسے کوئی حرکت قوی ہلائے یا بوجہ استعمال مشروب کے اس میں تشویش پیدا ہو جائے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہ ہو سکے نہ کرے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اس کی جہت سے امتلاء برطرف ہو جائے گی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگے گی چاہیے کہ لیٹ کر سوائے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہ ہو یا میسر نہ ہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پائے کہ اس کیفیت کو دفع کر دے گی اسی پر قناعت کرے اور نہیں تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو بآسانی روانی شکم پیدا کرے گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلکند اور سحتر مربئی یعنی پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہر یاران اور معجون تمری کا استعمال کریں پینے کی چیزوں سے اگر بدن میں امتلاء پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ کھانے کی چیزوں سے ہو بہتر یہ ہے کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایلو البقدر تین چنے کے یا نصف درم ایلو اور نصف درم علك الانباط یعنی گوند پستے کے درخت کا ایک دانگ بورہ ارمنی کا استعمال کرے اور اس سے بھی سبک تر یہ دوا ہے کہ دو یا تین

چنے کے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہیں سب سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی سی
 افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کریں اگر ان میں سے کوئی چیز میسر نہ ہو تو
 دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک کرے پھر جب صبح کو طبیعت سبک ہو جائے
 گرم پانی سے خواہ حمام میں نہائے اور سینک کری اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر
 باوجود ان تدبیرات کے ہضم نہ ہو اور نقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول
 غذا کی رگوں میں بھر رہے ہیں اس لئے کہ جو غذائے کثیر بافراط ہو اگر چہ معدے میں
 ہضم ہو جاتی ہے مگر رگوں میں کمتر ہضم ہوتی ہے بلکہ رگوں میں خام باقی رہ کر تمدد پیدا
 کرتی ہے اور اکثر رگوں کو شگافتہ کر دیتی ہے اور کسل اور انگریزی اور جہانی پیدا کرتی
 ہے چاہیے کہ علاج ان کا ایسی چیز سے کریں جو رگوں سے بذریعہ اسہال کے اس
 فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا میں اس قدر افراط نہ ہو کہ یہ اعراض پیدا ہوں بلکہ فقط
 ایک قسم کی اعمیاء یعنی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا
 رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نہ کرے بلکہ طبیعت پر چھوڑے بعد اس
 کے اس قسم خاص میں ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کریں گے
 جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اس کا معدہ اتنی غذا نہ قبول کرے گا جو بروقت جوانی
 کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اس کے غذا میں زیادہ پیدا ہوں گے پس چاہیے کہ بمقدار
 عادت ایام شباب کے نہ کھائے بلکہ اس سے کم جو شخص خوگر فتنہ مدبیر غلیظ یعنی زیادہ
 کھانے کا ہو جس وقت مدبیر لطیف کرے اور کم کھائے جتنی غذا کم کی تھی اتنی ہو منافذ
 بدن میں داخل ہوگی پھر جب یہ شخص دوبارہ مدبیر غلیظ کرے گا سدے اس کے بدن
 میں پیدا ہوں گے گرم غذاؤں کی مضرت کا تذکرہ ^{سکنجبین} سے ہوتا ہے خصوصاً اگر
^{سکنجبین} بزوری ہو اس لئے کہ اقسام ^{سکنجبین} میں یہ بہت مفید ہے اگر شکر سے بنائی
 جائے اور اگر شہد سے بنے ^{سکنجبین} سادہ کافی ہے سرد غذاؤں کی مضرت دفع کرنے کے
 واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہیں غلیظ

غذا کے بعد حار مزاج ایسی سلجھیں بزوری کا استعمال کرے جس کے بزور قوی ہوں اور سرد مزاج معجون نلافلی اور نودنجی کا استعمال کرے لطیف غذا سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور جلد کی کم اعانت ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اس کی ضد ہے جس شخص کو حاجت سختی اعضا کی بدن میں پیدا کرنے کی ہو اور اس کی جہت سے ایسی غذاؤں کا محتاج ہو جن کا کیوس قوی ہوتا ہے چاہیے کہ خوب بھوک کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے ان غذاؤں میں سے بہت زیادہ نہ کھائے تاکہ خوب ہضم ہو جائیں ریاضت کرنے والے آدمی اور جن کو تع کثیر ہوتا ہے غذائے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں اور ایسی غذاؤں کے ہضم پر ان کا نوم پوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن چونکہ ان کے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلل ان کے بدن میں زیادہ ہوتا ہے ان کے جگر غذائے غیر منہضم کو جذب کرتے ہیں جب تک کہ بخوبی ہضم نہ ہو لے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں واسطے امراض مہلک کے آخر کار میں بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جس وقت وہ سن شیخوخت کو پہنچتے ہیں فوا کہ رطب تعب اور مشقت والے آدمیوں خواہ ریاضت والوں کو جو یا جو لوگ زرد رنگ صفرای مزاج ہوں ایسے ہی لوگوں کو مفید ہیں اور ان کو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور قوت اور خرپزہ اور آڑو اور آلو بخارا اور اگر ان کے سوا اور چیز باردرطب سے تدبیر کریں بہتر ہے اس لیے کہ یہ سب چیزیں خون میں ایک مانیت پیدا کرتی ہیں اس کے جہت سے خون کو بدن میں جوش پیدا ہوتا ہے جیسا کہ آب فوا کہ خارج میں جوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی تدبیر سے بالفعل کسی قدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ عفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھر دے جیسے کھیر اور کلثی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائیں بکثرت کھاتے ہیں حمیات میں مبتلا ہوتے ہیں اگرچہ ابتدا میں ان سے برودت حاصل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی میں کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اس کا صدید بن جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ مانیت متحمل نہ ہو اور رگوں

میں اسی طرح باقی رہے یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل اجتماع اس مائیت کے
 رگوں میں کریں بلکہ جس وقت استعمال فواکہ کا کریں ریاضت بھی کر لیا کریں تحلیل
 ان مائیات کا ہو جائے گا اور خدران کا کمتر ہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون میں بلغم
 خام یا مائی موجود ہو بدن سے وہ خون نزل سکے گا اور اس خون سے بدن کی غذا کم بنے
 گی جو شخص فواکہ کھاتا ہے اس کو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے
 اور بعد چلنے کے پھر کھائے تاکہ غذا معدے سے پھسل کر اتر جائے جو غذائیں مائیت
 پیدا کریں یا خلط غلیظ بالزوجت یا خلط صفر اوی ان سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اس لئے
 کہ مائیت پیدا کرنی والی غذا سے خون میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ
 غذا سے مجاری اور گزرگاہ اندرون میں سدے پڑتے ہیں اور صفر اپیدا کرنے والی غذا
 سے بدن میں سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور
 گزرگاہ اندرون میں سدے پڑتے ہیں اور صفر اپیدا کرنے والی غذا سے بدن میں
 سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون میں حت جن ترکاریوں سے صفر اپیدا ہوا کثر ان
 کا استعمال جاڑوں میں نافع ہے جیسے پھکی ترکاری گرمیوں میں فائدہ کرتی ہے اگر کوئی
 شخص ایسی حالت میں گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذائے ردی کے چارہ نہ ہو چاہیے کہ
 ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نہ کرے اور ایک غذا کے
 ساتھ دوسری غذا مخالف اس کے مزاج کے ملا لے پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اس
 کے اوپر کھٹاسر کہ یا آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا سفر جلی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی
 عادت ڈالے اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اس کے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا
 استعمال کرے اور یہ استعمال قبل نضح اور ہضم کے جائز ہے چکنی غذا کے ہضم کا تدارک
 بکھھی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب آلاس اور خرنوب شامی اور بیر جو کچلا
 ہوا اور زعور یعنی پودینہ دشتی اور کڑی چیز سے بھی اس کی اذیت دفع ہوتی ہے جیسے
 راس تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے بھی اس کی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے مانخوش اور لہسن

اور پیاز اور ان چیزوں کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے جس شخص کے بدن میں اخلاط ردی ہوں اور رقیق بھی ہوں اس کی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے اور جس شخص کے بدن میں تحلل باسانی ہوتا ہو اس کو غذائے تر سریع البضم دینی چاہیے

جالینوس کہتا ہے کہ غذائے تر ہر ایک کیفیت باسانی جدا ہو سکتی ہے گویا ایسی غذا بے مزہ ہے نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اس کو غذائے غلیظ کا نخل بہ نسبت اس شخص کے جس کا بدن سمٹا اور کچھا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور طبیعت میں خشکی پیدا ہے اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے اسی طرح تیز غذا جیسے مرچ وغیرہ اور نمکین غذا معدے کو مضرت ہے اور آنکھ کو بھی چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اس کے غذائے ردی کھائی جائے فاسد ہو جائے گی جس غذا میں لزوجت ہو دیر میں ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے کھیرامع چھلکوں کے بہت جلد ہضم ہوتا ہے بہ نسبت چھیلے ہوئے کے اور روٹی اس آٹے کی جس میں بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بہ نسبت چھنے ہوئے آٹے کے جس شخص کو تعب اور مشقت عارض ہوتی ہے جس وقت تدبیر لطیف کر کے غذائے غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اس کو خون میں حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گزرا ہو یہی حکم اس شخص کا ہے جس کو غضب عارض ہو اور غذائے غلیظ کو تناول کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل نضج اور ہضم کے جذب کر لیتی ہے پس خون کو فاسد کر دیتی ہے کبھی غذاؤں کے بنظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض ہوتے ہیں ہندوستان کے اہل تجر بہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ ان دونوں غذاؤں سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہیں یہ بھی ان کا قول

ہے کہ وہی مولیٰ کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور نہ وہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ اور کھانے میں وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالیں جو تانے کے برتن میں رکھی ہوئی ہو اور جو کباب بید انجیر کی لڑکی کے کولوں سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے مختلف قسم کے کھانے وہ طرح پر مضر ہوتے ہیں اول تو ان کے ہضم میں اختلاف ہوتا ہے منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤں کے کھانے میں بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا جائے قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤں کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت پر دن کو اور روٹی پر بوقت عشا یعنی شب کو قناعت کرتے تھے افضل اوقات غا کے فصل گرمی میں وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو بھوک کا نالنا اکثر معدے میں رطوبات صدید بھر دیتا ہے جس سے بد حالی پیدا ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جائے بہت زیادہ غذائیت اس میں ہے مگر یہ دیر میں ہضم ہوتا ہے اور اعدو میں باقی رہتا ہے شوربا بھی غذائے جید ہے اگر اس میں پیاز ملی ہوئی ہو ریح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہ ہو ریح برا بیچتے کرتا ہے بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہیں کہ عنب یعنی انگور کو بھنے ہوئے کلمہ پر کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہیں بلکہ بہت روی ہے اسی طرح نبید بلکہ واجب ہے کہ کلمہ کے اوپر مثل دانہ انار کے بلا ثفل اختیار کریں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ تپو خشک مزاج ہے اور طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہے اور چوزوں میں رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ بھنا ہوا وہ ہے جو پیٹ میں بکری یا بچہ گاؤ کے بھونا جائے تا اس کی رطوبت محفوظ رہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شوربا چوزوں کا اخلاط کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربائے مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے میں غذائیت ہے اور بچہ بزمرد اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ نجار اس کا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنی برہ گرم اور پاکیزہ ہے اس لیے کہ اس کی بدبو کی چیز پگھل جاتی ہے اور زیر

باج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈال کر دینا مناسب ہے اور حلوات یعنی علوے اگرچہ شکر سے بنائے گئے ہوں اس کا استعمال برا ہے اس واسطے کہ سدہ پیدا کرتے ہیں اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہ ہو بشرطیکہ زیادہ ہو اس کی مضرت زیادہ ہے اور

گوشت اگر ہضم نہ اس کی کم ہے فصل آٹھویں تدبیر میں پانی کے استعمال اور شراب کی اور جو چیز متعلق دونوں کے ہے مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو

شدت برودت میں معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن میں کر کے جیسے صراحی میں پانی بھر کر برف میں جھلتے ہیں الغرض جرم برف کا استعمال بہر حال بد ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہو اس لئے کہ پگھلی ہوئی برف جید سے پٹھ اور اعضائے نفس کو ضرر پہنچتا ہے اور تمام احشاء کو بھی اس کا ضرر پہنچتا ہے اور سوائے اس شخص کے جس کا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہیں ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہ ہوگا بہت دنوں کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرور مضر ہوگا اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنویں اور نہر کا پانی ساتھ ہی نہ پینا چاہیے جب تک ایک ہضم نہ ہو لے پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اسی طرح بگڑے ہوئے پانی درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے سرکہ پلانا پانی کی اصلاح کرتا ہے یہ بھی

جاننا ضرور ہے کہ نہار منہ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استجمام کے خصوصاً اگر پیٹ خالی ہو بہت برا ہے اسی طرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگوں کو ہو آئے اس میں پانی پینا جس وقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اس سے بقدر سیراب ہونے کے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ بہت برا اگر پیاس شدت کی ہو سرد ہوا میں ٹہلے یا سرد پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہ ہو ایسے برتن سے جس کا منہ تنگ ہو پانی پیے علاوہ یہ ہے کہ مخمور کو کبھی یہ تدبیر نافع ہوتی

ہے اور بیشتر اگر نہار منہ اس طرح پر پانی پیے مضر نہیں ہوتا ہے جو شخص نہار منہ پانی پینے سے بے صبر اور ضبط نہ کر سکے خصوصاً بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب میں گرم پانی ملا کر پیے جسے جھوٹی لگتی ہو اس کو یہ بات جاننی چاہیے کہ سو رہنا اور پیاس پر صبر کرنا اس کی پیاس میں تسکین پیدا کرتا ہے اس لئے کہ طبیعت اس وقت تحلیل اس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے خصوصاً اگر پیاس پر صبر کر کے سو رہیں اور جس وقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہونے سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی اس لئے کہ جو غلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پینے کے چارہ نہ ہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے نیم گرم پانی پینے سے متلی پیدا ہوتی ہے اور بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جائے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور اگر کبھی کبھی پیا جائے معدے کو دھو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے شراب اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والوں کو موافق ہے اور سرد نہیں پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سہاگہب معدے سے پیدا ہوا ہو اس میں تخفیف کر دیتی ہے اور جس شراب میں کچھ اور روٹی بھگونگی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہے خصوصاً اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر بھگونیں شراب غلیظ شیریں جو شخص بدن کی فریبی اور قوت چاہے اس کے مناسب ہے لیکن اس کے سدے پڑنے سے پرخطرہ رہے پرانی سرخ شراب سرد اور باغمی مزاج کے موافق ہے ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہے جس کا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہیں پس بدون ہضم طعام اور اس کے مخد ہونے کے نہ پینی چاہیے جو طعام ردی الکیوس ہو اس پر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اس لئے کہ کیوس ردی کو اطرف بدن تک ردی کر دیتی ہے اسی طرح نوا کہ پر خصوصاً خریزہ پر شراب کا پینا برا ہے چھوٹی پیالیوں سے ابتدا کرنا بہتر ہے بہ نسبت بڑے پیالوں کے لیکن اگر کھانے کے اوپر دو تین

پیالے پے ہو کر کو مضر نہیں ہے اسی طرح بعد نصد کے صحیح آدمی کو مضر نہیں ہے مگر درین کو
 فائدہ شراب کا بھرت اور ار کے اور مرطوبین کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے اور جس
 قدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے شراب بہت اچھی چیز ہے جو
 غذا کو تمام بدن میں نافذ کر دیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفی کا
 بول وغیرہ کی طرف سے اخراج کر دیتی ہے خلط سوداوی میں ازلاق پیدا کر کے
 باسانی اخراج کرتی ہے اور اس کی مضرت کو بھرت ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ
 ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جس میں گرمی بہت نہ ہو اور وہ شے غریب ہو
 اس کو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام قریب ہے کہ ہم اپنے مقام پر
 بیان کریں جس شخص کے دماغ میں قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور مدہوش نہیں ہوتا
 ہے اور اس کا دماغ ان بخارات رومی کو جو شراب سے چڑھتے ہیں قبول نہیں کرتا اور
 سوائے اس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو
 شراب سے نہیں ہوتا پس اس وقت اس کا ذہن ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ اور وقتوں میں
 ایسا صاف نہیں ہوتا اور جس کے دماغ میں ضعف ہو اس کا حال اس شخص کے برخلاف
 ہے اور جس شخص کے سینہ میں کسی طرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑوں میں اس کی
 سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہیں کر سکتا ہے جس شخص کا
 ارادہ استلثار شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نہ کھائے اور اپنے کھانے میں اس چیز کو اختیار
 کرے جس سے اور ار پیدا ہو اگر بوجہ طعام و شراب کے امتلاء پیدا ہو چاہے کہ قے
 کر ڈالے اور لازم ہے کہ ماء العسل پی کرے اور منہ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو
 سرد پانی سے دھو ڈالے جس کو اذیت شراب سے سخونت بدن اور حرارت بدن کی پہنچتی
 ہو اپنی غذا احصر میہ وغیرہ اختیار کرے اور تنقل انا ترش اور چوکے سے کرے جسے
 اذیت شراب کی جانب سر میں پہنچتی ہو کم کر دے اور پانی ملا کر خواہ روٹی بھگو کر استعمال
 کرے اور اس کے اوپر تنقل بہ کا کرے اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو جب

آلاس ترش کیا ہوا استعمال کرے اور کسی قدر کافور چوسے یا وہ چیز جس میں قبض اور ترشی ہو اور اگر بوجہ برو دت شراب کی اذیت ہو تنقل ناگر موٹھ اور لونگ اور پوست اترج کا کرے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شراب کہنہ حکم میں اس دوا کے ہے جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہے اسہال کبھی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی میں اور صاف ہو اور سفید مائل نحر ت اور خوشبو مزے میں معتدل نہ ترش نہ شیریں عمدہ شراب جس کا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی لے کر ملائیں اور جوش میں لائیں تا اینکه چوتھا حصہ اس کا ہو جائے جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کا لذع پیدا ہوتا ہو چاہے کہ بعد شراب کے انا ر اور آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب اُسنین دوسرے دن کے صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اس کے کہ کچھ تھوڑا سا کھالیا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور سکر یعنی مستی بہت جلد پیدا کرتی ہے اس لئے کہ مائیت کی وجہ سے اس کا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے جس شخص کی طبیعت میں تشنگی ہو نہار منہ شراب پینے سے پرہیز کرے اور قبل اس کے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا میں پہنچ جائے مرطوبین کو استعمال سے شراب کے اجتناب کرنا چاہیے یا چھپے حرکت مفرط کے اس لئے کہ ان پچھلی دو صورتوں میں دماغ اور پٹھ کو اذیت پہنچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل میں ڈالتی ہے حالت مرض میں بھی شراب سے اجتناب چاہیے اور فصل گرم میں بھی متواتر بیہوش رہنا بہت برا ہے اس واسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹھ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیراً اکثر صفرائے ردی کی طرف بعض معدوں میں مستحیل ہو جاتی ہے اور بعض معدوں میں سر کہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرران دونوں کا بہت برا ہے بعضوں کی تجویز یہ ہے کہ مستی شراب کی اگر مہینے میں ایک یا دو

مرتبہ پیدا ہونے سے کہی اس جہت سے کہ قوائے نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور درار بول اور تحلیل فضول کرتی ہے یہ بھی معلوم رہے کہ غالباً شراب کا دماغ میں ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار تحلیل کے کہ اس میں پانی بھی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیے اور مدبیر صائب اس شخص کے واسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہے کہ فوراً قے کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جائے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبرن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کی مالش بدن میں کر کے سورہے لڑکوں کے حق میں شراب کی کیفیت یہ ہے کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ رکھنی چاہیں بڑھوں کو اگر تھل ہو شراب پلانی چاہیے جو انوں کو شراب کی تعدیل موافق ہے مگر ان کو مناسب یہ ہے کہ پرانی شراب میں آب انار یا آب سرد ملا کر پیئیں سرد مقامات کے اہل شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہیں اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہیں ہو سکتے ہیں جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھائے بلکہ تھوڑا سا چکننا شوربا پی لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنی ملا کر کھائے یا گوشت مرغن اور حرکت و سکون میں اعتدال کرے اور زیادہ تعب اور مشقت نہ کرے اور بادام اور مسور کو نمکین کر کے تنقل کرے اور کاخ اکبر کا استعمال کرے اور اگر کرنبیہ اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کرے گی اور پینے پر اعانت کرے گی اسی طرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کر دے مثل تخم کرنب بٹھی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نطفی اور اجوائن کے جو غذائیں کہ ان میں لزوجت اور تغریہ یعنی چسپیدگی ہے اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتے ہیں جیسے چکنی مٹھائی جن میں لزوجیت ہو اس لئے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہیں اگرچہ شراب کثیر کو قبول نہیں کرتیں اس واسطے کہ دیر میں نافذ ہوتی ہیں اور مستی کا جلد آنا یا بجزت ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت اخلاط دماغی کے یا بہ سبب قوی ہونے شراب کے یا بجزت قلت غذا کے یا اس میں سوء تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا

استعمال متصل غذا کے ہوضف دماغ کی وجہ سے بسرعت مستی کا پیدا ہونا اس کا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہے ان لظو خات سے جو باب نزلہ میں مذکور ہیں اور ایسا شخص اگر شراب پیے اسی قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر میں مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ نصف حصہ ملا کر جوش دیں اور بقدر ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پیے ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کر کے رکھے اور ایک گولی کے بعد دوسری گولی کھائے ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر فوج افسنتین ملح لفظی مانخواہ سداب یا بس اس میں سے دو درم ہمراہ آب سرد کے نہار منہ وہ شخص پیے جس کو خوف حرارت کے ضرر کا نہ ہو چاشت کے وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیے یا دہی کا توڑ خواہ ترش دہی پیے اور کانفور سو نگھے اور سر پر اپنے سرد چیزیں جو ارادع ہوں جیسے روغن گل اور سرکہ لگائے علاج شراب خوار کا امراض جزئی میں ہم ذکر کریں گے جس کا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جائے اور کچھ ضرر نہ پہنچے شراب میں اشنہ اور عود ہندی بھگو کر پیے اور جس کا ارادہ ہو کہ بنظر کسی احتیاج کے سکر شدید بغرض علاج کسی عضو کے جس میں درد زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب میں شلیم یعنی منمننا داخل کرے یا شاہترہ اورانیون اور اجوائن ہم وزن نصف درم لے کر اور جوز بوا اور رسک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب میں ڈال کر بقدر حاجت پیے یا جنج اسود یعنی بنگ سیاہ اور پوست یبروج پانی میں ڈال کر جوش دے اور سڑا کر شراب میں ملائے

فصل نویں خواب اور بیداری کے بیان میں سبب نوم طبعی اور سہات اور ان دونوں کی ضد یعنی بظلمہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے میں درکار ہے یا ہر ایک کے دفع کرنے میں بروقت ایذا پہنچنے کے ضرور ہوتا ہے کسی قدر او پر اپنے مقام میں مذکور ہو چکا ہے اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک ان میں سے کس چیز پر دلالت کرتا ہے اور باقی ماندہ ان چیزوں کے حالات امراض جزوی میں بیان ہوں گے اس مقام پر جس قدر

مناسب ہے وہ اسی قدر ہے کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے افعال میں قدرت بڑھتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہنچتی ہے اور جو ہر روح میں کثرت ہوتی ہے تا ایک اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح میں ایک مانع پیدا ہوتا ہے جو روح کیوں نہ ہو اسی فائدہ نیند کے جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اچھی طرح ہو جاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بجزت ماندگی کے ہو یا بسبب جماع اور غضب کے ہو نوم معتدل بروقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت میں رطوبت اور حرارت بیدار کرتی ہے اور مشائخ کے واسطے بہت نافع ہے اس واسطے کہ ان کی رداویت کو محفوظ رکھتی ہے اور پھیر لاتی ہے اسی واسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شب کو قبل سونے کے تھوڑا سا کاہو خوشبو کر کے کھا لیتا ہے کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اس کا اس فائدہ کے واسطے کہ اس کی تبرید کا مدار کرے کہتا ہے کہ میں آج تک سونے پر حریض ہوں یعنی باوجودیکہ اب میں بڑھا ہو چکا پھر بھی سونا مجھ کو مفید ہے اور جو ترتیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجھ کو نافع ہے یہ بہت اچھی تدبیر ہے اس شخص کے واسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے پیشتر حجام کر لے بعد ازاں کہ ہضم کامل اس غذا کا ہو چکے جو اس نے کھائی ہے اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا کرنے کے اچھا مددگار ہے جو تدبیر بہ نسبت اس کے قوی ہے اسے ہم معالجات میں ذکر کریں گے صحیح آدمیوں پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی مراعات کریں اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب میں سوئیں اور سونے میں افراط نہ کریں بیداری کے ضرر سے اپنے دماغ اور تمامی قوے کو بچائیں اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دی جاتی ہے اور نیند اس سے دور کی جاتی ہے جس وقت خوف غشی اور سقوط قوت کا ہوتا ہے افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے لطن اعلیٰ سے یعنی معدے سے پیدا ہو اور بعد ٹھہر جائے ان اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہیں نفع اور فراق

سے اس لئے کہ سونا اس حالت میں بچھو و جو مضر ہے نہ خوشنودی مزاج کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تامل یعنی نیند کی آمد کی بے چینی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غالب ایسے وقت کے سونے سے برطرف ہوتا ہے باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذا بھی دیتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ تھوڑی مٹی کرے اگر انھد ارغذا میں دیر ہو بعد اس کے سونے حالت گرتگی میں سونا برا ہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلاء میں بھی قبل انھد ار کے بطن اعلیٰ سے برا ہے اس لیے کہ ایسے وقت گہری نیند پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تامل بھی ہوتا ہے اس واسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے میں مشغول ہوتی ہے اسی طرح ہضم غذا میں مصروف ہو کر دونوں فعل میں طبیعت کے معارضہ پیدا ہو کر ایسی بیداری جو بے چینی اور سیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہے اس وجہ سے طبیعت کند ہو جاتی ہے بس ہضم میں فساد پیدا ہوتا ہے دن کو سونا بہت برا ہے اکثر امراض رطوبت اور قزلات پیدا کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہیں پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں کسل عارض ہوتا ہے اشتہا میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور ام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہے جملہ آفت نوم کے جلدی اس کا برطرف ہو جانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فعل کے فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہے کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو علاوہ یہ ہے کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اس پر ضرور نہیں ہے کہ دفعۃً بلا تدریج اس عادت کو ترک کرے افضل بیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹیں اس کے بعد بائیں کروٹ پھر جائیں اور یہ بیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہے اور جس وقت پیٹ کے بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ بیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہے کہ بوجہ ثقل کے حارغریزی اندر حرقن ہوتا ہے اور بند ہو جاتا ہے پس حرارت غریزی میں کثرت پیدا ہوتی ہے چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض رومی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ آمادہ عروض کرتا ہے اس لیے کہ یہ صورت فضول کو

مائل بطرف پشت کے کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب میں ہیں بند ہو جاتے ہیں جیسے منخرین اور تنک وغیرہ چت لیٹ کر سونا ضعیف بیماروں کی عادت ہو جاتی ہے اس لیے کہ ان کے فضول کے نکلنے میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اعضا بھی ان کے ضعیف ہوتے ہیں بوجہ اس ضعف کے دہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹنے کا انہیں تحمل نہیں ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہیں پیٹھ پر زور دے کر اس واسطے کہ پیٹھ میں بہ نسبت پہلو کے قوت زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر منہ کھول کر سوتے ہیں کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہیں اس میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی میں بخوبی کیا جائے گا **فصل دسویں**

اس چیز کا بیان جس کا تھوڑا سا ذکر یہاں کر کے تفصیل اس کی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے

بموجب عادت اطباء کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اس کا معتدل طور پر کرنا اور اس کے ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہیں ایضاً اور اطباء اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ کی اور ان کے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہیں اور ہم اس بات کو بھی کچھ بحث معالجات میں ذکر کریں گے اور کسی قدر جب ادویہ مسہلہ میں کلام کریں گے لکھیں گے لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہیں کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال اور ادرار اور تفریق اور نفث کے کرتا رہے اور عورتوں پر واجب ہے کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہیں جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کریں گے اور اپنے مقام پر وہ

پچانی جائے گی فصل گیارہویں ضعیف اعضا کی تقویت اور ان کا فرہہ کرنا اور ان کے حجم کے بڑھانے کا

بیان جو اعضا ضعیف ہوں اور چھوٹے ہوں ان کی تقویت بھی کی جاتی ہے اور ان کے بڑھنے کی تدبیر کی جاتی ہے جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہیں اور جو لوگ

انتہائے ضعف کو پہنچے ہیں ان کے واسطے ماش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو ہر عضو کے واسطے مخصوص ہے مناسب ہے اس کے بعد زنت کا اظہار کرنا چاہیے اور سانس کارو کنا بھی اسی تدبیر میں اخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا ریه کے مثال اس کی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونوں پنڈلیاں پتلی ہوں ہم اس کو حکم کرتے ہیں کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طرا زنت کا اس حالت میں کرے پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت میں زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت میں زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگوں کا وسیع ہو جانا اور ان میں مواد کا اترنا ظاہر ہو پس جس عضو میں گمان حدوث ورم کا ہو اس کے مخالف تدبیر کی جائے اور جو آفت امتلاء کی اس عضو خاص کو پہنچنے والی ہو اس کے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوائی اور واء الفیل کا ہو جب ان میں کسی کے آثار ظاہر ہوں جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اس میں اور دلک میں کمی کریں بلکہ اسے ٹھہرا کر اور لٹا کر پاؤں اونچے کر کے عضو مخصوص کی ماش کریں گے مثلاً جو ساق دہلی ہو اس کے پاؤں کو ملیں گے اور برعکس ماش اول کے کریں گے یعنی انگلیوں سے شروع کریں گے اور پنج ران تک ملتے آئیں گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضائے تنفس کے ہے اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اس کے نیچے ایک نہالچہ رکھیں جس کی کشش متوسط ہو اور عرض اس کا معتدل ہو بعد اس کے حکم کریں گے کہ وہ دونوں ہاتھوں کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چہچہ اور بڑی آواز لگائے اور ماش نمبری کرے اتنی تدبیر یہاں بیان ہوئی آئندہ کتاب زینت میں اس کی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ مسن ہیں اکثر ان کو بوجہ برو دت اور یبوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اس کی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اس کی تدبیر کا اشارہ کتاب ارینیت میں کیا جائے گا

فصل بارہویں اس ماندگی کے بیان میں جو

ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے ماندگی کی تین قسمیں ہیں اور چوتھی قسم اس پر بڑھائی جاتی ہے اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتیں ہیں تین قسمیں پہلی ماندگی کی یہ ہیں قروچی تمددی ورمی اور چوتھی جو اس پر بڑھائی جاتی ہے اس کا نام تشفی پسئی قضئی **اعیائے قروچی** اس ماندگی کہ کہتے ہیں جو ظاہر جلد میں محسوس ہو مشابہ اس کے کہ قروح کو کسی نے چوس لیا ہے یا جلد کے اندر محسوس ہو اور اس کے غار کے منہ اندر کی طرف ہوں اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہیں اور صاحب اس ماندگی کا بروقت حرکت کے اس کا احساس کرتا ہے اور کبھی اس طرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہیں اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہیں تاہم انگریزی بھی ان کو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگریزی لیتے ہیں تو بہت ضعیف جس وقت اس ماندگی میں شدت ہوتی ہے بدن میں پھر ہری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی زیادہ ماندگی پیدا لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسے فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہوں یا پگھلنا گوشت اور چربی کا بھت شدت حرکت کے خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہیں کہ اگر رگوں میں وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھے خون کو ان کی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہیں ان کی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے کمتر اذیت ان کی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کریں پھر اگر تھوڑی سی حرکت ان میں پیدا ہو قشریہ پیدا کریں گے اگر اس سے زیادہ حرکت کریں لرزہ پیدا ہوگا کبھی ان اخلاط میں سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگوں میں باقی رہ جاتی ہے اور کبھی خام گوشت میں بھی باقی رہتی ہے **اعیائے تمددی** میں صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اس کا پاش پاش ہو گیا تاہم انگریزی تک بھی اس کو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بھت ان فضول کے جو عضل میں تجسس ہیں پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہیں ہوتے ان کا جو ہر اچھا ہوتا

ہے اور ان میں لذع نہیں ہوتی اور یہ قسم کبھی ماندگی کی بجھت ریح کے پیدا ہوتی ہے ان دونوں قسم کی ماندگی میں فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اس شخص کے بدن میں اور قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہے اور اس کا مادہ باریک ہڈیوں میں جو متصل عضل کے ہیں بشکل مستقیم ان میں ہوتا ہے **اعیانے ورمی** اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اس کا یہ ہے کہ حکم میں بدن کے نفع اور نوم میں تغیر پیدا ہو اور چھوٹے اور حرکت سے اذیت پہنچے اور اس اعیانے کے ساتھ تمد بھی محسوس ہوتا ہے **اعیانے قصفی** اس حالت کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پائے کہ اس کی خشکی بڑھ گئی ہے یہ ماندگی یا بجھت افراط ریاضت کے بشرطیکہ کیوس جید ہو اور ریاضت استرداوی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کرے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بجھت خشکی ہو کہ یا کم کرنے غذا اور روزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہے اور دو چیزیں سبب حدوث ماندگی کی ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجھت ریاضت کے پیدا ہو اور وہ ماندگی اسلم اور بے خوف ہے اس کے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے یا ماندگی خود بخود پیدا ہو اور یہ کسی مرض کا مقدمہ ہے اس کے علاج کا بھی طریقہ جدا گانہ ہے کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہیں بحسب ترکیب مواد کے یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے منفرد اقسام ماندگی کی تدبیر جس وقت پہچان لی جائے پھر مرکب اقسام کی شناخت اس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہیں ہو سکتی ہے اور وہ تدبیر یہ ہے کہ زیادہ صرف توجہ سب سے پہلے اس طرف کرنا چاہیے جس کا اہتمام زیادہ ہے باوجودیکہ تدبیر اس کی کمتر ہے ہم اس مقام پر تدبیر بغرض تین باتوں کے ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجھت شرافت عضو ماؤف کے یا سبب جو ہر مادہ کے جس وقت کسی ایک شخص میں ان میں سے دو باتیں مجتمع ہوں یا تین پس وہ اہم ہے مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص میں دو قسموں سے زیادہ

قوی ہو بہ نسبت پہلے شخص کے پس یہ دوسرا بجائے پہلے کے قرار دیا جائے گا جس میں دو سبب تھے اور اس کا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائے گا مثال اس کی اعیانے ورمی قوی بھی ہے اور اشرف بھی مگر جو ہر مادہ اعیانے قروچی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مجرائے طبعی کے برابری کرے گا دونوں سبب اعیانے ورمی کے شرف اور قوت میں پس اس کی تدبیر اعیانے ورمی پر مقدم کی جائے گی اور اگر جو ہر مادہ اعیانے قروچی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے نہ ہو تدبیر اعیانے ورمی کی اعیانے قروچی پر مقدم کی جائے گی

فصل تیرھویں بیان میں تمطی اور تشاؤب کے

تمطی انگڑائی کو کہتے ہیں اس کی پیدائش اس فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل میں جمع ہو جائے اس واسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہوں قشعریرہ یا لرزہ پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہوتی ہے عارض ہوتی ہے تشاؤب جمانی کو کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے ایک ایسا سبب عارضی پیدا ہوتا ہے ج کی جہت سے جڑے اور ہونوں کے عضل میں انگڑائی پیدا ہوتی ہے اس کو جمانی کہتے ہیں صبح آدمی کو اگر ابتدا بے وقت جمانی ہو بہت برا ہے اور بہتر ہے کہ جمانی بروقت ہضم آخر کے آئے اور اس سے دفع فضلہ مذکور کا ہو جائے کبھی جمانی اور انگڑائی بوجہ بروقت کے اور تکاثف اور کمی تحلل میں اور جاگ اٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے اور جمانی اور انگڑائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہے یہ دفع عاجز ہے یعنی مادہ بخوبی دفع نہیں ہوتا ہے اگر شراب میں نصف حصہ پانی ملا کر استعمال کریں جمانی اور انگڑائی کے واسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہ ہو

فصل چودھویں علاج میں ریاضت کی ماندگی کے

متوجہ ہونا علاج اعیانے میں ذریعہ امان ہے بہت سے امراض کا از قیاسیات کے لیکن اعیانے قروچی کا تدارک اس طرح پر واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہوں ریاضت میں کمی کی جائے بشرطیکہ یہی ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اس کے ساتھ

کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہوں یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہوں دونوں کے ضرر کا تدارک بذریعہ گرنگی اور استفرغ کے اور تحلیل کر دینے اس مادے کے جو بطرف جلد آ گیا ہے ماش کرنے سے جس میں نرمی بسبب استعمال کرنے ایسے روغن کے جس میں قبض نہ ہو کرنی چاہیے اور اس تدبیر اور اس ماش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جس پر عادت جاری ہو لیکن مقدار اس کی کم کرنی چاہیے دوسرے دن مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر رگیں مادہ سے پاک ہوں اور خلط خام گوشت میں حاجت ماندگی کی باقی ہو ماش سے کبھی اس کا نصح ہو جاتا ہے خصوصاً جس وقت قوت دواؤں گرم کی گوشت تک نفوذ کرے اور ذہن الغرب یعنی روغن سفید اسباب میں بہت نافع ہے اور روغن شہت اور بابونہ وغیرہ اور جو شانہ بیج چقندر روغن میں ڈال کر دوہرے برتن میں تیار کریں اور روغن بیج خٹمی اور بیج کرینا اور بیج قاشرا یعنی ہزار پشمان اور روغن اشہ بہتر ہے اسی طرح سے جس روغن میں اشہ داخل کیا جائے وہ مفید ہے اعیانے تمددی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا پیٹ کا بذریعہ ماش نرم کے ایسے روغن نرم سے جو آفتاب میں گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیم گرم پانی سے اور اس میں دیر تک ٹھہرنا بھی اس مراد کو پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن میں دو تین مرتبہ آبز ن کیا جائے جائز ہے اور ہر نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے اور اگر بسبب عرق کے پوچھنے کے کہ اس کے ساتھ تیل بھی پوچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذائے مرطوب قلیل المقدار کھلائی جائے اس لئے کہ اعیانے تمددی میں تقلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیانے قروچی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کر دیتا ہے اگر اس کا عرض بذاتہ بوجہ فضول کے ہو بدون استفرغ کے چارہ نہ ہو گا اور اگر بجمت ایسے ریح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہے زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون دفع ہو جائے گی اعیانے ورمی کا علاج تین فادوں کے واسطے کیا

پائے مگر یہ کہ کسی طرح کا اثر ماندگی کا عضل لطن میں پایا جائے اس وقت بزمی و آسانی
 اس میں بھی تیل ماننا چاہیے غذا میں اس شخص کے توسع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی
 چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا میں زیادہ ہو جو ماندگی بسبب حرارت کے
 پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتدائے ظہور اثر ماندگی کے اس کے پیدا ہونے
 کو منع کرتا ہے اس کے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل
 مواد کو بطرف جلد کے دفع کرے اور جلد کے مواد کو ماش تحلیل کرتی ہے وہ ماش جو
 درمیان سکوت حرکات ریاضت وغیرہ کے کی جاتی ہے یعنی جس وقت ریاضت کرتے
 کرتے ٹھہر جائیں اس وقت ماش کرنی چاہیے تجربہ اس کے حال کا استحمام سے کیا جاتا
 ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ مادگی اس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی خفیف
 تدبیر سے دفع ہو جائے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اس وقت نہلانا حمام میں
 درست نہیں ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کر کے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر حمام
 میں نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا نہ ہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت
 آب حمام کی معتدل ہو اگر رگوں میں صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہوں ابتدا میں
 ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہے بعد اس کے اخلاط خام کا نضح اور تلطیف
 اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہوں حکم سکون ترک ریاضت کا دینا چاہیے
 اس لئے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد کو ترک کرنا چاہیے اس لیے کہ فصد سے
 اکثر اچھا خون نکل جاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح
 کے نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ نہ اس سے فنائے مادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے
 البتہ ادار کا مضائقہ نہیں ہے اور زیادہ گرم چیز بھی نہ دینی چاہیے کہ خلط کو تمام بدن میں
 منتشر کر دے اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بزمی اور بآسانی
 ہو اور واجب ہے کہ اس کی غذا میں فلفل اور کبر اور زنجبیل اور سرکہ جس میں کبر پڑا ہو اور
 سرکہ جس میں لہسن داخل ہو اور سرکہ جس میں اونٹ کٹار اشریک ہو اور جرم ان دواؤں

کے بھی استعمال کیے جائیں اور وہ جو ارضیں جو مشہور ہیں بقدر مناسب اور بعد ظہور نضح اور ظہور رسوب کے بول میں اور نضح پانے خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے اور ادار مناسب ہے اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور تے کا استعمال نہ کرنا چاہیے **فصل پندرہویں چند احوال کے بیان میں جو**

بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہیں اکثر بعد

ریاضت وغیرہ کے تکائف اور ^{تخلخل} اور ترتیب زائد اور بیس مغرط پیدا ہوتا ہے ہم کو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کر کے اس کے بعد اس ماندگی کی تدبیر ذکر کریں جو خود بخود پیدا ہوتی ہے مجملہ ان احوال کے کبھی ^{تخلخل} بدن کو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اس کا عارض ہونا اس وقت ہوتا ہے جب جموڑی سی مالش سختی کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کے کریں مجملہ ان احوال کے تکائف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شے قابض کے یا بھت کثرت فضول اور ان کی غلاظت اور لزوجت کے کہ اس وجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد میں ہو جاتا ہے عارض ہوتا ہے ایضاً سب ایسی ریاضت کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکائف کے موجود ہوں یہی تکائف عارض ہوتا ہے کبھی سب تکائف کا کوئی شے غباری ہوتی ہے جو بدن پر جم جائے یا مالش قوی اور سخت موجب تکائف ہوتی ہے جو تکائف بوجہ برودت اور قبض کے پیدا ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہے اور گرمی دیر میں قبول کرتا ہے اور پسینہ بھی دیر میں نکلتا ہے اور رنگ مائل بسرخ دیر میں ہوتا ہے بروقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام میں نہائیں اور جو فرش حمام میں ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہیں جن کی حرارت معتدل ہے ان پر اس قدر لوٹیں کہ پسینہ آ جائے اور لطیف گرم روغن کی مالش کریں ان کے حق میں بہت بہتر ہے جو لوگ تکائف میں بوجہ ریاضت کے پڑے ہوں ان کی علامت نہ ہونا اس علامت کا ہے جو تکائف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہے علاج اس تکائف کا نکال

ڈالنا مادہ کا ہے اگر فضلہ موجود ہو بعد اس کے استعمال اس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش کے اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حجام یا بعد حمام کے کریں کبھی بعد انفرط ریاضت کے بجهت قلت مالش کے ضعف اور تھکنہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنے کے بھی تھکنہ عارض ہوتا ہے ایسے لوگوں کا علاج ریاضت استرداد سے اور خشک مالش جس میں سختی ہو کر نا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہے غذائیں ایسی کھانی چاہیے جس میں ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت میں معتدل ہوں مگر اندک کے مائل بحرارت ہوں یہی تدبیر کریں اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجهت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگوں کو بدہضمی عارض ہو ریاضت استرداد بلکہ کسی قسم کی ریاضت نہ کریں گے کبھی بجهت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے میں حاصل ہونے سے انسان زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا میں احساس کرتا ہے خصوصاً اپنی زبان میں تا اینکه زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہنچاتی ہے پس اگر یہ زیادتی بجهت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اس کا علاج امراض جزوی کے ساتھ بیان ہو گا اور اگر کسی ایسے سبب سے جس کو ابھی ہم نے شمار کیا ہے عارض ہو مثلاً مشروبات میں زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسائش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جن سے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہے کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کریں اور مالش یا خشونت اور خشک بدون روغن کے یا تھوڑا سا روغن گرم بھی مالش میں استعمال کریں جو خشکی بافراط کوئی شخص اپنے بدن میں دریافت کرے اور از قسم اعیانے قشمی کے ہے اور اس کا علاج بھی وہی ہے جو اعیانے قشمی کا ہے

قشمی کا ہے فصل سولہویں بیان میں اس ماندگی کے

جو خود بخود پیدا ہوتی ہے اگر اعیانے قروچی خود بخود پیدا ہو

شناخت اس کے حال کی اس طرح پر کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہے اندر

رگوں کے دونوں جگہ میں قصد اصلاح مورث تغیر یا آفت عظیم کر کے جس سے آفت
 صغیر برپا ہو اسے چھوڑ دینا نہ چاہیے اگر ضرر دونوں سے برابر ہو پہلے قصد اس بات کا
 تنہا کیا جائے کہ ادویہ ہاضمہ مثل فلائی کے استعمال کریں اور اگر اس معجون پر فطر
 اسالیون ہم وزن انیسون کے زیادہ کریں تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہے اور اگر اس میں
 تھوڑی سی معجون فودنجی ملائیں بعد از انکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلائی کی کم کریں
 جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر میں فقط فودنجی باقی رہ جائے یعنی جس وقت
 اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر خارج ہو جائے اور فقط تدبیر ان اخلاط کی باقی رہے
 جو باہر رگوں کے ہوں معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اوپر
 بیان ہوا اور اندرونی رگوں کے اخلاط کی نسبت مضر ہے اور یہ لوگ جن میں دونوں
 باتیں جمع ہیں ان کے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کریں کل ایسی چیزوں سے جو
 شدت طرف خارج کے جذب اخلاط کریں یا شدت اندر کی طرف اخلاط کو جذب
 کریں اسی واسطے ان کے حق میں جلدی تدبیر قے اور اسہال کی جائز نہیں ہے جب
 تک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج نہ ہو لے ان کے حق میں ریاضت کثیر بھی
 مناسب نہیں ہے جس وقت ماندگی میں سکون پیدا ہو اور رنگ بدن کا اچھا ہونے لگے
 اور بول میں نضح دریافت ہو پس بخوبی ان کے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تھوڑی سی
 ریاضت کرانی چاہیے بعد اس تجربہ کرنا چاہیے اگر دلک اور ریاضت سے کسی قدر مرض
 عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے ان کا استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا
 چاہیے تا اینکه نوبت استھمام اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجب کی پہنچے اور آخر
 کو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی میں مبتلا ہو جائیں اور
 اس کے ساتھ قروح کا بھی احساس کریں تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنی چاہیے اور اگر
 دوبارہ کی ماندگی میں احساس قروح کا نہ ہو تدبیر بذریعہ دلک استرداد کے کرنی چاہیے
 اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح میں اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی

محسوس نہ ہو اس وقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے اعیانے تمددی کا سبب اس
 مقام پر فقط امتلاء بدون روانت خلط کے ہوتا ہے اس کا علاج ان ابدان میں جن کا
 مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہے اور جس بدن کا ہم ذکر کر
 رہے ہیں اس کی تدبیر بذریعہ نطول اور تقطیع کے کرنی مناسب ہے بعد اس کے اعانت
 ایسے امور سے کی جائے جو مناسب ہو اعیار رومی کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اس رگ
 کی فصد لیں جو مناسب بہ نسبت اس عضو کے ہو جس میں ماندگی زیادہ موجود ہو اور
 پہلے ظہور ماندگی کا جس میں ہو اور اگر ماندگی میں سب اعضا برابر ہوں فصد اکل
 یعنی مفت اندام کی لی جائے اور بیشتر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن بلکہ تیسرے دن
 فصد لی جائے پس پہلے دن جس وقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تا خیر نہ
 کرنی چاہیے تا کہ ماندگی متمکن اور تمام بدن میں ٹھہر نہ جائے اور دوسرے اور تیسرے
 دن شب کو فصد لی جائے پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگر
 تپ عارض نہ ہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بارد ملا کر یا روغن معتدل جیسے
 روغن بادام شریک کر کے کھلائیں اور تیسرے دن وہ غذائیں جس میں کاہو اور کدو
 شریک ہو اور ملوکی اور حماضی کا استعمال کریں اور مثل ہمک رضاضی کے بطور اسفید راج
 کے پکا کر کھلائیں اور ان دنوں میں تا امکان پانی پینے سے منع کریں لیکن اگر تیسرے
 دن ان کو پیاس پر صبر نہ ہو سکے اور نہ غذا بخوبی ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب
 سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب دینی چاہیے اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد
 ان استفرغات کے دفعۃً ان کو اتنی غذا دی جائے جو بقدر ان کی حاجت کے ہو اس
 واسطے کہ اگر پوری غذا دیں گے غیر منہضم کا جذب بطرف رگوں کے ہو جائے گا تین
 وجہوں سے **پہلی وجہ یہ ہے** کہ غذا جس وقت قلیل ہوتی ہے معدہ اس کو
 گرفت کر لیتا ہے اور باہر نکلنے نہیں دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبذ سے
 مقابلہ کرتی ہے اور جس وقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اس کو نہیں روکتا بلکہ بیشتر معدہ

جذب کبد کی اپنی قوتِ دفعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہے نسبت اپنے مابعد کے **دوسری وجہ یہ ہے** کہ غذائے کثیر معدے میں بخوبی ہضم نہیں ہوتی **تیسری وجہ یہ ہے** کہ بروقت کثرتِ غذا کے رگوں تک بھی زیادہ غذا پہنچتی ہے رگیں بھی اس کی ہضم سے عاجز ہوتی ہیں **فصل**

سترھویں بیان تدبیر ان ابدان کا جن کے مزاج

اچھے نہیں ہیں یہ بدن یا خٹلی ہیں یا ازراہ خلقت کے نمونہ ہیں مٹلی سے وہ بدن مراد ہیں جن کے مزاج اصل خلقت میں اچھے ہیں مگر فی الحال بوجہ خطائے تدبیر کے ان کے مزاج میں برائی پیدا ہوئی ہے اور تدبیر میں اس قدر طول ہوا ہے کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہو گئی ہے اور اس بدن میں جاگزیں ہوئی اور نمونہ اس بدن کو کہتے ہیں جس کا مزاج اصل خلقت میں تا درست ہو بدن خٹلی کی شناخت خطائے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کی جاتی ہے تا کہ علاج ان کا باضد کیا جائے اور کبھی حالِ صحیحہ بدن کا بھی اس پر دلیل ہوتا ہے اور نمونہ بدن میں فساد مزاج یا ابتدائے خلقت سے ہویا ابتدائے اس سن کے جس سن میں اب بدن ہے ہم ابتدائے بیان معالجہ ابدان نمونہ کا ابدان مشائخ سے کرتے ہیں **تعلیم تیسری** فن تیسرا اس میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل پہلی بیان عام تدبیر مشائخ کا مجملی تدبیر ان

لوگوں کی استعمال اس چیز کا ہے جس سے تربیب اور نشین ساتھ ہی حاصل ہو اور نیند کا بڑھانا بستر خواب پر زیادہ ٹھہرنا بہ نسبت جوانوں کے غذا میں ان کے اہتمام کرنا اور استھمام مشروبات مناسب حال تجویز کرنا ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم کا ان کے معدوں سے براہ مشانہ اور امعا کے کرانا اور ہمیشہ ان کی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے ماش جو معتدل کمیت اور کیفیت میں ہو مع روغن کے بعد اس کے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو ان کو بہت مفید ہے اور جو شخص ضعیف ہو اس کے بدن کی ماش

جنہیں بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسی طرح کا تمدد بطرف جگر یا
 بطن کے نہ پیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگر یہ باتیں نہ ہوں دودھ کا
 استعمال بے شک مفید ہے اس لئے کہ غذائے بدن بھی ہوتا جاتا ہے اور ترطيب بھی
 کرتا ہے بہت بہتر دودھ گوسفند اور مادہ خمر کا ہے مادہ خمر کے دودھ میں یہ بات ہے کہ وہ
 پھٹ کر معدے میں مثل پتھر کے نہیں ہو جاتا ہے اور بہت جلد معدے سے اتر جاتا ہے
 خصوصاً اگر اس کے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اس کے چراگاہ کی خبر گیری کرنی چاہیے تاکہ
 کوئی چیز بکھی خواہ تیز یا ترش یا شور چرنے نہ پائے ترکاریاں اور فواکہ جن کو مشائخ
 کھا سکتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اس کو مری اور زیت سے خوشبو کر
 کے خصوصاً قبل طعام کے اگر استعمال کریں تلین طبیعت پر معین ہو گا جس وقت
 استعمال نوم کا کسی وقت میں کریں اور اس وقت سونے کی عادت بھی ہو اس سے فائدہ
 پاتے ہیں زنجبیل پروردہ ایسی دواؤں میں جو انہیں موافق ہیں اور اکثر گرم مرے کا بھی
 استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جائے نہ اس قدر کہ جو
 بدن میں خشکی پیدا کرے پس واجب ہے کہ ان کی غذائیں مرطب ان مریات سے
 بطریق ہضم اور تلین کے اثر پذیر ہوں اور تجھیف کا اثر قبول نہ کریں واسطے تلین
 طبیعت کے منجملہ ان چیزوں کے جو لائق ان کے بدن کے ہیں فواکہ میں سے انجیر تر
 اور آلوے بخارا گرمیوں میں اور انجیر خشک جو ماء العسل میں پکایا جائے جاڑوں میں
 مگر یہ سب چیزیں قبل طعام کے واسطے تلین طبیعت کے دینی چاہئیں ایضاً بلباب یعنی
 عشب پیچہ جو پانی اور نمک میں جوش دیا جائے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا
 جائے اور بیخ بفساج اگر شوربائے مرغ میں ڈالیں یا شوربائے چقندر یا کرنب میں
 شریک کریں وہ بھی مفید ہے اگر ان کی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایک دن نرم رہے اور
 بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہ ہو اس وقت مسہل اور مزلق چیزوں کی حاجت نہیں
 ہے اور اگر ایک دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب اور بلباب اور بلباب

قرطم یعنی شیرہ کڑ کا آب جو میں شریک کرے کافی ہے یا بمقدار ایک یا دو جوزہ کے صمغ بطم اور زیادہ مقدار اس کی تین جوزہ ہے کہ بالخاصیت ملیں ہے اور احشاء میں جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً ان کو وہ دو مفید ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور وہ گوند لباب قرطم سے اس میں انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اس کی ایک جوزہ ہے حقہ روغن سے کرنا بھی مفید ہے کہ اس میں باوجود قوت استفراغ کے تلبین احشاء کی بھی ہے خصوصاً زیت شیریں سے حقہ کرنا تیز حقوں سے ان لوگوں کو بچانا چاہیے کہ ان کی آنتوں میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقہ تر جس میں دہن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہے جس وقت چند روز ان کی طبیعت میں قبض پیدا ہو ایضاً اور بھی واسطے مشائخ کے اووہ ملیں طبیعت ہیں جن کا ذکر قراہدین میں ہم خاص واسطے ان کے کریں گے واجب ہے کہ استفراغ کہول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نہ کیا جائے اسہال معتدل ان کے واسطے مناسب ہے

فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان میں بہترین

شراب ان کے واسطے شراب کہنہ سرخ ہے تاکہ ادرار اور تخین ساتھ ہی کرے اور نئی شراب جو سفید ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے ہاں بعد غذا کے اگر استہمام کریں اور پیاس معلوم ہو اس وقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہیں گویا کہ وہ عوض پانی ہے شیریں شراب اور میٹھی چیزیں مشروب جن سے سدہ پڑنے کا خوف ہو چاہیے کہ اس سے پرہیز کریں

فصل چوتھی تفتیح سدہ مشائخ کے بیان میں

اگر مشائخ کے بدن میں سدہ پڑ جائیں اور آسان تر اخراج ان سدوں کا ہے جو بوجہ پینے کے شراب سے پیدا ہوں واجب ہے کہ تفتیح ان سدوں کی معجون فودنجی اور فلانی سے کی جائے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جائے اور اگر ان کی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھیں تریاق بھی ان کو بہت فائدہ کرتی ہے

خصوصاً جس وقت سدے پیدا ہوں اسی طرح اٹا ناسیا اور امر و سیا جو ایک قسم کی خاص دوائیں مرکب ہیں لیکن واجب ہے کہ تربیب ان کے بدن کی بعد استعمال ان چیزوں کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کے و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاؤں کے مثل ماء اللحم خندروس اور جو کے ساتھ کی جائے شراب العسل کا بھی استعمال ان کو نافع ہے سدوں کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو میں یا مستعد ہونے کسی عضو کے اس بات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل میں ایسی چیزیں بڑھائی جائیں جو رفع سدہ کے واسطے مخصوص ہیں جیسے تخم کرفس کہ اعضائے بول تک اثر شراب العسل کا پہنچا دیں اور اگر سدہ حصوی ہوں یعنی بشکل پتھری کے ہوں کرفس سے قوی دوا مثل فطر اسالیون کے شراب العسل میں جوش دینی چاہیے اگر سدہ ریہ میں ہو اس وقت زونا پر سیا دشان سلخہ وغیرہ ملانا چاہیے

فصل پانچویں دلک مشائخ کے بیان میں مالش

مشائخ کے بدن کی معتدل مقدار اور کیفیت میں کرنی چاہیے اور جو اعضا ان کے بدن میں ضعیف ہیں یا مالش سے ان کو گزند پہنچتا ہے ان کی مالش ترک کرنی چاہیے اور اگر چند مرتبہ مالش کی جائے ہر مرتبہ پارچہ ہائے سخت سے یا خالی ہاتھوں سے کرنی چاہیے یہ تدبیر ان کو نافع ہے اور ان کے اعصاب کے امراض کے نوائب کو منع کرتی ہے اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہے

فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان میں

ریاضت مشائخ کی بحسب حالات ان کے مختلف ہوتی ہے یعنی جیسے ان کے بدن کے حالات ہوں اور جیسی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہوں اور جیسی عادت ان کو ریاضت میں ہو ویسی ہی ریاضت بھی ان کی مناسب ہوتی ہے اگر ان کے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہوں ریاضت معتدل ان کو موافق ہوگی پھر اگر کوئی عضو ان کے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہ ہو خاص اس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی

چاہے مثلاً اگر سر میں دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہوں خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑھتے ہوں ایسی ریاضتیں ان کو مفید نہ ہوں گی جس میں سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہے کہ ریاضت بذریعہ مشی اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کریں یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اس میں نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت ان کے پاؤں میں ہو ایسی ریاضت اختیار کریں جس میں اعضائے فوقانی متحرک ہوں مثل اس کے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈال کے چھوڑانے کا زور کریں اور پتھر پھینکنا یا اٹھانا اگر آفت وسط جسم میں ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونوں اطراف کی ریاضتیں یعنی ہاتھ اور پاؤں کی مفید ہوں گی اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہ ہو اگر آفت بطرف سینہ کے ہو ان کو فقط ریاضت اعضائے تحتانی کی مفید ہوگی اگر گردہ اور مثانہ میں آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دے گی ان کو یہ بات ممکن نہیں ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑھا کر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت کے قوی کریں یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہے جو اور سن میں نہیں ہے اور کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہے ان کو بھی موافق ہے ان کے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اس لئے کہول اپنے اعضائے ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسی ریاضت سے کر سکتے ہیں جو ان اعضا کو موافق ہو اور ان اعضا سے ہوسکے۔ مشائخ کے جو اعضائے مریض ہوں بیشتر ان کی بھی ریاضت کر سکتے ہیں اکثر ان کو اس کی اجازت نہیں دی جاتی ہے یعنی جس وقت وہ اعضا گرم یا خشک ہوں یا ان میں ایسا مادہ ہو جس کی عفونت اور ریس کا خوف ہو جس میں نضح پیدا نہ ہو **تعلیم**

چوتھی بیان میں تدبیر اس بدن کے جس کا مزاج

فاضل یعنی درست نہیں ہے اور اس تعلیم میں پانچ فصلیں ہیں

فصل پہلی درست کرنا اس مزاج کا جس میں

حرارت بڑھ گئی ہو سوء مزاج گرم کے ساتھ کبھی پوست اور رطوبت

میں اعتدال ہوتا ہے اور کبھی یوست کا غلبہ ہوتا ہے یا رطوبت کا اگر سوء مزاج گرم میں یوست اور رطوبت دونوں معتدل ہوں اس وقت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور بافراط نہ ہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو یہ کیفیت مزاج کی زمانہ دراز تک ٹھہر سکتی ہے اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتھ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجھا دیتی ہے کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت میں خشکی پیدا ہوتی ہے اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جائے ایسے شخص کا حال وقت منتہائے شباب کے اچھا ہوتا ہے کہ اس وقت دونوں کیفیتوں میں برابر ہو جاتا ہے جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہے رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہے اور حرارت گھٹتی جاتی ہے اب ہم کہتے ہیں مجملاً تدبیر گرم مزاجوں کی منحصر دو غرض میں ہے **اول یہ ہے** کہ ان کا مزاج معتدل کر دیا جائے

دوسرے یہ ہے کہ ان کی صحت بروقت حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور اس میں کمی نہ ہو پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت ان لوگوں کے خیال کیا جاتا ہے جو اکثر لذات کو ترک کریں اور پابندی اور التزام ان کے مزاج میں زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکیں تا اینکه رفتہ رفتہ ان کا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اس لیے کہ اگر ان کی تدبیر بلا تدبیر کی جائے اکثر امراض پیدا ہوں گے دوسری تدبیر اسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ ان کے مزاج کے ہوتا کہ ان کی صحت موجود بحال خود باقی رہے جو لوگ گرم مزاج ایسے ہیں کہ ان کی رطوبت اور یوست میں اعتدال ہے ابتدائے امور میں قریب بصحت ہوں گے اور ان کے مزاج میں سرعت دانتوں کے نکلنے کی اور بالوں کے پیدا ہونے کی ہوگی اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کریں گے خوش بیانی کے ساتھ اور باتوں میں جلدی بلکہ چال میں بھی سرعت پیدا ہوگی پھر جس وقت جواں ہوں گے حرارت مزاج کی بڑھ جائے گی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی مزاج میں ان کے خلط کی لذاع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفر کا ان کے بدن میں

زیادہ ہوگا ابتدائے سن میں یعنی سن صبی میں ان کی تدبیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگوں کی تدبیر ہے جب ان زیادہ بڑھے ان کی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اس سے ادراہ بول اور استفراغ خلط صفرا کا اس طرف سے ہو جہر ان کے فضول بالطبع مائل ہوں خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہ ہو خفیف چیزوں سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے قے کے واسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ نبیذ کے اسہال کے واسطے خمیرہ بنفشہ تمر ہندی شیر خشک ترنجبین مناسب ہے ریاضت میں ان کے تخفیف کرنی چاہیے غذا ایسی ہو جس کا کیموس اچھا بنے کبھی ایک دن میں تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے جو چیز گرمی پیدا کرے اس سے اجتناب کرنا چاہیے اگر بعد کھانے کے استحمام سے تمد اور ثقل جانب کبد بطن کے پیدا نہ ہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کم کریں اور اگر ان میں سے کوئی چیز عارض ہو استعمال مفتحات کا مثل فیساندہ فسنتین اور دوائے صبر اور انیسون اور بادام اور مرکب ^{سکک} اور تجمین وغیرہ کے کریں اور بعد طعام کے استحمام نہ کریں واجب ہے کہ یہ مفتحات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کریں کہ دوسرے غذا کے وقت آنے میں دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب دن کے سونے سے اٹھیں کہ اس کے بعد استحمام کیا جاتا ہے ہمیشہ تیل کی مالش بدن میں کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگوں کے مناسب حال ہے اور آب سرد بھی نافع ہے جن لوگوں کا مزاج خشک مائل بجمرات ہے ابتدائے سن میں یہ تدبیر ان کے بھی لائق ہے اور جن کا مزاج گرم اور تر ہے ان کے بدن عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر مادے بطرف اعضا کے گرتے ہیں چاہیے کہ ان کی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو باہمہ ریاضت میں نرمی رہے تاکہ بخونت نہ پیدا کرے ایسی حرکت کی بھی احتیاط رہے جس سے اخلاط میں ثوران نہ پیدا ہو اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگوں میں وہی شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہ ہو تدبیر صائب یہ ہے کہ ان کی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام اور تعب اور مشقت بعد دفع

کرنے کل فضول کے ہو اور فصل رنج میں ان پر احتیاطاً فصد اور استفرغ واجب ہے

فصل دوسری اصلاح مزاج اس شخص کی جس کے

مزاج میں برودت زائد ہو اقسام ان لوگوں کے بھی تین ہیں جن

لوگوں کے مزاج میں باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یوست میں اعتدال ہو

اس کو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کریں جس سے حرارت غریزی میں حرکت پیدا ہو اور

یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذائے گرم کے ہو جو رطوبت میں اور یوست میں معتدل ہو مثل

اوبان مسخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفرغ کے جو خاص واسطے رطوبت کے ہے

اور بذریعہ ایسے استحمام کے جن سے عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتیں جو ان کے لائق

ہیں اس لیے کہ یہ لوگ اگرچہ ان کی رطوبت میں اعتدال ہے لیکن بوجہ زیادتی برودت

کے احتمال ہے کہ بعض اوقات میں ان کی رطوبت بڑھ جائے گی جو مزاج ایسے ہیں

کہ مزاج میں باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہے ان کی تدبیر اور مشائخ کی تدبیر

ایک سی ہے

فصل تیسری تدبیر میں ان ابدان کے جو مرض

کو بسرعت قبول کرتے ہیں بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اس وجہ

سے ہوتا ہے کہ اخلاط بدن می بھرے ہوئے ہیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط کی

بذریعہ تدبیر مذکور آئندہ کے کم کر کے بقدر معتدل باقی رکھی جائے یا بوجہ خامی اخلاط

کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہیں اس کی تدبیر یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کی

جائے اور غذا ایسی اختیار کی جائے جو توسط جزو بدن ہو قلت اور کثرت میں تعدیل

مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام

کے اگر ان دونوں کی عادت ہو کرنی چاہیے اور اگر عادت نہ ہو ریاضت خفیف اور دلک

خفیف کا استعمال کریں اور غذا چند اوقات میں کھلائی جائے ایک ہی مرتبہ اتنی ندوی

جائے جس میں سیری حاصل ہو اور اگر بدن ان کا ایسا ہو کہ پسینہ اس سے آسانی نکل

سکے اور اس کا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکلنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے اگر غذا کے وقت میں تاخیر کرنے سے انصاف صفرے کا معدے پر نہ ہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دی جائے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کریں وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہ ہو چوتھا گھنٹہ دن کا ہے ان گھنٹوں سے دن کے جو برابر ہوا اگر اتنی دیر تاخیر کرنے میں غذا کے احتمال انصاف صفرے کا معدے پر اس وقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے اگر جگر میں سدے پڑنے کے علامات محسوس ہوں ایسے مفتحات سے جن کا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب ان کے مزاج کے ہوں علاج کرنا چاہیے اور اگر اس کی جہت سے کوئی ضرر اس کے سر میں پیدا ہو اس کا مدارک مٹھی سے کرنا چاہیے اگر اس کے معدے میں طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخود منحدر ہو جائے اس کو نفیثت جاننا چاہیے ورنہ اس کے انحدار کی تدبیر زیرہ اور انجیر جو ہمراہ اس قرطم کے معجون کیے جائیں جس کی صفت اوپر مذکور ہو چکی ہے کرنی چاہیے

فصل چوتھی فرہ کو لاغر کرنے کے بیان میں

اس کی تدبیر بہت جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جد اول غذا کو چوس نہ سکیں اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جس کی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے اور پے در پے حمام کرنا قبل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور اوبان محلل کی مالش اور معاجین سے اطریفل صغیر اور دواء الملک اور تریاق اور پیناسر کہ کامری کے ساتھ نہار منہ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کی مقالہ زینت میں کی جائے گی **فصل پانچویں**

لاغر کو فرہ کرنے کے بیان میں بہت قوی سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہو گا خشکی مزاج کی اور بیوست ماساریقا میں پیدا ہونی اور بیوست مواد کی ہے ماساریقا میں جب خشکی پیدا ہوتی ہے غذا کو قبول نہیں کرتی ہیں خشکی اور لاغری بڑھتی جاتی ہے۔ واجب ہے کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کی جائے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہوتا ایک جلد سرخ ہو جائے بعد اس کے مالش سخت کی جائے اس کے بعد

زلفت کو طلا کریں اس کے بعد اعتدال ریاضت کریں اس کے بعد استحمام اس طرح پر کریں کہ بہت جلد فارغ ہو جائیں بعد اس کے خشک رومالوں سے بدن کو چاک کریں بعد اس کے تھوڑے تیل کی مالش کریں اس کے بعد غذائے مناسب تناول کریں اور اگر بنظر سن اور فصل اور عادت کے آب سرد کا تھل ہو سکتے بدن پر اپنے ڈالیں نہایت مقدار اس دلدک سخت کی جو اس طلائے زفت پر مقدم ہے یہ ہے کہ جس قدر بدن مالش سے پھول اٹھے اس کا بیٹھنا شروع نہ ہو اور یہ دلدک قریب اس کے ہے جو ہم نے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے میں بیان کی ہے تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم میں آئے گی **تعلیم پانچویں انتقالات کے بیان میں** اور اس میں ایک فصل اور ایک جملہ ہے

فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان میں اوائل ربیع

میں بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے اور اسی فصل میں خاص کرتے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کی جاتی ہے غذا میں تلطیف یعنی کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہیں جاتی ہے بلکہ مختلف اوقات میں چند مرتبہ کر کے پوری غذا کھانی چاہیے شربت اور پوپ جن سے اطفائے حرارت کا اثر پیدا ہوا استعمال کیے جاتے ہیں اور ہر ایک شے گرم اور تلخ اور تیز اور شورترک کی جاتی ہے فصل صیف میں غذا اور مشروب اور ریاضت میں کمی کرنی چاہیے آسائش اور آرام کا التزام حرارت کی بھجانے والی چیزوں کا استعمال اور بے تکلف تھے کرنا جس کو ممکن ہو اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہے خواہ وہ جگہ جس میں شعاع اور دھوپ نہ آتی ہو ٹھہرنا چاہیے فصل خریف میں خصوصاً وہ خریف جس کی ہوا مختلف ہو عمدہ تدبیروں کا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزوں کا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اس کو سرد پر ڈالنے سے

اجتناب کرے اور سرد مقام میں سونے سے جہاں بدن میں پوست اترنے لگے بچانا چاہیے اور بروقت امتلائے طعام کے اس فصل میں سونا نہ چاہیے دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے فصلی فواکہ اور ان کا بکثرت کھانا چھوڑ دے استحمام سوائے آب نیم گرم اور پانی سے نہ کرے جب دن اور رات اس فصل میں برابر ہو جائے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا میں فضول اندر بدن کے تحقیق نہ ہو جائیں علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مناسب حال یہی ہوتا ہے کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت دینے میں مشغول نہ ہوں ان کو بھی مناسب ہے کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوئے ہیں اسی طرح رہنے دیں قے کرنے سے فصل خریف میں اطباء منع کرتے ہیں اس لیے کہ تپ پیدا کرتی ہے شراب اس فصل میں ایسی چاہیے جس میں پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نہ کرنی چاہیے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ کثرت بارش کی فصل خریف میں اس کے شر سے امان دیتی ہے فصل شتا میں چاہیے کہ تعب بدن میں زیادہ پیدا کرے اور غذا میں زیادتی کرنی چاہیے لیکن اگر شتا جنوبی ہو اس وقت ریاضت میں زیادتی اور غذا میں کمی کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ غذا میں ایسے گیہوں اختیار کرے کہ جس کی روٹی قوی تر ہو اور اس کے آٹے میں چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت ان گیہوں کے جو گرمیوں میں کھائے جائیں اور یہی حال گوشت کی سب قسموں اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کا ہے ترکاریاں اس فصل میں کرنب چقندر کرفس اور بھوا اور چولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے کمتر صحیح ابدان میں کوئی مرض اس فصل میں پیدا ہوتا ہے پھر اگر جاڑوں میں کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہے بشرطیکہ استفراغ واجب ہو اس لیے کہ جاڑوں میں مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہیں ہو سکتا خصوصاً اگر مرض حار ہو اس لئے کہ حرارت غریزی جو مدبر بدن ہے جاڑوں میں بہت قوی ہوتی ہے بوجہ اس کے کہ تحلیل جاڑوں میں نہیں اور

بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہے اور تمامی قوائے طبعی اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہیں **بقراط** کے نزدیک جاڑوں میں اسہال بہتر ہے سوائے فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانتا ہے اور گرمیوں میں قے کو مناسب جانتا ہے اس لئے کہ اخلاط گرمیوں میں اوپر آ جاتے ہیں اور جاڑوں میں اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہیں پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے ہو جاڑوں کی اگر فاسد ہو جائے اور اس میں وبائیت آ جائے چاہیے کہ بدن کے سبک کرنے پر اہتمام کیا جائے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزوں سے معتدل کی جائے جو تدبیر اور ترتیب قوی پیدا کریں اور یہ تدبیر ہوائے وبائی کے واسطے واجب ہے یا مکان کی ہوا گرم کی جائے اور جس جہت سے فساد ہوا میں پیدا ہوا ہے اس کی ضد سے اصلاح کریں خوشبودار چیزیں ایسی ہوا کی اصلاح میں نہایت مفید ہیں خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوائے وبائی کے ہوں ہوائے وبائی میں ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی حاجت کم ہو جائے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام اور راحت اختیار کرے اکثر فساد ہوائے زمین کی وجہ سے ہوتا ہے چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دیں اور تخت پر بیٹھنا اختیار کریں اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کریں اور ہوا کی جلانے والی چیزیں تلاش کریں اکثر مبداء فساد ہوا کا خاص ہوا سے ہوتا ہے اسی جہت سے کہ قریب کی ہواؤں کا فساد اس ہوا میں آ جاتا ہے یا فساد ہوا کا کسی امر آسانی سے جس کی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ ایسی وبا میں ایسے تہ خانوں کے نیچے پناہ لیں اور ایسے گھروں میں سکونت اختیار کریں جن کی دیواریں اونچی ہوں اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہیں اس میں پناہ لے بخورات جو ہوا کی عفونت کی اصلاح کریں کندر سعد آس گل سرخ صندل سرکہ کا استعمال وبائی اس کی آفات سے پناہ دیتا ہے امراض جزوی میں اس کی باقی ماندہ تدبیر بھی بیان کی جائے گی **جملہ تدبیر مسافر کے بیان میں** اس میں آٹھ فصلیں ہیں **فصل پہلی بیان**

زیادہ یا کیفیت ان چیزوں کی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہیں اسی طرح غیر طبعی عادت جاری ہوتی ہے جیسے خون بوا سیر یا خون حیض باقی یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شے فاسد یا غیر فاسد کی پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کے ہے سوائے بری عادت کے اور عادت کا ترک نہ کرنا چاہیے اور اگر ترک کریں تو بتدریج ترک کریں کبھی امور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہیں جیسے ہمیشہ شفیقہ کے رہنے سے خوف انتشار عین اور نزول الماء آنکھ کا خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مچھر وغیرہ کے جس وقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہو جائیں اور آنکھ میں ضعف بصارت ہونے لگے دلیل نزول ماء کی آنکھ میں ہوتی ہے اگر گرانی خشکی ذہنی طرف بدن کے پیدا ہوا اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کرے گی گرانی اور تمدا اگر پیٹھ کے نیچے اور تہرگاہ میں پیدا ہوا اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جائے مرض گردہ پر دلالت ہوگی براز میں خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہ ہو یا قان پر دلالت کرے گا اگر سوزش بول میں زمانہ دراز تک ہوا کرے مثلاً اور قضیب میں قروح ہونے پر دلالت کرے گی اسہال ایسا کہ جس سے متعدد جلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہے سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور نفخ شکم اور درد اطراف ہو تو نفخ پر دلالت کرے گا خراش متعدد میں اگر بوجہ چھینے پڑنے کے نہ ہو بوا سیر پر دلالت کرے گی دلوں اور سلع کا پیدا ہونا دیکھ کر بہرہ پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہو اچا ہوتا ہے داد سے خوف برص اسود کا ہوتا ہے بہق انہض سے خوف برص انہض کا ہوتا ہے

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافروں کا مسافر

سے کبھی ایسی باتیں ترک ہو جاتی ہیں جن کا خوگر اپنے اہل و عیال میں ہوتا ہے اور سفر میں اس کو تعب اور ماندگی بھی پہنچتی ہے پس واجب ہے کہ اس کو ایسی چیز پر براہیختہ کریں کہ اس کی خوگری اپنی ذات کی تدبیر میں ایسی مصروف ہو کہ اسے امراض کثیرہ عارض نہ ہونے پائیں زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر

بھی ضرور ہے پس واجب ہے کہ اپنی غذا جدید الجواہر اور مقدار معتدل مقرر کرے تاکہ
 بخوبی ہضم ہو جائے اور فضول رگوں میں باقی نہ رہیں اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے
 سوانہ ہوتا کہ طعام اس کا فاسد نہ ہو جائے پانی کے پینے میں احتیاط کرے تاکہ پیٹ
 میں زیادہ ہلنے سے آواز پیدا نہ ہو اور پھیل نہ جائے اور تاخیر غذا میں یہاں تک کرے
 کہ منزل پر پہنچ جائے مگر کوئی سبب ایسا داعی ہو جو آگے ہم بیان کریں گے پھر اگر تناول
 غذا میں بچا رنگی ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے برسمیل ناشتے کے مگر اتنی کم ہو کہ اس کے
 کھانے سے پیاس نہ لگے رات کو منزل کرے یا دن کو اور اپنی ماندگی اتارنے کی ایسی
 تدبیر کرے جو باب اعیان میں مذکور ہو چکی ہے اگر خون سے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط
 سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے اگر تخمہ میں مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک
 پیدا ہو اور سو جائے بعد اس کے سفر کرے مسافر پر واجب ہے کہ رفتہ رفتہ مسافت
 بڑھائے بس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ میں پیش
 نظر ہو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے اگر تخمیناً یہ بات معلوم ہو کہ آئندہ سفر میں
 بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے اس کا خوگو ہو جائے جس غذا کا سفر
 میں کھانے کا اتفاق ہوگا پہلے سے اس کو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے
 جو مقدار میں کم اور جزو بدن زیادہ ہو ترکاریاں اور فواکہ اور جو ایسی چیزیں ہیں کہ اخلاط
 خام پیدا کرتی ہیں ان کو ترک کرے مگر ضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اس کا خیال ہو
 کہ آئندہ ان کے کھانے کی ضرورت ہوگی اکثر براہ نظر ار مسافر کو اس بات کا آمادہ
 رہنا پڑتا ہے کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکه بھوک اس کی کم ہو جائے اس امر پر معین ایسے
 طعام ہیں جو از قسم کلبی بھنی ہوئی کے ہوں اور کبھی کلبی کے کباب مع اور لزوجات اور
 پگھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور چربیوں میں گائے کی چربی کہ اس مرکب
 چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتد بہ تک بھوک پر صبر کر سکتا ہے بعض اہل تجربہ
 کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اس میں تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل

قیروطی بنائے اور پی جائے دس دن تک بھوک نہ معلوم ہوگی اسی طرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے پس واجب ہے کہ ان کے ساتھ وہ دوائیں جو پیاس میں تسکین دینے والی ہیں اور ان کا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش میں کریں گے موجود رہیں خصوصاً تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جائے اور جن غذاؤں سے پیاس بھڑکتی ہے جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزیں اور کلام میں کمی اور چلنے میں نرمی کرے اگر پانی سرکہ کے ہمراہ پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش میں کافی ہوگا جہاں بہت پانی نہ ملے

فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان

خصوصاً سفر میں اور تدبیر اس شخص کی جو

گرمی میں سفر کرے جو لوگ گرمیوں میں سفر کرتے ہیں وہ بھی اگر اپنے مناسب تدبیر نہ کریں آخر میں یا ضعیف ہو جائیں گے یا ان کے قوتے متخلل ہو جائیں گے پھر ان میں طاقت حرکت کی باقی نہ رہے گی اور پیاس ان پر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہنچاتی ہے پس واجب ہے کہ مسافرین کوشش اپنے چھپانے کی دھوپ سے زیادہ کریں اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائیں اور اس پر لعاب اسبغول اور عصارہ تخم خرفہ طلا کریں کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستوا اور شربت نوا کہ وغیرہ کے اس لیے کہ اگر وہ سوار ہو جائیں اور پیٹ میں کچھ نہ ہو تحلل ان کو زیادہ ضعیف کرے گا بوجہ نہ ہونے بدل ماحلل کے بدن میں اس واسطے واجب ہے کہ تھوڑا سا کھالیں ان چیزوں میں سے جن کا ذکر ہم نے کیا اس کے بعد اتنا ٹھہر جائیں کہ غذا معدے سے اتر جائے اور چلتے وقت پیٹ میں نہ بے اور واجب ہے کہ اپنے ہمراہ راہ میں روغن گل اور بنفشہ رکھیں کہ اس کو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہیں اکثر جس کو آفت گرمی کی سفر میں پہنچی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی میں تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ

استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کریں اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں اگر لون مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتھنوں اور منہ کو نماملہ اور دہان بند سے باندھیں اور مشقت پر صبر کریں اور پہلے سے پیاز دوغ میں ڈال کر پیئیں خصوصاً اگر دوغ میں پروردہ کیا ہو یا رات سے بھگویا گیا ہو پیاز کو کھالے اور دہی کو پی لے واجب ہے کہ پیاز قبل دہی میں ڈالنے کے قوی ہو اور اس میں تقطیع زیادہ ہو اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استسحاق کریں روغن تخم کدو پینے سے بطور ہریرے کے لون کی وہ مضرت جس کی آئندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے اگر کسی شخص کو لون کا صدمہ پہنچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اسی سے اپنے منہ کو دھوئے اور غذا میں سرد ترکاری اختیار کرے اور سرد پر سرد روغن چینیلی روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصاہ سرد چیزوں کے جیسے کلغہ وغیرہ اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھے اور بعد اس کے سائے اور جماع سے پرہیز کرے مچھلی شوراس کو فائدہ کرتی ہے جس وقت اذیت لون کی برطرف ہو جائے پانی میں ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے دودھ سے بہتر کوئی اس کی غذا نہیں ہے اگر تپ نہ ہو اور اگر تپ از قسم حمیات بومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے لون مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہو کر پانی نہ پیے ورنہ اسی وقت مر جائے گا بلکہ کلی کرنے پر جرات کرتا رہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہ ہو جرعہ جرعہ پانی پیے جس وقت اذیت لون میں تسکین اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جائے اس وقت پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اس کے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمہ آفتاب یا ہوا کا پہنچا ہو چاہیے کہ مکان سرد میں بیٹھے اور پاؤں کو سرد پانی سے دھوئے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے اور غذا سرلیع لہضم اختیار کرے

فصل چوتھی تدبیر مسافر کے سردی

پہنچنے کے بیان میں مسافروں کو زیادہ سردی میں بھی عظیم خطرہ

ہوتا ہے اگرچہ احتیاط چلنے پھرنے میں کرے پھر بے احتیاطی میں کیا حال ہوگا بہت سے مسافر جو خوب اوڑھے اور لپیٹے ہوئے بدن کو ایسے کپڑوں سے ہوتے ہیں جو ان کو میسر ہیں پھر ان کو شدت بردگی اور اس دمہ کی جوشدت برودت سے پیدا ہوتا ہے قتل کرتی ہے اس طرح سے کہ تشنخ اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مر جاتا ہے جیسے کوئی ائیون یا بیروج کھا کر مر جائے اگر کوئی اس حال تک نہ پہنچے اور مر نہ جائے اکثر اس جوع میں مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہیں اس کی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہم نے اپنے مقام میں ذکر کی ہے پہلے سب سے زیادہ ان کو مناسب یہ ہے کہ ان کے مسامات بند کیے جائیں اور ناک اور منہ اس طرح پر بند کریں کہ اس میں ہوائے سرد داخل نہ ہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کریں جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کریں گے جس وقت مسافر کا ہوائے سرد میں وارد ہو مناسب نہیں ہے کہ جھٹ پٹ اپنے کو اوڑھنے والی چیزوں میں چھپائے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا اوڑھے اور تانے کا استعمال بجلت جائز نہیں ہے اس کے نزدیک نہ جانا چاہیے اگر بدون تانے کے چارہ نہ ہو اس میں بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے نہایت مناسب وقت اس کے پرہیز کا وہ ہے جس وقت اس کا ارادہ سرد ہوا میں چلنے کا ہو یہ تدبیرات اس کی ہیں کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن میں سستی اور سقوط قوت پیدا نہ ہو لیکن جس وقت سردی جسم میں اثر کر جائے ضرور بجلت استعمال اوڑھنے اور روغن گرم کا خصوصاً جس روغن میں تریاقیت ہو جیسے روغن سوسن کرنا چاہیے جس وقت مسافر سردی میں اترے اور بھوکا ہو اور کوئی گرم چیز کھائے اس کی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے حمی عجیبہ مسافروں کے واسطے چند غذائیں خاص ہیں کہ بروقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہیں اور باآسانی مل سکتی ہیں یہ وہ غذائیں ہیں جن میں لہسن اور جوز اور رائی اور پینگ داخل ہو اور اگر اس میں تھوڑا سا مصل یعنی کشک دوغ خشک شدہ داخل کریں لہسن کی بوجاتی رہے گی جوز اور مسکہ بھی ان کے واسطے بہتر ہے خصوصاً اگر اس کے اوپر شراب خالص پیئیں

مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے کہ گرسنہ سردی میں سفر نہ کرے بلکہ غذا سے پر ہو کر تھوڑی دیر ٹھہر کر تاکہ غذا پیٹ میں قرار پکڑ لے اور طخ معدے کی گرمی غذا میں آ جائے بعد اس کے سوار ہو اور چلے ہینگ بھی جس شخص کے بدن میں بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہو گرمی پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر مسلم شراب میں پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب میں پڑے مسافر کے واسطے چند چیزیں ایسی ہیں کہ اس کے بدن کو تاثیر برودت سے منع کرتی ہیں منجملہ ان کے روغن زیتون وغیرہ ہے لہن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اس شخص کے جس کو برودت ہوا کی پہنچے

فصل پانچویں حفاظا اطراف کی برودت سے

واجب ہے کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تاکہ ایک گرم ہو جائیں بعد اس کے روغن گرم ملا کرے جن میں خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکائون اور سوسن کالگانا ان کے واسطے بہت اچھا ہے اگر موجود نہ ہو روغن زیتون کافی ہے خصوصاً جس وقت فلفل عاقر قراغیوں حلتیت جندبید ستر شریک کریں منجملہ ضادات کے جو حفاظا اطراف ہیں یہ ہے کہ ان پر قنہ یعنی بیروز اور لہن لگائیں کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطر ان سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جائز نہیں ہے کہ موزے اور دستانے اتنے تنگ ہوں کہ اس میں عضو حرکت نہ کر سکے اس لیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہے برودت کے دفع کرنے کے اسباب میں سے جو عضو تنگ بندھا ہوا ہو اس میں برودت شدت پہنچتی ہے اگر کسی عضو کو کاغذ سے منڈھ کر بال اور پشم جمائیں پوری حفاظت برد کی ہوگی جس وقت ہاتھ پاؤں ٹھہر جائیں کہ ان میں حس بوجہ برودت کے باقی نہ رہے اور سکی پیدا نہ ہو اور کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہ ہوئی ہو جانا چاہیے کہ جس میں بطلان عارض ہوا ہے اور برودت نے بخوبی اپنا عمل کر لیا ہے اب اس کی تدبیر جو ابھی معلوم ہوگی کرنی چاہیے لیکن جس وقت برودت کسی عضو میں ایسا عمل کرے کہ اس کی حرارت غریزی فنا ہو جائے اور جو چیز اس عضو

سے متحکم ہوتی ہے اس میں تحقیق ہو کر بستہ ہو جائے اور عفونت اس میں آجائے بیشتر ایسے وقت حاجت اسی تدبیر کی ہوتی ہے جو باب قروح میں ذکر کی جاتی ہے خصوصاً اکلہ خمیشیہ کے لیکن اگر بعد بعد ضرر پہنچنے پرودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو پس تدبیر صائب یہ ہے کہ اس طرف کو آب شلجم میں خاص کر رکھیں یا اس پانی میں جس میں انجیر جوش دیا ہو اور آب کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہے اور تر دوغ لطوخ جید ہے اور آب شیخ اور آب غام اور ضماد کرنا شلجم کا دوائے جید اور نافع ہے واجب ہے کہ آگ سے پرہیز کرے اور آنچ سے اور فی الحال مٹی کرے اور پاؤں اور طرف کو ہلایے اور اس کی ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اس کے بعد انہیں دواؤں سے نطول کرے جن کا ابھی ذکر ہوا یہ بھی جاننا چاہیے کہ اطراف کو معلق سردی میں ٹھہرانا کہ ان میں حرکت نہ ہو اور نہ ان سے کچھ ریاضت لی جائے بڑا قوی سبب ہے اطراف میں سردی پہنچنے کا بعض آدمی اطراف کو سرد پانی میں ڈبو دیتے ہیں اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ ذہیت اس کی جہت سے دفع ہوتی جاتی ہے جیسے کوئی سوکھا پھل سرد پانی میں ڈالا جائے اس وقت اس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے اور جمد یا خشکی اس سے نکلتی ہے اور اس کی لیکریس یا قاشمین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہیں پس نرم ہو کر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہے اگر یہ پھل آگ کے قریب رکھا جاتا فاسد ہو جاتا دلیل اس بات کی اور بیان اس کا کہ یہ کیوں ہوتا ہے طیب اس کا محتاج نہیں ہے بلکہ حکیم طبعی اس کو دریافت کر سکتا ہے لیکن جس وقت طرف سردی پہنچا ہوا تیرہ ہونے لگے چھپنے لگا تا ضرور ہے اور خون اس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو میں چھپنے لگائے جائیں گرم پانی کے اندر رہے تا کہ خون کچھوں کے منہ پر جم نہ جائے اور نکلنا موقوف نہ ہو بلکہ بعد چھپنے لگانے کے اسی طرح چھوڑ دینا چاہیے تا اینکه خود بخود اور نکلنا خون کا موقوف ہو اس کے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ

اس سے اس مقام میں فساد پیدا نہیں ہوتا اور قطران ابتداء اور اخیر دونوں وقت فائدہ کرتا ہے اگر تیرگی سے بڑھکر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہنچ جائے ہر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہے جائز نہیں ہے تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہے اسے متعفن نہ کرے اور عفونت دوڑ نہ جائے بلکہ اس وقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب میں کہی گئی

فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنے کا بیان سفر

میں چہرے پر بالزوجت اور چپکنے والی چیز جیسے لعاب اسبغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا پانی میں گھول کر یا گوند سپیدی بیضہ مرغ یا نشا ستہ خواہ ماندہ پانی میں بھیگا ہو یا وہ قرص جسے افریطن نے تجویز کیا ہے اور قرا با دین میں مذکور ہوگا لیکن اگر چہرے کی جلد بھرت ہو یا برودت یا تمازت آفتاب کے شق ہو جائے اس کی تدبیر کتاب الزنیت میں تلاش کرنی چاہیے

فصل ساتویں مختلف پانی کی مضرت سے

حفاظت کا بیان نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو وہ امراض عارض ہوتے ہیں جو بوجہ اختلاف غذاؤں کے نہیں پیدا ہوتے پس واجب ہے کہ اس کی رعایت لگائیں اور پانی کی مضرت کا مدار کرتے رہیں ایک تدبیر یہ ہے کہ اس کو خوب صاف کریں اور ٹپکائیں سنگریزوں سے اور اس کو جوش دیں جیسا ہم نے بیان کیا اور اس کا سبب بھی ہم بیان کر چکے اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سولھویں جملہ اول تعلیم دوم فن دوم میں بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہے اکثر یہ ترکیبیں بذریعہ تقطیر اور تصعید پانے کے قرع انبیق وغیرہ میں کی جاتی ہیں کبھی اولیٰ بتی بنا کر دو برتن رکھتے ہیں اور ایک میں پانی بھر دیتے ہیں اور اس میں بتی ڈال کر دوسرا سرا بتی کا خالی برتن میں ڈالتے ہیں پانی صاف ہو کر دوسرے برتن میں ٹپکتا ہے یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہے خصوصاً اگر مکرر ٹپکایا جائے اسی طرح اگر انی

تلخ یا براپکایا جائے اور بروقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور پشمی لکڑا مثل مندے وغیرہ کے اس میں ڈالیں بعد اس کے پانی اس سے نچوڑیں یہ طریقہ جی کے ٹپکانے سے بہتر ہے اسی طرح سے متھنا پانی کا سیاہ مٹی ایسی ڈال کر جس میں کوئی کیفیت ردی نہ ہو خصوصاً دھوپ کا اثر پہنچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اس کے پانی کو نتھار لینا اس کے فساد کو دور کر دیتا ہے شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اس کا باطل ہوتا ہے اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ میں پانی کی کمی ہو گئی ہو ایضاً اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً گرمیوں میں اس سے زیادہ پینے پانی کی خواہش مٹ جاتی ہے شور پانی میں سرکہ اور ^{سبک} جین ملا کر پینا چاہیے اور اس میں خرنوب اور حب آلاس اور زردو ریجینی جنگلی سیب بھی شریک کرنا چاہیے جو پانی برا اور متعفن ہو جائے اس پر ایسی چیز پینی چاہیے جو ملین ہو اور اس پر شراب پینا بھی نافع ہو تلخ پانی پر چکنی اور میٹھی چیزیں استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اس میں ملانا چاہیے اس سے پہلے آب خود پی لینا چاہیے بعضوں نے کہا ہے کہ مثل اس کے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہے جو پانی گڑھے وغیرہ میں ٹھہرا ہو اور اس میں بوئے بد آگئی ہو گرم غذا کھانی اس کے ساتھ مناسب نہیں ہے قابض چیزیں سرد فواکہ یا ترکیبی کا استعمال اس کے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور باد اور ریاس وغیرہ جو پانی غلیظ اور مکدر ہو گیا ہو اس کے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہے اور پھلکری بھی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہے مختلف پانیوں کا فساد پیاز سے برطرف ہو جاتا ہے اس لیے کہ پیاز اس کا تریاق ہے خصوصاً پیاز اور لہسن شریک کر کے اور سرد چیزوں میں کاہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا ہے ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کو جس کو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گاؤں سے جب چلے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لے اور جہاں دوسرا پانی ملے اس میں ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکه اپنے منزل مقصود کو پہنچ جائے پھر اس کو اختتام سے پانی کے مضرت

نہ پہنچے گی اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی ترمٹی لے کر جہاں پانی ملے اس میں خوب ساہلئے اور تھرا ہوا پانی پئے واجب ہے کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ جو تک وغیرہ نہ پی جائے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہ ہو اور سوکھی گھانس جس کی تاثیر فاسد ہو اس کی بھی تمیز ہو جائے ترش ربوب سفر میں ہمراہ رکھتا کہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی میں ملا دیں عمدہ تدبیر ہے

فصل آٹھویں دریا کے مسافروں کی تدبیر کا

بیان جہاز وغیرہ کی سواری میں مسافر کو کبھی دوران ہوا روتلی اور تے عارض ہوتی ہے اور یہ باتیں اوائل سفر میں پیدا ہوتی ہیں بعد اس کے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے واجب ہے کہ اپنے متلی اور تے پر جس کرنے میں اصرار نہ کرے بلکہ اس کو بحال خود چھوڑ دے اگر تے میں افراط ہو اس وقت البتہ بند کر دینا چاہیے مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اس کو جہاز وغیرہ پر تے عارض نہ ہو کچھ مقام خوف نہیں ہے تدبیر اس کی یہ ہے کہ سیب اور انار اور ربہ وغیرہ کا استعمال کرے اور اگر شیرہ تخم کرفس یا خیساندہ پیے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہے اور اگر متلی کی شدت ہو اس میں تسکین پیدا کرتا ہے فسٹین کا بھی یہی خاصہ ہے ترش چیزیں جو نم معدہ کو قوت دیں اور بخارات کے سر تک اٹھنے کو منع کریں ان کی غذائے مناسب یہ ہے جیسے مسور ہمراہ کرے اور انگور ترش اور تھوڑا سا نوذنج اور حاشاکے شراب ریحانی ہے یا سرد پانی میں روٹی بھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہے حاشا بھی تنہا مفید ہے نتھنے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور تے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے **فن چوتھا بیان**

میں اقسام وجوہ معالجات کے بحسب امراض

کلی کے اور اس میں اکتیس فصلیں ہیں فصل پہلی بیان عام

معالجہ کا علاج تین باتوں سے تمام ہوتا ہے پہلی تدبیر اور غذا دوسری دواؤں کا استعمال کرنا تیسری اعمال دستکاری کی تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ

ضروریہ جس میں غذا بھی داخل ہے ان میں تصرف کرنا تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہیں لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہیں کہ وہ دواؤں میں نہیں پائے جاتے اس لیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرانی چاہیے اور کبھی کم کرانی جاتی ہے کبھی مقدار معتدل پر دی جاتی ہے اور کبھی بڑھائی جاتی ہے ترک غذا کا اسی وقت ہوتا ہے جس وقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت مریض نصح اخلاط پر مشغول ہو اور کمی اس وقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے پس جتنی مقدار دی جاتی ہے بنظر بقائے قوت ہوتی ہے اور کمی جتنی کی جاتی ہے اس میں رعایت نصح مادہ کی ہوتی ہے یعنی اگر غذا کثیرہ دی جائے طبیعت اس کے ہضم کرنے میں مصروف ہو کر نصح مادہ سے کوتاہی کرتی ہے پھر ان دونوں میں جو زیادہ اہم ہوتا ہے اس کی رعایت مقدم کی جاتی ہے اگر قوت زیادہ ضعیف ہو اس کی تدبیر مقدم ہوگی اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اسی کی تدبیر مقدم کی جائے گی غذا میں تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے مقدار میں بھی کم کی جاتی ہے اور کیفیت میں بھی تقلیل ہوتی ہے ہم اپنی تجویز سے دونوں صورتوں کو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہیں فرق مقدار میں کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار میں زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت میں کم ہوتی ہے یعنی جزو بدن کم ہوتی ہے جیسے ترکیاری اور فواکہ جو شخص ان کے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کیت کے اغتذا کی کم حاصل ہوگی اور بعض غذا ایسی ہے کہ مقدار میں کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہے جیسے انڈا اور مرغ کے خصبے ہم کو کبھی حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت میں کمی کریں اور مقدار میں زیادتی یہ احتیاج اس وقت ہے کہ اشتہا مریض پر غالب ہو اور خام اخلاط رگوں میں بھرے ہوں پس واسطے تسکین اشتہا کے معدے کو غذا سے بھر دیتے ہیں اور چونکہ اس غذا میں تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگوں میں پہنچتا ہے جو اخلاط میں زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اخلاط موجودہ کا نصح ہوا کرتا ہے اس میں کسی طرح کا ہرج نہ نہیں ہوتا

ہے سوائے اس کے اور بھی بہت سے اغراض ہیں اور جس وقت اس کی حاجت ہو کہ
 غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہیں کہ قوت مریض کی بڑھائیں اور
 معدے میں مقدار کثیر غذا کے ہضم کرنے کی طاقت نہ ہو اس وقت غذائے قلیل
 المقدار جو کثیر الکثافت ہو کھلاتے ہیں اکثر تکلیف تقلیل غذا کی مریض کو ہم اس وقت
 دیتے ہیں خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہیں جس وقت علاج امراض حادہ کا کرتے
 ہیں امراض مزمنہ میں بھی تقلیل غذا کی کرتے ہیں مگر بہ نسبت امراض حادہ کے بہت کم
 اس واسطے کہ توجہ ہمارا علاج میں امراض مزمنہ کی بطرف بقائے قوت کے زیادہ ہوتا
 ہے اس سبب سے کہ ان کا بحران اور منتہا دور ہوتا ہے اگر قوت کی حفاظت نہ کی جائے
 تا وقت بحران ثابت نہ رہے گی اور جس مادہ کا نضح مدت طولانی چاہتا ہے اس کے نضح
 میں قوت و فنا نہ کرے گی امراض حادہ میں چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہم کو امید
 ہوتی ہے کہ قبل انتہائے امراض کے قوت زائل نہ ہوگی اس سے تقلیل غذا کی جائز
 رکھتے ہیں اگر زوال قوت کا امراض حادہ میں بھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا میں نہ
 کریں گے اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض میں سکون ہو غذا
 بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہیں اور جس وقت مرض کا زمانہ شروع ہو اور
 امراض میں زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے ہیں باعتمادہ میر سابق کے اور نجیال اس
 بات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونے کا بوجھ نہ پڑے اور
 بروقت منتہا کے تلطیف تدبیر زیادہ کی جاتی ہے اور جس قدر مرض میں حدت زیادہ ہو
 اور بحران اس کا قریب تر ہو تدبیر میں تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص پیدا
 ہوں گے جو تلطیف تدبیر کے مانع ہوں جن کا ذکر امراض جزئیہ میں کیا جائے گا غذا کو
 بنظر جزو بدن ہونے کے دو فضیلتیں اور ہیں اول سرعت نفوذ یعنی بہت جلد ہضم ہو جانا
 جیسے شراب دوسری بطو نفوذ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسے بھنی ہوئی چیزیں اور قلیہ اور ایک یہ
 بھی کیفیت غذا کی ہے کہ کسی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور چپکتا ہوا جیسے سور کے

گوشت سے خون پیدا ہوا یا گوشت بچہ گاؤ سے اور کبھی کسی غذا سے رفیق پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد اس میں تحلیل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور اجیر سے پیدا ہو ہم کو احتیاج سریع النفوذ اور نفوذ غذا کی اس وقت ہوتی ہے جس وقت مدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہم کو منظور ہو اور اس کا خبردار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفانہ کرے کہ غذائے بطئی الہضم استعمال کی جائے اور غذائے سریع الہضم سے ہم اس وقت پرہیز کرتے ہیں اگر پہلے سریع الہضم غذا کھا چکا پس اس کا خوف ہو کہ دونوں غذائیں مل کر وہ اضطراب ہضم پیدا کریں جس کا بیان فصل پندرہویں جملہ تعلیم دوسری فن دوسرے میں ہو چکا ہے اور غذائے غلیظ بطئی النفوذ سے مریض کو ہم اس وقت بچاتے ہیں جب خوف سدے پڑنے کا ہو مگر ہم غذائے قوی جو بطئی الہضم ہو اس شخص کے واسطے اختیار کرتے ہیں جس کا قوی کرنا اور اس کو آمادہ بریاضات کرنا مطلوب ہو غذائے کمزور اس کے واسطے تجویز کرتے ہیں جس کے مسام میں تکاثف بہت جلد ہو جاتا ہے **معاجلہ دوائی** کے تین قاعدے ہیں اول دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنی اس کی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کو اختیار کرنا دوسرا قاعدہ دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا یعنی درجات اس کے حرارت اور برودت کی طرف ہوتی ہے تیسرا قاعدہ ترتیب وقت دوا کا اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اسی طرح سے دریافت ہوتا ہے جب قسم مرض پر آگاہی ہو جس وقت کیفیت مرض پہنچانی جائے واجب ہے کہ دوا مخالف کیفیت مرض کے اختیار کریں اس لیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کے کیا جاتا ہے اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے اول بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنی طیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہنچتی ہے کہ طبیعت عضو جس قدر وزن دوا کو تحمل ہے فوراً با فکر پہچان لیتا ہے دوسرے مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کی جاتی ہے اور جن چیزوں سے موافقت اور مناسبت دوا کی

اس واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے وہ جن اور سن اور عادت اور بلد اور صناعت اور قوت اور سہنہ ہے شناخت طبیعت عضو کی چار چیزوں کی شناخت پر موقوف ہے مزاج عضو کا اور اس کی خلقت اور اس کی وضع بہ نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنی معدے سے اور اس کی قوت مزاج عضو کا اصلی جس وقت پہچانا جائے بعد اس کے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہے وہ بھی پہچانا جائے حدت صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کا مزاج عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہے بعد اس کے جتنے مقدار کی دوا اس کے مناسب ہے وہ بھی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا بارد ہو اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اس کو حاجت زیادہ تہرید کی ہوگی اور اگر دونوں مزاج اصلی اور عارضی حار ہوں اس میں فقط تہرید خفیف کی ضرورت ہوگی خلقت عضو کی شناخت اس کو ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ خلقت کتنی معنوں پر استعمال کی جاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت میں داخل ہے اس بات کو فصل پہلی تعلیم پانچویں فن اول میں دیکھنا چاہیے بعد اس کے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت میں ایسے ہیں کہ ان کے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو سہولت قبول کرتے ہیں اس عضو کا فضلہ دوائے معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہیں ہیں اس کے دفع فضول میں دوائے قوی کی حاجت ہے اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہیں اور بعض متکثف اور سخت ہیں متخلخل میں لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو میں بے استعمال دوائے قوی کے کچھ اثر نہیں ہوتا اکثر وہی اعضا محتاج دوائے قوی کے ہیں جن میں تجویف نہیں ہے جانب اندرونی اور بیرونی میں اور نہ اس کے واسطے فضائے وسیع ہے دونوں جانبوں میں لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہے جیسے گردہ اس کے بعد وہ عضو جس کے دو جانبوں میں تجویف ہے وہ کمزور ہے جیسے ریہ وضع عضو سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہے کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے دو باتوں کا مقتضی ہے پہلی مقام خاص اس عضو کا دوسری مشارکت

اس کی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے مشارکت کے جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی ذاکا جذب کرنا اور کسی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا کسی دوسرے عضو مشارکت کی طرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اس کی یہ ہے اگر مادہ کسی مرض کا محذب جگر میں ہو طیب اس کے جذب کی تدبیر بذریعہ مدارات کے کرے گا تا کہ اس کا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جائے اور اگر مادہ مقرر جگر میں ہو اس کا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے پہلی صورت میں استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اس واسطے مناسب ہے کہ محذب جگر کو مشارکت اعضائے بول سے ہے دوسری صورت میں استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال اس لیے مناسب ہے کہ مقرر جگر کو مشارکت امعاء سے ہے مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرح کا ہوتا ہے اول بچھت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دوائے معتدل کا بھی تھوڑے زمانے میں اس تک پہنچے گا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اس عضو تک پہنچتے پہنچتے قوت دوائے معتدل کی فاسد ہو جائے گی اس لیے ایسے عضو کی تدبیر میں دوائے قوی کے استعمال کی حاجت ہے جو عضو قریب ہے اور اس تک اثر دوا کا آسانی پہنچتا ہے اس وقت واجب ہے کہ قوت دوا کی ضد مقابل قوت مرض کے ہو اور اگر اثر دوا کا عضو بدیر پہنچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جس دوا میں قوت غائضہ قوی ہو اسی کا اثر اس تک پہنچے گا ایسی صورت میں دوا میں بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النساء وغیرہ کے ضادات کی کیفیت ہے دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اس کی بھی شناخت ہوتی ہے کہ اس دوا میں کیا چیز شریک کی جائے تاکہ اثر دوا کا اس عضو تک جلد پہنچے جیسے اعضائے بول کی دوا میں مدرات اور قلب کی دوا میں زعفران تیسری وجہ یہ ہے کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اس عضو تک دوا کس راہ سے پہنچے گی مثلاً اگر ہم کو معلوم ہو

کہ قرحہ نیچے کی آنتوں میں ہے دو ابذریعہ حقنہ کے پہنچائیں گے اگر یہ جانا جائے کہ قرحہ اوپر کی آنتوں میں ہے مشروبات سے تدبیر کریں گے کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونوں سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اس وقت ہے کہ ہم تدبیر کریں جس وقت کہ مادہ بالکل عضو خاص میں گر چکا ہو باہم تدبیر کریں اور مادہ ابھی گرتا ہو اس لیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہے اس کو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطوں کے ہم جذب کر لیں گے پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر وہنی طرف گرتا ہو بائیں طرف جذب کریں گے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کریں گے دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر کچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح میں گزرا تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر میں داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال میں بائیں ہاتھ کی باسلیق چوتھی رعایت مادے کے دو گرگانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کر کے مادہ کو لے جائے قریب اس عضو کے نہ ہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہے لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اس وقت مقام خاص اور مشارکت دونوں کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ باہم اس مادہ کو اسی عضو خاص سے جذب کر لیں یا اس کو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کر کے وہاں سے نکالیں جیسے فصد صافن کی امراض رحم میں یا فصد اس رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین میں اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کے کرے پہلے درد میں عضو کی تسکین پیدا کر دے اس کے بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کے اس مادہ کا گزر کسی عضو نہیں تک ہے یا نہیں قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو نہیں اور مبداء ہے اس لیے کہ ہم اعضائے ریسیہ پر قوی دوائیوں کے استعمال کی جرات تا امکان نہیں کرتے اس خوف سے کہ اگر اذیت دوا کی عضو نہیں تک پہنچے گی تمام بدن میں اس کا ضرر عام ہوگا اسی واسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعہ

واحد میں نہیں کرتے اور نہ ان کی تبرید شدید کرتے ہیں اگر جگر پر ضما د ادویہ محلولہ کا کرتے ہیں اس میں کچھ دوائیں قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہیں اسی طرح جو مشروبات بغرض مذکور استعمال کرتے ہیں ان میں بھی اس کی رعایت ملحوظ رہتی ہے اس رعایت میں سب سے زیادہ مقدم قلب ہے اس کے بعد دماغ اس کے بعد جگر دوسرا فائدہ مراعات فعل شاکر عضو کا ہے اگرچہ وہ عضو رئیس نہ ہو جیسے معدہ اور ریہ اسی واسطے کسی نپ میں بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہیں پلاتے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ادویہ مرنیہ کا اعضائے رئیس میں اور جو اعضا کہ بعد اعضائے رئیس کے مثل اعضائے رئیس کے ہیں زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذی الحس ہے یا حس میں کند ہے پس جو اعضا کہ ذی الحس اور عصبانی ہیں واجب ہے کہ ان میں استعمال ایسی دواؤں کا جو ردی الکلیف اور لذاع اور موذی ہوں مثل تیوعات یعنی وہ گھانس جس کے کانٹے سے دودھ نکلے وغیرہ کے نہ کریں اور تا امکان ان اعضاؤں کو ایسی دواؤں سے بچائیں جن دواؤں کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کی ہیں محلات اور مبردات قوی جیسے انیون اور وہ دوائیں جن میں کیفیات مخالف ہیں مثل زرنکار اور سفیداب قلعی یعنی سفیداج اور نحاس سوخت وغیرہ یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہو اس میں حاجت حرارت بجھانے کی نہایت بارد دوا سے ہوتی ہے اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اس سے زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہے اگر حرارت اور برودت میں قوت نہ ہو کم قوت دوا پر اکتفا کریں گے وقت مرض سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہے پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دوائے رادع کا استعمال کریں گے اور اگر زمانہ منتہا کو پہنچا ہو فقط دوائے محلل کا استعمال کریں گے اور درمیان زمانہ ابتدا اور انتہا کے ہو

رادع اور محلل دونوں کو ملا کر استعمال کریں گے اگر مرض حار ہو زمانہ ابتدا میں تدبیر
 باعتدال کریں گے اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہنچے تلطیف تدبیر میں مبالغہ کریں گے اور
 اگر مرض مزمن ہو ابتدا میں اتنی بھی تلطیف نہ کریں گے اور بروقت منتہا کے تدبیر
 معتدل کریں گے علاوہ یہ ہے کہ اکثر امراض مزمنہ سوائے حمیات کے فقط تدبیر لطیف
 سے زائل ہو جاتے ہیں ایضاً اگر اور مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ میں زیادہ ہو ابتدا
 میں بدون انتظار نضج کے استفراغ کریں اگر مقدار مادہ کی معتدل ہو اور ہیجان بھی
 زیادہ نہ ہو پہلے نضج کر لیں گے بعد اس کے استفراغ کریں گے جن چیزوں سے بوجہ
 ان کی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہیں ان کی شناخت آسان ہے منجملہ
 ان کے ہوا ایسی چیز ہے کہ اس کی رعایت مقدم ہے اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دوا
 کی معین ہے یا مرض کی یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جن امراض میں اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر
 واجب میں تاخیر ہونے سے یا اس میں کمی کرنے سے قوت سے بیخونی نہ ہو ایسے
 امراض میں واجب ہے کہ قوی علاج سے ابتدا کی جائے اور جو امراض ایسے نہ ہوں
 ان میں رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دوائے سبک کافی نہ ہو معالج پر
 واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہ ہو اگر چہ تدبیر صائب کی دیر میں پیدا ہوتی ہو
 یعنی ظہور تاخیر میں اگر تاخیر ہو بشرطیکہ تدبیر صائب ہو اسے ترک نہ کرنا چاہیے اور تدبیر
 غلط پر گوضر اس کا ظاہر نہ ہو قائم نہ رہنا چاہیے اور باہمہ علاج واحد پر دوائے واحد
 سے اکتفا نہ کرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائیں بدل بدل کر کرنا چاہیے اس
 لئے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہے اس کا اثر قبول نہیں کرتی ہے اور ہر ایک
 بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی
 ہوتی ہے کہ اس وقت دوسری دوا کا اثر ایسا پیدا نہیں ہوتا اگر مرض کے پہچانے میں
 اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج میں عجلت نہ کرنی چاہیے پس طبیعت یا
 مرض پر غالب آئے گی یا مرض بخوبی ظاہر ہو گا اگر مرض کسی کے ہمراہ درد یا مدد کی

کھٹک یا سبب درد کا جیسے ضربہ وسقطہ مجتمع ہو تسکین درد سے علاج شروع کرنا چاہیے اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر و استعمال نہ کی جائے اس لئے کہ یہ دو مالوف ہے اور کھانے میں بھی آتی ہے اگر کسی عضو میں حس زیادہ ہو اس کے علاج میں ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے اور اگر خوف زیادہ تبرید کا نہ ہو غذائے بارد مثل کا ہو وغیرہ کے جائز ہے اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ معالجات جیدہ میں سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتے ہیں اعانت چاہنا ان چیزوں سے جو قوائے نفسانی اور حیات کو قوی کریں جیسے فرحت اور ملاقات اس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو اور بالتزام موجودگی اس شخص کی جس کے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو اور اکثر بالتزام موجودگی ان لوگوں کی جو مختشم اور بزرگ ہوں خواہ اش شخص کی جس سے مریض کو حیا و منکبر ہو یہی نفع کرتی ہے اور جن چیزوں سے مریض کو ضرر پہنچتا ہے اس کی مضرت کو باز رکھتی ہے قریب اس کے یہ بھی معالجہ ہے کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جائیں اور ایک ہوا سے دوسری ہوا میں پہنچائیں اور ایک بینات سے دوسری بینات بدل دیں اور تکلف ایسی بینات اور حرکات پیدا کریں جن سے بینات کسی عضو کی درست ہو جائے اور وہ بینات تکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احوال یعنی بھگا ہو تکلیف دی جاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب لقاہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دی جاتی ہے کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے پس یہ دونوں تدبیریں احوال کی آنکھ اور صاحب لقاہ کے چہرے کو تکلف درست کر دیتی ہیں اس واسطے کہ احوال اپنی آنکھ کو تکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقاہ اپنے چہرے کو بھی اسی طرح درست کرتا ہے پس اکثر دونوں درست ہو جاتے ہیں منجملہ ان قواعد کے جن کا حفظ ضرور ہے یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فضول قوی میں تا امکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور ربط یعنی چاک کرنا اور قے

حمائے غب کا استفراغ بجمبت غلبہ صفرا کے ستونیا سے اگر سبب مرض کا حرارت اور
 برودت میں مشتبہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تخریہ سے دریافت کریں چاہیے کہ قوی دوا سے
 تخریہ نہ کیا جائے ورنہ جو تاثر دوائے قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے
 پہچاننے میں دھوکا کھائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تہرید اور تسخین دونوں کی زیادتی کا
 ضرر یکساں ہے مگر اندیشہ تہرید کی زیادتی میں زیادہ ہے اس لئے کہ حرارت طبیعت کے
 مناسب ہے اور خطرہ ترطیب اور پیس یعنی خشکی پیدا کرنے میں برابر ہے لیکن مدت
 ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے ہر ایک کی رطوبت اور پیوست سے حفاظت بذریعہ
 تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اس کے سے ہوتی ہے حرارت کی
 تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اور جو چیزیں حرارت غریزی کو بہ
 ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہیں ان سے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے نقل بدنی
 اور امتلائی کو دور کرنا اور سدون کی تفتیح کرنی اس کے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت
 معتدل سے ہوتی ہے اور برودت کی تقویت اس کے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے
 اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے اور بجمبت اس چیز کے جو بافراط تحلیل
 کرے بالذات یہ نفل پیوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا جو شخص علاج افراط حرارت
 کا بذریعہ تفتیح سدون کے کرے اس کو لائق ہے کہ تہرید منفرط سے احتراز کرے کہ اس
 کی جہت سے سدے میں تخر اور سختی پیدا ہوتی ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائے گا بلکہ
 لائق ہے کہ علاج میں نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا پیدا کرتی
 ہے اگر جلا کرنے والی سرد دوا کافی ہو جائے جیسے آتش جو اور آب کا سنی پھر اس سے کیا
 بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنے والی جو حرارت اور برودت میں
 معتدل ہو اگر یہ کافی نہ ہو ایسی دوا دینی چاہیے جس میں حرارت لطیف ہو اور اس کا
 چنداں خوف نہ ہو اگر چہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تہرید کے کرتی ہے مگر اس کا یہ نفع بہ نسبت
 ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جس کا اظہار اور بجمبت جانا بعد تفتیح کے آسان

ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ مطفیہ کے نفع اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے اگرچہ بعض اطباء اس رائے کے ابطال میں نہایت مصر ہیں اور ان کے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہے سبب یہی ہے کہ ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ قوی دواؤں سے حرارت کا بجھانا قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہو جاتی ہے اگرچہ اصلاح مادے کی بخوبی کرتا ہے لیکن بعد اصلاح کے اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے یعنی کبھی سوء مزاج باردمضرو اور کبھی سوء مزاج مادی جس کا مادہ مخالف ان مواد کے ہو جن کی اصلاح ادویہ لطیفہ نے کی ہے سرد مزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا میں حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی ابتدا میں آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا میں مگر تبرید حار کی انتہا کو پہنچے گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترتیب حاصل سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہے کبھی پوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہیں جس وقت حرارت میں افراط ہو اور ترتیب پر اعانت تمامی اسباب برودت کے بشرط افراط کرتے ہیں لیکن کوئی سبب ترتیب میں قائم مقام آرام دہی اور ہمیشہ استتمام خفیف اور آبرزن کے نہیں ہے اور اس کا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جملہ دوسرا فن دوسرے میں ہو چکا ہے شراب پانی ملی ہوئی ترتیب میں زیادہ قوی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ شیخ جس وقت محتاج تبرید اور ترتیب کا ہو اس کے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اس کو اس کیفیت کی طرف پھیر لائے کافی نہیں ہے بلکہ جو باعتدال سے بڑھ کر ہوتا کہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اس حرارت اور پوست کو کہ جو شیخ کے مزاج میں عارض ہوئی ہے دفع کرے اس لیے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا واجب ہے

جاننا اس بات کا کہ اکثر ادویہ مسخنہ کی ہمراہ سر کے کے حاجت ہوتی ہے جس وقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سر کے کی آمیزش اس واسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہنچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلت کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر ترمید کا قلب تک پہنچے اور اکثر کوئی دوا قوی التاثر تبدیل مزاج میں ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہیں ٹھہرتی ہے کہ اس کا فعل تمام ہو جائے پس حاجت ملانے ایسی دواؤں کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اس کو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوائے کثیف اس دوائے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان میں آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہیں تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اس کا فعل تمام ہو جائے

فصل تیسری اس بات کے بیان میں کہ استفراغ

کس وقت اور کس طرح پر کرنا چاہیے جو چیزیں صواب حکم
 پر استفراغ میں دلالت کرتی ہیں وہ دس ہیں ایک امتلاء اخلاط قوت بدن مزاج وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہوں مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اس کو اسہال پہلے سے عارض نہ ہو اور وہی مناسب استفراغ اسہال کے ہوگی اس لیے کہ اسہال حالت اسہال میں اندیشہ کی بات ہے سمندر فصل کیفیت ہوائے بلد عادات پیشہ اس شخص کا جس کا اسہال منظور ہو یہ دس چیزیں اگر دلالت خلاف استفراغ پر کریں استفراغ جائز نہ ہوگا خلا یعنی امتلاء کا نہ ہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے اسی طرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے لیکن ہم کبھی اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اگر ضعف کسی قوت میں ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا نہ ہو اور یہ بات قوائے حس و حرکت کے ضعف میں ہم تجویز کرتے ہیں اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بوجہ ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہیں اور ایسا خیال کرتے ہیں کہ ترک استفراغ سے مدارک ضعف قوت کا ہوگا اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہے جو مزاج گرم اور خشک ہے اس میں بائین نظر استفراغ منع کیا جاتا ہے

اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اس میں حرارت مفقود ہو یا حرارت ضعیف ہے اس میں بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہیں اور گرم اور تر مزاج میں قے شدید کیا استفراغ کی اجازت دی جاتی ہے سحہ کا یہ حال ہے کہ بافراط لاغر اور متخلخل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہے اسی واسطے طبیب پر واجب ہے کہ تدبیر ضعیف و نحیف کی جس کے خون میں صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اس کو نوبت استفراغ کی نہ پہنچے اور غذا اس کی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اس غذا کا مائل بہ برودت اور رطوبت ہو پیشتر ایسی تدبیر سے اصلاح اس کے مزاج اور خلط کی ہو جاتی ہے اور کبھی یہی تدبیر اس کو اتنا قوی کر دیتی ہے کہ متحمل استفراغ کا ہو جاتا ہے اسی طرح واجب ہے کہ استفراغ پر قلیل الغذاء کے جس کی عادت کم کھانے کی ہو اقدام نہ کیا جائے جب تک اس کے استفراغ سے گریز ہو سکے فرہی مضطر بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگوں میں گوشت تنگی پیدا کرے اور بروقت خالی ہونے رگوں کے گوشت بھی رگوں کی اطاعت کرے گا پس حرارت اندر بستہ ہو جائے گی اور فضول بطرف احتشاء کے بطور نچوڑنے کے کھینچ جائیں گے جو اعراض ردی ہیں جیسے مستعد ذرب یعنی اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہے جو سن بھی تمام نشوونہ پہنچا ہو اور جو سن حد زبول سے گزر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے فصل نہایت گرم اور نہایت سرد میں بھی استفراغ نہ کرنا چاہیے بلد جنوبی جو بہت گرم ہے اس میں بھی استفراغ ناجائز ہے اس لیے کہ اکثر مسہل کی دوائیں گرم اور تر ہیں اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہیں ہو سکتا ایضاً چونکہ قوی ایسے مقامات میں ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہیں اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادے کو بطرف اندر کے جذب کرے گی پس دونوں جذب میں تعارض واقع ہوگا اور دونوں کا اثر باطل ہو جائے گا جو بلد شمالی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی

ہے جس صنعت میں استفرغ زیادہ ہوتا رہے جیسے جمالی یا جمال اس کا بھی استفرغ
 ناجائز ہے مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض ہر استفرغ کی ایک بات پانچ باتوں
 میں سے ضرور ہوتی ہے پہلے نکالنا اس چیز کا جس کا استفرغ واجب ہے بعد اس کے
 نکل جانے کے راحت ضرور پیدا ہوتی ہے مگر جس وقت اوپہ میں کسی قدر وہ شے یا
 اس کا اثر باقی رہ جائے یا بعد استفرغ کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہوا حرارت
 حمائے یوم کی بڑھ جائے یا کوئی مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعاء بوجہ اسہال کے خواہ
 قرحہ مثانہ کا بوجہ ادراک کے کہ یہ استفرغ اگرچہ نافع ہوتا ہے بالکل اس کی منفعت
 محسوس نہیں ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفرغ کی منفعت سے
 زیادہ ہوتی ہے دوسرے ہر استفرغ میں متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص میں بھی لحاظ
 کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے مثلی پیدا ہوا سے بذریعہ قے دفع کرے اور جس مادہ
 سے پیچ امعاء میں پیدا ہوا سے بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ
 نکلنے اس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے دہنی
 باسلیق ہے نہ داہنے ہاتھ کی سر اور اگر اس امر میں خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا یہ بھی
 واجب ہے کہ جس طرف مادہ نکالا جائے وہ عضو خسیس اور کم رتبہ ہو بہ نسبت اس عضو
 کے جس میں سے مادہ نکالا جاتا ہے تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہ ہو یہ بھی
 واجب ہے کہ مخرج مادے کا طبعی ہو جیسے اعضائے بول واسطے مخرب جگر کے اور امعاء
 اور اعضائے غذا واسطے مقعر جگر کے بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا
 ہے کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اس میں ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور
 خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہوں گے مرض میں زیادتی ہوگی
 اس وقت جس طرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہے اس کے خلاف جہت میں مادہ لے
 جانا پڑتا ہے اسی طرح کبھی وہ عضو جذب انتقال مادہ کا مناسب ہے اگرچہ اس میں کوئی
 مرض نہیں ہوتا لیکن اس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے

ہے پانچویں مقدار مادہ کی جس قدر استفراغ کرنی چاہیے اس کی شناخت مقدار مادہ موجود سے ہو سکتی ہے اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہے اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونے والے ہیں ان سے بھی اس مقدار کی تعیین ہو سکتی ہے اس لیے کہ اگر استفراغ سے اس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار کا لے لینا مادہ کی کم کرنی چاہیے اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اس میں سے اس قدر گھٹانا چاہیے کہ اس کا بقای رہنا اس غرض کے حدود کو مانع ہو جیسے تشنج امتلائی میں یہی تدبیر کی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا اور اس کا ہٹانا اپنے مقام سے دو طرح ہوتا ہے یا بجمہت جذب کے طرف جانب مخالف بعید کے دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے بہترین اوقات استفراغ بطور جذب کے یہ ہیں کہ بدن میں امتلائے مفرد نہ ہو اور جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہے اس طرف توجہ مواد کا خود بخود ہو اس حکم کے بیان کے واسطے تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہیں کہ جس کے منہ کے اوپر کی جانب یعنی ذک اعلیٰ سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہے کہ اس کے بوا سیر کا خون جاری ہے ان دونوں صورتوں میں ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہ ہوگی اگر استفراغ بالماہ قریب کریں پہلی صورت میں یعنی جس کے منہ سے خون جاری ہے رفاف کی تدبیر مناسب ہو گی اور دوسری صورت میں استفراغ خون کا رگوں سے اور ان مقام سے جو اسفل بدن میں ہیں کرنا چاہیے اور دوسری صورت میں ان رگوں سے اور ان مقامات سے جو اعلائے بدن میں ہیں استفراغ کرنا چاہیے امالہ بعید میں واجب نہیں ہے کہ وہ مقام دونوں قطر میں بعید ہو بلکہ قطر واحد کو بعد ہونا چاہیے پس اگر مادہ اعالیٰ بدن کے داہنے جانب میں ہو اس کا جذب اسافل کے بائیں طرف نہ کرنا چاہیے بلکہ یا داہنے اسافل کے اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہے یا بائیں طرف کے اوپر کے اعضا میں جذب کرنا چاہیے اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ سے دوسرا شانہ اور اس کا حال نزدیکی میں مثل سر کے دونوں جانبوں کے نہ ہو اس لیے

کہ مادہ اگر سر کے دہنی طرف ہو اس کا مالہ بطرف اسافل کے کیا جاتا ہے نہ سر کے
 بائیں طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید میں ہو پہلے تسکین و جمع کی موضع ماؤف
 سے کر لینی چاہیے تاکہ درد کی شدت جمعیت جذب کی نہ کرے اس لیے کہ درد بھی ادہ کو
 اپنی طرف جذب کرتا ہے اگر مادہ جذب ہونے میں نامرمانی کرے اور جس مقام پر
 جذب کر کے لے جانا مطلوب ہے اس کا جانا نہ ہو سکتے پس سختی جذب میں نہ کرنی
 چاہیے اس لیے کہ بیشتر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کر کے رفیق کر دیتی ہے اور باہمہ
 چونکہ جذب پیدا نہیں ہوتا بہت جلد مقام و جمع میں یکجا ہو جاتا ہے اکثر فقط تدبیر جذب
 کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہیں ہوتی اس لیے کہ جذب کرنے سے
 بوجھ مادہ کا بطرف موضع ماؤف کے رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہ ہو پس فقط جذب
 سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے ایسے مقام پر اقتضار اسی قدر تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ
 اعضائے مقابل کو باستواری باندھیں یا دوائیں یا خالی چھپنے لگائیں یا ایسی دوائیں جو
 ان اعضا کو سرخ کر دیں خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تدبیر کریں جس سے اعضائے مقابل کو
 کسی قدر الم پہنچے جو مادہ رگوں میں ہے اس کا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے
 اس کے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل میں ہو کہ اس مادہ کے اخراج میں کبھی دشواری
 بھی ہوتی ہے اور ضرور اس کے استفراغ میں مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہیں ہوتا
 ہے نکل جاتا ہے جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جائے چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ
 اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت آنکھ قبل ہضم کے جذب کرے اگر کسی طرح ضرر ہو
 چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہوتا
 جائے فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنی اس سے
 استفراغ چاروں خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار میں زیادہ ہو جائے یا
 کیفیت اس کی فاسد ہو جائے اس کا استفراغ فصد سے نہیں ہوتا جو استفراغ بافرط ہو
 اکثر تپ پیدا کرتا ہے جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جائے اور اس سے کوئی

مرض پیدا ہو دو بارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اس کو نجات دیتا ہے اس مرض سے جو بھرت رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلہ بینی رکنے سے سدر پیدا ہوا اور پھر دو بارہ یہ دونوں فضول جاری ہوں سدر زائل ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسی قدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہیں کرتا جس قدر بکثرت نکل جانا مادہ کا اور پہنچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت میں ضعف پیدا ہو مضر ہے اس لیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جب تک وہ خلط جس کا استفراغ کرنا درکار ہے باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اس وقت تک خوف افراط استفراغ سے نہ کرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اس قدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہنچ جائے جیسے سونو خس میں جس کی قوت قوی نہ ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تھوڑا تھوڑا استفراغ کر کے تمام مادہ کا اخراج بہ تیزی چاہیے اور اگر مادہ شدت لپٹا ہوا نہ ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اس کا استفراغ دفعہ واحد میں ممکن ہے جیسے عرق النساء اور جمع مفاضل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور ذبل جو مزمن ہوں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کی طرف سے دفع کرتا ہے پس اس کے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونوں پائے جاتے ہیں اور بعد مستقر ہو جانے اور ٹھہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہوں ان کو بطرف خلاف کے جذب کر کے دفع کر دیتا ہے اور جس جگہ مواد ٹھہرے ہوئے ہیں وہاں سے بھی دور کرتا ہے اور قے کا فعل جذب اور قلع میں بالعکس ہے یعنی جذب مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہے فصد کا حال بحسب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اس کا جذب اور دفع برطبق ان مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جائے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بہت کم حاجت استفراغ کی اس شخص کو ہوتی ہے جس کی غذا جمید ہو اور ہضم تام غذا کا ہو جاتا ہو اسی طرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہیں

فصل چوتھی بیان میں مشترک قے اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل

اور قے کے پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص اردہ مسہل لینے یا تے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات میں تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اس کو ایک دن میں چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ چیزیں کھانے پینے کی مختلف اختیار کرے اس لیے کہ معدے کو بروقت ایسی تدبیر کے اشتیاق دفع کرنے کا ان چیزوں کے جو معدے میں ہوں اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہے ایک ہی قسم کا طعام جس کے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل نہ کیا ہو اس کے نکل جانے پر معدہ نجل اور خست کرتا ہے اور اس کو بقوت گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی بھی مقدار کم ہو مگر جس کی طبیعت خود بخود نرم ہو اس کو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حاجت طرف تے اور اسہال وغیرہ کے ضروری نہیں ہے اور اس شخص کو احتیاج تے اور اسہال کی نہیں ہے جس کی تدبیر درست ہو اس لیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو تے اور اسہال سے کم ہو بیشتر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حجام کافی ہوتا ہے پھر اگر اس کے بدن میں امتلا پیدا ہو ایسے شخص کے بدن میں امتلاء عمدہ اخلاط یعنی خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اس کو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور تے کی تاہم اگر ضرورت متقاضی فصد اور استفراغ دونوں کی ہو فصد پہلے کریں گے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خر بقی وغیرہ کریں گے یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ ان وصیائے جو کتاب ابیدیمیا میں مذکور ہیں اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہوں جب بھی یہی تدبیر مناسب ہے لیکن اگر اخلاط بارہ میں لزوج ہو بیشتر بوجہ فصد کے غلاظت یا لزوجت میں زیادتی پیدا ہوتی ہے اس وقت واجب ہے کہ ابتدا مسہل سے کریں مختصر یہ کہ اگر اخلاط چاروں برابر ہوں تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بھی غلبہ اخلاط کا باقی رہے

استفراغ باسہال کرنا چاہیے اور اگر اخلاط برابر نہ ہو پہلے استفراغ اسی خلط کا کیا جائے جو زیادہ ہوتا ہے کہ برابر ہو جائیں بعد اس کے فصد کی جائے جو شخص دوائے مستقرغ کو فصد پر مقدم کر دے حال آنکہ اس مقام پر مناسب تقدیم فصد کی ہونا چاہیے کہ چند روز فصد میں تاخیر کریں اور جس شخص کے فصد کا زمانہ چھوڑا ہوا اور پھر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی وا واسطے استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہ ہوگی اور اکثر جس مقام پر فصد واجب ہوا اگر بدون فصد کے دوا سے مسہل پلائیں تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسکین نہ ہو یقین کرنا چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی ہر استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلاء میں نہیں ہے بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتلاء مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہے نہ بحسب کیت اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب سے وقت معین میں مستغنی کر دیتی ہے بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہے کہ استفراغ کر نہیں سکتے اس وقت چارہ کار منحصر اس میں ہوتا ہے کہ تکلیف صوم اور نوم کی می جائے اور تدارک اس سوء مزاج کا جو بوجہ امتلاء کے پیدا ہوا ہے کیا جائے کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہے جیسے کسی شخص کو دورہ نفرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہے ایک وقت معلوم میں اس کو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً رنج میں پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہے اسی قسم کا استفراغ مکرر سے خصوصیت رکھتا ہے فصد ہو یا اسہال کبھی استعمال جھفتات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہے اسی طرح جو دوائیں رطوبت کو چوس لیتی ہیں وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہیں جس طرح اصحاب استقائے مائی کے بدن میں ضادا اور دھورا وغیرہ لگاتے ہیں خواہ ریگ میں مدفون کرتے ہیں کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہے جو ہم جنس کیفیت میں اس خلط کے ہو جس کا استفراغ کیا جاتا ہے جیسے استفراغ صفر استمونیہ سے اس وقت واجب ہے کہ اس میں ایسی دوا شریک کریں جو کیفیت میں

اس دوا کے مخالف ہو اور قوت مسہلہ میں موافق جیسے ہلیلہ اور اس دوسری دوا میں یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اس سوء مزاج کا کرے جس کے پیدا ہونے کا خوف پہلی دوا سے ہو جن کے احشاء میں ورم ہے ان کا اسہال اورتے دشوار ہوتا ہے اگر باضطرار حاجب ہو ادویہ مسہلہ مثل بلباب اور قزطم آب سفناج اور امتاس وغیرہ کے استعمال کریں

بقراط کہتا ہے جو شخص لاغر ہو اور اس کی طبیعت آسانی تے کو قبول کرے مناسب اس کے تنقیہ میں بھی ہے کہ استعمال تے کا کرایا جائے گرمی خواہ ربیع یا خریف میں سوائے جاڑوں کے جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اس کے استفراغ کو بوجہ تے کے خوانش کرے اس کے تے کرانے کے واسطے انتظار زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اس کو تے سے بچانا چاہیے واجب ہے کہ قبل استفراغ تے کے اس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جس کا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کے تعب پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور مجیب کر دینا طبیعت کا اس وقت تک جبکہ اسہال باقی کرانا منظور ہے کہ بسہولیت قبل استعمال دوائے قوی کے اجابت پیدا ہو کرے نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور رستگاری پیدا کرے اسہال اورتے اس شخص کو بہت دشوار ہے جس کا مراق لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشہ سے نہیں ہے تے لانے والی دوا کبھی خاصیت مسہلہ کی پیدا کرتی ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جائے خواہ پینے والا ضرب یعنی اسہال معدہ میں بنتا ہو یا اس کی طبیعت نرم ہو باقی کا عادی نہ ہو یا دو اثقیل ہو کہ بہت جلد معدے میں اتر جائے اسی طرح دوائے مسہلہ سے بھی تے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا نقل امعاء کا نہایت خشک ہو یا دوا کر یہہ الطعم یابد ہو یا پینے والے کو تجمہ عارض ہو جو دوائے مسہلہ اسہال پیدا نہ کرے یا نا پختہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے تحریک اس خلط کی ہوتی ہے جس کا اسہال کر

رہی ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کے اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہے بعض اخلاط تھے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض تھے کی طرف رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ محوم کے واسطے اسہال بہ نسبت تھے کے زیادہ مفید ہے اور جس کی خلط بطرف اسفل کے اترتی ہو جیسے وہ لوگ جنہیں زلق الامعاء عارض ہو ان کا تھے کرانا جائز ہے بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسے اجزاء سے ہو جن میں اختلاف شدید زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنی کوئی دوا اثر اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہے اس کی جہت سے اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہے اور پہلی دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہو جاتا ہے جو شخص استعمال دوائے مسہل اور مقلی بلا ضرورت کرے حال آنکہ بدن اس کا مواد سے پاک ہو ضرور بتلائے دوا اور مغص یعنی مڑوڑ اور کرب میں ہوگا اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت دشواری سے ہوگا حاصل یہ ہے کہ جب تک دوائے مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اس وقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے جس وقت خلط کا استفراغ بذریعہ تھے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اس خلط سے جس کا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنی ایسے مادہ کے ہو جو مثل بھوسی وغیرہ کے ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر برا ہے یہ بھی جانا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور تھے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی یہ بھی جانا ضرور ہے کہ دوائے مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اسی خلط کو جذب کرتی ہے پس پیشتر غلیظ کو جذب کر کے رفیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور بعض لوگ جو کہتے ہیں

کہ جس خلط کا دوائے مسہل جذب کرتی ہے اس کو بدن میں پیدا بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے اسی طرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوائے مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی ہے **جالیئوس** باہمہ مہارت علی الاطلاق اس کا قائل ہے کہ جس دوائے مسہل میں سمیت نہ ہو اور اسہال پیدا نہ کرے بلکہ ہضم ہو جائے وہی خلط پیدا کرے گی جس کے جذب اور دفع کی اس میں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہے اس قول کا حال اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالیئوس تحقیق کر کے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوائے جاذب اور خلط مجذوب کے ذاتی مشابہت ہے اسی واسطے جذب پیدا ہوتا ہے اور یہ مسئلہ خود غلط ہے اس لیے کہ اگر جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مٹھنا طیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کی مٹھنا طیس سے زیادہ ہوتی ہے اسی طرح سونے کا بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا ہے پورا بیان اس استدلال کا غیر طیب پر واجب ہے یعنی حکیم طبعی پر **یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ** اخلاط کا جذب ہونا بعد پینے دوائے مسہل یا مٹی کے انہیں راہوں سے ہوتا ہے جن راہوں سے دفع ہو کر یہ اخلاط امعاء اور معدے میں حاصل ہوئے ہیں اور اس مقام سے طبیعت بطرف ان کے دفع کرنے کے سمت خارج میں متحرک ہوتی ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدہ کے یہ اخلاط چڑھیں اگر چڑھتے ہیں طبیعت کا میلان بطرف تہ کے ہوتا ہے ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہے اول یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد طرف امعاء کے نفوذ کر جاتی ہے دوسرے یہ کہ بروقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو ثلث دفع اخلاط میں اور وہ ماسا ریتقا سے نیچے اور اسفل کی طرف ہوتی ہے نہ اوپر کی طرف اس لیے کہ اسفل کی جانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل اور اقرب ہے اور اس جہت سے کہ جس کے سبب سے پیدائش اخلاط کی ہوتی ہے وہ اسے انہیں مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہے اور اس مزاحمت سے تحریک

طبیعت کی طرف دفع کرنے کے جانب قریب اور اقرب طرق سے ہوتی ہے پھر اگر واسطے دوا کے قوت جاذبہ لازم فرض کی جائے ہر آئینہ قوت و دفعہ لائق تر اس بات کے ہوگی کہ صحیح اور قوی میں فعل غالب کرے علاوہ یہ ہے کہ دوا ابھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہے لیکن حال دوائے متقی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہے اگر وہ معدے میں ہو اسی میں ٹھہر جاتی ہے اور امعاء سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کر کے بجانب تے دفع کر دیتی ہے اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت پر ہے اس پر غالب آتی ہے یہ بھی جانا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعہ دوا کے رگوں سے ہوتا ہے لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوائے رگوں کے اور مقامات سے بھی کھینچ جاتا ہے جیسے وہ اخلاط جو ریہ میں ہوتے ہیں کہ بجزت قرب کے بطرف معدے اور امعاء کے کھینچ جاتے ہیں گورگوں کی راہ سے نہ آئیں یہ بھی جانا ضرور ہے کہ اکثر خشک دواؤں سے جو شرف رطوبت حاصل ہوتا ہے اس کے سبب سے استفراغ رطوبات بدن کا ہو جاتا ہے جیسے استسقی میں

فصل پانچویں بیان اسہال اور مسہل کے

قواعد کا ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مسہل کے واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جائے اور توسیع مسامات اور تلیین طبیعت خصوصاً امراض بارودہ میں بخوبی کر لینی چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ نرم ہو جانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہے اس سے اکثر خوف والی چیزوں سے امان ہوتی ہے مگر یہ تدبیرات واسطے اس شخص کے مناسب نہیں ہیں جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال میں پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل میں ایسی دوائیں پلانی چاہئیں جن سے تے پیدا ہوتی ہے تاکہ بعجلت معدے سے اتر نہ جائیں اور قبل اس کے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہ ہو جائے بلکہ دونوں دواؤں کی قوت معدے میں معتدل ہو کر مسہل اپنا فعل کرے اور متقی اپنا فعل اس وقت کرے جس وقت حاجب اسہال کی کم اور تے کی زیادہ ہو اٹخ یعنی تو تلا

مستعد ذرب کا اس کو تھل دوائے قوی کا نہیں ہے اکثر تو تلوں کو ذرب بجھت نوازل سر
 کے ہوتا ہے ایک خطرہ مسہل کے پینے میں یہ ہے کہ بروقت پینے مسہل کے کوئی خشک
 فضلہ امعا میں موجود ہو بلکہ واجب ہے کہ پہلے اس کا اخراج کر لیں گو بذریعہ حقنہ یا
 چکنے شوربے کے ہو استعمال حمام چند روز کا قبل دوائے مسہل کے معین جید ہے مگر یہ کہ
 کوئی مانع پیدا نہ ہو واجب ہے کہ درمیان حمام اور شراب دوائے مسہل کے تھوڑا زمانہ
 فاصلہ ہو اور بعد شرب مسہل کے استعمال حمام کا جائز نہیں ہے کہ حمام کرنا جذب مادہ کا
 بطرف خارج کے کرتا ہے جس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہے اور معونت اسہال کے
 واسطے ناجائز ہے جاڑوں میں اگر بیت اول میں حمام کے داخل ہوں بشرطیکہ اس کی
 حرارت قادر جذب مادے پر نہ ہو بلکہ تلکین خفیف بدن میں پیدا کر دے اس صورت
 میں البتہ جائز ہے اس لیے کہ ہوا مسہل پینے والے کے واسطے وہی مناسب ہے جس
 میں تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ اس سے پسینہ نکلے اور کرب پیدا ہو بلکہ
 معتدل ہو کہ اعتدال ہو اور مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہے یعنی طبیعت کو
 آمادہ اسہال پر کرتا ہے مالش بدن کی اور روغن کی بھی مالش از قسم معدات کے ہے جس
 شخص کو عادت دوا پینے کی نہ ہو یا کہ اس نے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات قوی
 پلانے طبیب کی احتیاط سے دور ہے جن لوگوں کو تخمہ ہو یا اختلاط مزج ان کے بدن میں
 ہوں یا شراسیف میں ان کے تمدد ہو یا ان کے احشاء میں التهاب خواہ سدے ہوں ان
 کو بھی دوائے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہیں ہے پہلے بذریعہ
 غذائے ملین کے یا حمام اور راحت کے یا ترک کرانے اس چیز کے جو باعث التهاب
 اور حرکت ہیں اصلاح کر لینی چاہیے جو لوگ آب راکد یعنی آب بستہ پینے کے خوگر
 ہیں اور مطحول ان کا مسہل دوائے قوی سے ہوتا ہے اگر دوائے مسہل قوی ہو مناسب
 یہ ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جائے اور ضعیف دوا پی کر سونا مناسب
 نہیں ہے اس لیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے اور جس وقت عمل دوا کا شروع

ہو سوجانا مناسب ہے کیسی ہی دوا کیوں نہ ہو بعد دو اپنے کے فوراً کسی طرح کی تحریک نہ کرنی چاہیے اتنا ٹھہر جائے کہ طبیعت اس پر متوجہ ہو پس دوا میں عمل کرے اس لیے کہ طبیعت جب تک دوا میں عمل نہیں کرتی دوا بھی طبیعت میں کچھ اثر نہیں کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزیں سو گھنٹی چاہیں جو مثلی کو منع کریں جیسے پودینہ اور تلی اور کرفس اور بہ اور گل خراسانی جس پر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا سرکہ پھر اگر بروقت پینے دوا کے اس کب بونا گوار ہونگے بند کرے جس شخص کو دوائے مسہل پینے میں ناگواری طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا طر خون چبائے تاکہ قوت منہ کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندھے اور پینے کے بعد کوئی چیز قابض کھائے اطباء حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہیں او کبھی اس کے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی لگا دیتے ہیں تاکہ گولی مسہل کی اس سے چھپ جائے ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر قیر و طی لگا دے نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ منہ میں پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اتار جائے یا اور حیلے ایسے کرے جس سے پوری دوا اتر جائے حاصل سب حیلوں کا یہی ہے کہ اصل جرم دوا کا ظاہر نہ ہو دوائے مسہل اگر بطور جو شانہ کے ہونیم گرم پینی چاہیے اور گولی ہونیم گرم پانی کے ساتھ اور پہلے مسہل پینے والے کا معدہ گرم کر لینا چاہیے بعد دو اپنے کے جب مثلی میں تسکین ہو اٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکل دے اور اس کی قوت توڑ ڈالے اتنا آب کثیر بروقت روکنے اسہال کے البتہ جائز ہے تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے جس کا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا میں اس کے ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اس کو مناسب ہے کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آشجوا یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذائے لطیف اور سیک معدے میں پہنچ جائے اور جو شخص ایسا نہ ہو اسے نہار منہ مسہل پینا چاہیے اکثر جس شخص کا مسہل گرمیوں میں ہو اسے تپ آجاتی

ہے مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جب تک دوا اپنے عمل سے فارغ نہ ہو کھانا
 پینا ترک کر دے اور جب تک اجابت ہو کرے سونے کو بھی ترک کرے ہاں اگر
 ارادہ مسہل کے روکنے کا ہو اس وقت مضائقہ نہیں ہے پھر اگر اس کا معدہ متحمل بھوک کا
 نہ ہو مثلاً معدہ پر صفر اوبیت غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی میں انصبا ب صفرے کا
 ہو جاتا ہے یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف سے مدت
 سے پہنچ رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت میں بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور
 قبل شروع ہونے اسہال کے دے سکتے ہیں اس تدبیر سے بیشتر نفل دوا پر اعانت ہو
 سکتی ہے اور شراب مسہل کو سرد پانی سے دھونا معدے کا جائز نہیں ہے اطباء یہ بھی کہتے
 ہیں کہ جو مسہل حبوب کا ہو اس کے ساتھ جو شانہ بھی مناسب اثر اسی گولی کے شریک
 کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفر اہمراہ جو شانہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جو شانہ
 افتیون اور سفانج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جو شانہ قنطوریوں پلانا چاہیے اگر
 احتیاج استفرغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوائے قوی مثل خریق وغیرہ سے ہو
 پہلے اس کے بدن کی تربط چکنی غذاؤں سے کر لینی چاہیے حاصل یہ ہے کہ دوائے
 قوی مثل خریق وغیرہ کے خطرہ شدید سے خالی نہیں ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو
 اس میں تشنج پیدا کرتی ہے اور جس بدن میں اخلاط بھرے ہوں اس کی رطوبت میں
 ایسی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور احشاء کی طرف ایسی چیزیں
 کھینچ لی جاتی ہیں جس کا دفع دشوار ہوتا ہے تیوعات نوہر دار مثل ماذریوں اور شہرم وغیرہ
 کی مضرت اگر بافراط استعمال وہی کا ہو برطرف ہو جاتی ہے اور اسہال بند کر دیتا ہے
 اکثر دوا کی بومعدے میں مختلف طور کی ہوتی ہے اور جو کے سنتو سے جو بودا کی باقی رہ
 جاتی ہے مٹ جاتی ہے یہ سیفوف بھی مناسب ہے بہ نسبت اور سفوفات کے اگر مسہل
 کے بعد بعد دیر تک اجابت نہ ہو اور تخفیف ممکن ہو یعنی کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو
 ضرور نہ ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہ ہونے سے کسی طرح کا خوف ہو تدبیر

صائب یہی ہے کہ ماء العسل یا شراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا بطرون پانی میں کھول کر استعمال کرے یا کوئی فٹیلہ بطور شیف کے رکھے یا حقنہ کرائے کوتاہی دوائے مسہل کی اپنے عمل میں یا بسبب تنگی مجاری کے اپنی خلقت میں خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مجاری کے کسی مرض سے ہوتی ہے پس جن کو مرض فالج یا سکتہ عارض ہو اس کے مجاری ادویہ اس قدر تنگ ہو جاتے ہیں کہ دوا کا پہنچنا مواد تک نہیں ہو سکتا ہے اسی جہت سے ان کے اسہال میں دشواری ہوتی ہے ایک دن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہے اور صواب سے دور ہے جو دوائے مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن میں وہ خلط نہیں پاتی ہے مشوش ہو جاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے اسی طرح اگر اس خلط کو اس کے اضداد میں ڈوبا ہو پاتی ہے پہلے ہر ایک دوائے مسہل اسی خلط کا اخراج کرتی ہے جس سے خاص ہے اس کے بعد جو خلط اس کی خلط خاص کے قلت اور کثرت اور رقت میں قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اس قریب کے قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہے سوائے خون کے کہ وہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اس کے نکلنے میں بخل کرتی ہے ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے جس شخص کو خوف کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہوتی دن خواہ دو دن پہلے قے کر ڈالے تخم ترب پانی میں جوش دے کر یا مولی کھالے جس شخص کا ارادہ مسہل لینے کا ہو نمک کی زیادتی کھانے میں نہ کرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس وقت اجابت نہ ہو اور پیسینا زیادہ نکلے اور اکثر دوائے مسہل کے قے کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزوں کے کھانے سے دفع ہو جاتی ہے آٹھو بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کی دفع کر دیتا ہے اور جو مواد خواہ دوائیں گزر گاہ اور رنا ہوں میں چسپیدہ ہو رہی ہیں ان کو دھو ڈالتا ہے جس شخص کا مزاج سرد ہو اور بلغمیت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ ترہ تیزک گرم پانی میں جمو کر تناول کرے اس میں جموڑا روغن

زیتون بھی شریک کریں اور جس کا مزاج گرم ہو اسپنغل ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزو اور جلاب کے استعمال کریں اور معتدل مزاج تخم کتان جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال اور قطع ہو جانے اجابت کے واجب ہے جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اس کے حق میں آس جو ہے ^{سکنجبین} کے استعمال سے صحیح یعنی خراش امعاء پیدا ہوتا ہے اس لیے دو تین دن ^{سکنجبین} کا استعمال نہ چاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود برقرار ہو جائے واجب ہے کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام میں داخل کریں اگر بقیہ اخلاط کا بدن میں رہے اور حمام میں جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کر دیا پھر اسے مسہل نہ دینا چاہیے اور اگر حمام میں جانے سے لذت نہ پائے اور دل تنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس کے امعاء ضعیف ہوں اکثر دوائے مسہل سے ایسا اسہال شدید اس کو عارض ہوتا ہے کہ اس کے بند کرنے میں نہایت دقت ہوتی ہے اور بہت سے علاج کے بعد اس کے دست بند ہوتے ہیں اسی طرح مشائخ کا حال ہے کہ ادویہ مسہلہ کی دقتیں ان کو درپیش ہوتی ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نیند کا پینا بعد مسہل کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درجہ میں پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے دفع ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروقت طلوع شعری صبور کے اور بروقت بروقت شدید اور بروقت برف ریزی کے پہاڑوں پر دوائے مسہل کا استعمال جائز نہیں ہے پس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف میں استعمال کرے اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیوں کا استقبال کرتی ہے اس واسطے فصل ربیع میں سوائے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز ہے ہاں فصل خریف میں ہر قسم کے مسہل قوی کا موقع ہے طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کر لینا جوڑی سی حاجت تلمین کی اگر ہو مناسب نہیں ہے اس لیے کہ یہی

عادت پختہ ہو جاتی ہے اور اس کا خوگراسی شغل میں مدت العمر رہتا ہے اور انجام اس کا بہت بد ہوتا ہے جس شخص کا مزاج یا بس ہو دوائے قوی اس کو ناتواں کر دیتی ہے دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نہ پائے مجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہے یعنی بے ضرر ہو بنفشہ اور شکر ہے جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑوں میں ہو چاہیے کہ منتظر ہوئے جنوبی چلنے کا رہے اور گرمیوں میں بقول بعض اطبا کے انتظار ہوئے شمالی کا کرنا چاہیے مگر اس قول میں تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفاوی کا منظور ہو انتظار ہوئے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال میں کچھ ضرورت نہیں ہے مریض جس وقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو استعمال دوا ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہ ہو پھر تحریک جائز نہیں ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اکثر ہیجان خون کا اسہال سے ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اس کے دور کرنے میں تہما فصد کافی ہوتی ہے

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اس

کے بند کرنے کا مجملہ ان علامات کے جن سے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اس لیے کہ اگر برابر دست جاری رہیں اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نہ چاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نہ چاہیے ہاں پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت تے نہیں ہوتا پس اس کی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پالیس بھی بسبب کیفیت معدے کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہے دونوں کیفیتیں معدے میں ہوں بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جس وقت اگر گرم اور لذاع ہو اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جس وقت کہ مادہ گرم ہو مثل مادہ صفاوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہیں ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تحقیقہ تام نہ ہو چنانچہ اگر اضاداد ان اسباب کے پائے جائیں بعید نہیں ہے کہ

پیاس بدیر معلوم ہو بہر حال جس وقت پیاس میں افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطف موجود نہ ہوں بلکہ بروقت موجود نہ ہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہوتا خیر جس میں کسی قدر جائز نہیں ہے کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہ بھی دلیل مسہل کے بند کرنے پر ہوتا ہے مثلاً خلط صفراوی کے مسہل میں اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہنچے جاننا چاہیے کہ اسہال میں افراط ہونی چہ جائیکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہنچے پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہنچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑے گی جس شخص کو مسہل میں مغص یعنی مڑروٹ انجام کار میں پیدا ہو اس کی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا میں دیکھنے چاہیے

فصل ساتویں تدبیر اس شخص کی جس کو

افراط مسہل کی پیدا ہو افراط اسہال پر بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے یا بجمت و سچ ہو جانے رگوں کے منہ کے یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگوں کے منہ میں لذع پیدا کرے یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کے ہو بہر حال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھوں کو بغل سے اور پاؤں کو سنج ران سے شروع کر کے نیچے اترتا ہوا جائے اور تریاق یا تھوڑی سی فلو نیا اس کو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم بخار سے پسینا اس کے بدن کا نکالا جائے اس طرح پر کہ تمام بدن کپڑوں کے نیچے چھپا ہو اور سر کھلا ہو پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہ ہو قابض دوائیں پلانی جائیں اور بدن کی مالش کی جائے اور خوشبو ^{ٹھنکے} جو اب ہر یاصین اور صندل اور کافور اور فشر و فوناکہ سے بنائی جائیں سونگھائی جائیں مالش اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضائے خارجی ہیں اور ان کو گرم کر دینا بھی چاہیے گو بذریعہ مجہ ناری کے گرم کیے جائیں اس طرح پر کہ

مجھے نیچے اضلاع اور درمیان دونوں شانوں کے لگایا جائے پھر اگر احتیاج اس کی ہو کہ اس کے معدہ یا اس کے احشا پر ضما آ رہا اور قابض تر چیزوں کا لگایا جائے یہ بھی جائز ہے اور ادہان میں سے روغن بادرا اور روغن مصطلی بھی مفید ہے یہ بھی واجب ہے کہ سرد ہوا سے ان کو بچائیں اس لیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اس کی وسعت کر دیتی ہے یہ بھی واجب ہے کہ ان کی تقویت خوشبو دار چیزیں سونگھا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قابض اور کعک یعنی کلچے شراب ریحانی میں ملا کر پلانا چاہیے اگر یہ چیزیں گرم یا گرم پلائی جائیں بہتر ہے اور اس سے پیشتر روٹی آب انار میں خواہ اقسام سویق یعنی ستو سے یا پوست خشخاش پسپی ہوئی استعمال کی جائے مجرب دوا یہ ہے کہ ہالوں تین ورم بھون کر دوغ ترش میں جوش دیں تا اینکه بستہ ہو جائے بعد اس کے استعمال کریں بس یہی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ ان کی غذا قابض ہو اور برف میں سردی جائے جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجملہ ان تدبیروں کے جو ان کے جس اسہال پر معین ہوں یہ ہے کہ گرم پانی پلا کر قے پر آمادہ کریں اور اطراف بدن کے بھی گرم پانی میں رکھیں اور ان کو حرکت نہ دیں اگر چہ ان پر غشی طاری ہوئی ہو شراب کا استعمال ان لوگوں کو قطعاً جائز نہیں ہے یہ جتنی تدبیریں اوپر بیان کی گئیں اگر ان میں سے کوئی تدبیر کارگر نہ ہو آخر کار استعمال مخدرات کا اور ان معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال میں کتاب سوم کے بیان میں ہوگا کریں بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط قرص اور سفوف قابض قبل از وقت حاجت تیار کر رکھے اور احتیاطاً حقنہ کو اور جو آلات احتقان کے ہیں انہیں بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نہ ہو

فصل آٹھویں تدبیر اس شخص کی جس پر

دوائے مسهل نے اثر نہ کیا ہو جب دوائے مسهل اثر نہیں کرتی ہے مغص اور تشوش اور بدرا اور صداع پیدا کرتی ہے انگریزی اور جمائی پیدا ہوتی

ہے ایسے وقت واجب ہے کہ حقنہ کریں اور محمول مسہل کا استعمال کریں جن کا ذکر قریباً دین میں ہوگا اور مصطلگی تین کز مہ یعنی تین ربع ورم نیم گرم پانی میں ملا کر پیئیں کبھی قوا بض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہو جاتا ہے جیسے سبب اور بہ کہ یہ چیزیں فم معدہ کو نچوڑ کر متلی میں تسکین دیتی ہیں اور قوام دوا کا غلیظ کر کے اوپر کی طرف حرکت کو روک کر نیچے کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور طبیعت کو تقویت دیتی ہیں اگر حقنہ سے فائدہ نہ ہو اور اعراض رومی پیدا ہوں کہ تمام بدن کی رگیں اور پٹھے کھنچنے لگیں اور آنکھیں باہر نکل آئیں اور دوا کو حرکت اوپر کی جانب ہو ضرور فصد کر دینی چاہیے بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نہ کرے اور اس کے بعد اعراض بد پیدا نہ ہوں جب بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیوں نہ ہو اس لیے کہ اگر فصد نہ لی جائے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضائے رئیس کے ہوتا ہے

فصل نویں احوال ادویہ مسہلہ کے بیان میں

بعض ادویہ مسہلہ ایسے ہیں کہ ان کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا تر بد اگر سفید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل بسا ہی ہو یا ماذریون کہ دوائیوں نہایت بد ہیں اگر ان دواؤں میں سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اس کے بعد اعراض رومی پیدا ہوں تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے بذریعہ قے یا مخدر کر دینے کے دفع کر دیں اور اس کے بعد تریاق سے علاج کریں اکثر ان دواؤں میں ایسی چیزیں ہیں جن کا شر اور فساد جو ارواح میں پیدا ہوا ہو بہت سرد پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے تر بد زرد یا تر بد جو متعفن ہو گیا ہو اسی طرح جو چیز دوا کی تیزی کو بوجہ برا بیچختہ کرنے اور تلکین کے اور بجزت اس چکنائی کے جو اس میں ہو اور مثل سریشم کے چپکتی ہو تو ڈالے ان ادویہ کے شر اور فساد کو دفع کرتی ہے بعض دوائیں مسہل کی ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے اور بعض امزجہ سے ان کو مناسبت نہیں ہوتی مثلاً ستمونیا ایسی دوا ہے

طرح سے پیدا ہوتا ہے کبھی بجمت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہے جیسے تبد اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہے جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعہ قبض اسہال پیدا کرتا ہے کبھی اثر دوائے مسہل کا بجمت تلمین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے شیر خشک اور کبھی بجمت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنی بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسپنغل اور آلوے بخارا اکثر قوی دوائیں جن میں سمیت ہے وہ اسہال کو اس طرح پیدا کرتی ہیں کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہیں اسی واسطے واجب ہے کہ ایسی دواؤں کی اصلاح ان چیزوں سے کرنی چاہیے جن میں قوت فاذہر کی موجود ہو کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور غفوصت یعنی بکٹھا ہونا اور حموضت یعنی کٹھا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوائے مسہل کی کرتا ہے جس وقت یہ کیفیتیں فعل دوائے مسہل کے قریب ہوں اور اپنی خاصیت کے مناسب اس کی خاصیت پائیں مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہے پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تبد کے اس کے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہے اسہال پر اور غفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہے جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اس کے ہمراہ کبھی چیزیں شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہے ترشی تقطع معدے کی بوجہ ازلاق کے کرتی ہے پس مثل آلوے بخارا کے ہمراہ لعاب اسپنغل کے معین اسہال ہوگی یہ بھی واجب ہے کہ دوائے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعوض مسہل ہو استعمال نہ کریں مثلاً اسپنغل ہمراہ ہلیلہ کے مگر یہ ممانعت اس وقت ہے کہ جب قوتیں دونوں دواؤں کی برابر ہوں بلکہ ایسے وقت میں اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اس کا اثر پہلے ظاہر ہو جائے مثلاً ایک دوائے تلمین یا ازلاق اپنا فعل قبل فعل دوائے عاصر کے کر لے بعد اس کے جب دوائے عاصر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اس نے پہلے تلمین کر دی ہے یہ اس کو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنے چاہئیں

فصل دسویں بیان میں ان چیزوں کے جنہیں

اور ابواب میں تلاش کرنا چاہیے ہماری قراہادین میں ادویہ

مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہے اس میں سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جن دواؤں کا لگانے سے خواہ اور کسی ترکیب سے ان کا استعمال مسہل اور تلخین ہے وہ بھی اسی مقام پر مذکور ہیں اور جو مسہلات ہرن کے موافق ہیں ان کا بھی اسی جگہ پر بیان ہوا ہے اور ادویہ مفردہ کے بیان میں اصلاح ہر ایک دوائے مفرد کی اور اس کے ضرر کا تذکرہ اور اس کے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہے گولیاں دوا کی اگر سوکھ کر مثل پتھر کے ہو جائیں ان کا استعمال درست نہیں اور گیلے یا ترہیوب بھی جو دبتے ہوں اور اس قدر گیلے ہوں کہ تھوڑے سے دبانے سے پھر صورت ان کی بدل جائے وہ بھی کام کے نہیں بلکہ جس وقت خوب خشکی پکڑ لائیں اور کرارے ہونے لگیں مگر انگلیوں کے نیچے دبانے سے دب سکیں اس وقت ان کا استعمال کرنا چاہیے۔

فصل گیارہویں قے کرانے کا بیان طیب کا قے کرانا

اس شخص کو زیادہ ناروا ہے جس کی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی درآمد برآمد کی کیفیت نہ رہی ہو اور جو شخص بنظر و آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اس کی گردن باریک ہو جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اس کے حلق میں اور ام پیدا ہوتے ہوں خواہ وہ شخص جس کا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فرہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہیں لاغرا آدمی چونکہ صفاوی مزاج ہوتا ہے اس کے حق میں قے بہت مفید ہے بنظر عادت کے قے کرانی اس کو مناسب ہے جس کو قے بآسانی نہ ہو سکے اور دشواری ہو اور انہیں قے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤں سے قے کرائے جائیں تھوڑے زمانہ میں ان کی رگیں اعضاء نفس کی پھٹ جائیں گی اور مرض سل میں گرفتار ہوں گے جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اس کو قے مناسب ہے یا نہیں پہلے خفیف دواؤں سے تجربہ کرنا چاہیے اگر

باسانی تے ہو جائے زیادہ تے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل
 خربق وغیرہ کے اگر یہ شخص ایسا ہو کہ تے کرنا اسے گوارا نہ ہو اور طیب کو نظر ضرورت
 تے کرانی واجب ہو پہلے اسے آمادہ تے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرنا چاہیے کہ
 اس کی غذا نرم یا روغن اور شیریں تجویز کر کے اور اس کی ریاضت میں کمی بلکہ رفتہ رفتہ
 موقوف کر ادینی چاہیے بعد ازاں استعمال مقفی چیزوں کا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ
 پہلے چکنی چیزیں اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائیں اور غذائیں خوشگوار جن کا
 کیوس جید ہو کھلائی جائیں خصوصاً جس کو تے بدشواری ہوتی ہو اس لیے کہ یہ شخص
 بیشتر باوجود پلانے ادویہ مقفی کے تے نہیں کرتا اس کی طبیعت اخراج مواد کو بطرف
 تے کے محل کرتی ہے اسی واسطے اچھی غذا کھلانی چاہیے کہ اگر تے نہ ہو اور معدے
 میں باقی رہے اس وقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہے بہ نسبت باقی رہنے غذائے روی
 کے جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض بے کرنے کے کھلایا گیا تھا تے کرے دوبارہ
 کھانا جب تک خوب بھوک نہ لگے اسے کھانا مناسب نہیں ہے اور پیاس ایسے شخص کی
 شربت سبب سے فرو کرنی چاہیے پانی نیم گرم خواہ جلاب اور ^{سکجین} کا استعمال اچھا نہیں
 ہے اس لیے کہ ان کے دینے سے منلی پیدا ہوتی ہے غذائے مناسب ایسے شخص کو بچہ
 ہائے مرغ اس طرح پر پکائیں کہ پہلے پانی میں جوش دیں بعد اس کے ان کے پیٹ
 میں مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کباب کے بھونیں اور تین پیالے شراب عد غذا کے
 پلانے چاہئیں جس کو کھٹی تے ہو اور پہلے کبھی عادت ایسی تے کی نہ ہو اور اس کی نبض
 میں تھوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا دو پہر تک دن کے نہ کھائے اور قبل از غذا گلاب
 گرم کر کے پیے اور جس شخص کو تے سوداوی ہو چاہیے اسے سفنج کا ٹکڑا گرم سرکہ میں ڈبو کر
 معدہ پر رکھے بہتر یہ ہے کہ جو طعام بغرض بے کرانے کے کھلایا جائے کئی طرح کا ہو
 اس لیے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہے کہ پھر اس کے اخراج
 میں عجل کرتا ہے اور اپنی طرف پھیر لیتا ہے جب تے بافراط ہونے اور رطوبت بلغمی

نکلنے لگے غذا میں گوشت کج خشک اور کبوتر کے بچوں کا جو قریب اڑنے کے ہوں نافع ہے مگر ہڈیاں اور اطراف ان چیزوں کی نہ کھلانی چاہیں اس لیے کہ یہ ثقیل ہیں دیر میں ہضم ہوتی ہیں اور ہوائے حمام میں بھی داخل کرنا چاہیے اور بروقت پلانے دوائے قے آور کے ایسی حرکات کریں جس میں دوڑنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کریں اور تعب اور مشقت کریں بعد اس کے قے کریں اور یہ امور ٹھیک دو پہروں کو کرنے چاہئیں ایضاً بروقت قے کرنے کے دونوں آنکھیں اوپر چڑھا کر پٹی باندھی چاہیے اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا بطور نہالچہ کے لپیٹنا ضرور ہے مگر نرم ہو اور بندش میں اعتدال رہے قے پر آمادہ کرنے والی چیزیں جیسے جرجیر اور مولی اور طرح یعنی چھوٹی مچھلی اور فوج کوہی ترونازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع شفل کے شہد کے ساتھ اور میٹھا حریرہ باکلی کا اور شراب شیریں اور قریب اس کے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکند یعنی نیم خام روٹی جو روغن میں پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ میں بھگو دی جائے جیسے جلیبی وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کی جائے اسی طرح خرپڑہ اور کھیرا اور دونوں کے بیچ خواہ ان کی جڑیں پانی میں بھگو کر کوٹی جائیں اور شیرینی ملائی جائے اور جس شوربے میں مولی پڑی ہو جو شخص شراب مسکر بغرض قے کرنے کے پیسے جائیے کہ تھوڑی سی پی کر قے نہ کرے بلکہ بہت سی پی لے اور قے کرے نفع ہماہ اشہد کے اگر بعد حمام کے پیسے قے فوراً ہو جائے گی اور باسانی ہوگی اور مسہل بھی ہے جس شخص کا ارادہ کسی دن قے کرنے کا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بخوبی چبا کر کوئی چیز نہ کھائے اگر کوئی شخص دو قو اور مثل خر بقی کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منہ استعمال کرے اور اگر کوئی مانع نہ ہو دو گھنٹے دن جب چڑھے اور بول و براز سے فارغ ہو کر قے کرے اگر پر ڈال کر قے کرے اور باسانی ہو جائے بہتر ہے ورنہ پر کو کسی قدر حرکت دے اگر پھر بھی قے نہ ہو حمام میں داخل کیا جائے اور جس پر سے قے کرتا ہے مناسب ہے کہ اس میں روغن حنا تھوڑا سا لگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا

ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ یاقی ہو جائے گی خواہ اسہال عارض ہوگا
 قے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائیں
 کہ اس سے متلی پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مٹی بہت جلد تاثیر کرے اور چھٹ پٹ قے
 پیدا ہو چاہیے کہ قے کو روکیں اور ٹھہرائیں اور خوشبو اور معطر چیزیں سونگھائیں اور
 اطراف کو دبائیں اور بلین اور تھوڑا سا سرکہ پلائیں اور زہی اور سیب کھلائیں تھوڑی سی
 مصطکی ملا کر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قے زیادہ ہوتی ہے اور سکون
 سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی فصل سب سے پہلے قابل اس کے ہے کہ قے کا اس میں
 استعمال کیا جائے اگر احتیاج ہو ایسے شخص کے قے کرانے کی جس کا سخمہ بدن
 مناسب قے کرانے کے نہیں ہے پس فصل صیف میں البتہ اجازت ایسے شخص کو قے
 کرانے کی دی جاتی ہے سب سے زیادہ کمی فائدہ کی قے کرنے میں بنظر تنقیہ اول
 کے تنہا معدہ کو ہے سوا، امعاء کے اور بنظر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور
 جذب اور قلع مادہ کا فائدہ اسائل بدن کو ہوتا ہے مفید قے کی شناخت غیر مفید سے اس
 طور پر ہوتی ہے کہ بعد قے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید
 ہوتی ہے اور یہی حال سب قوتوں کا ہے اور اس قے سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر
 اس کے ہمراہ لذع شدید معدہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مسہل قوی ہو
 مثل خر بقل کے خواہ جو دو آخر بقل سے مرکب ہو شروع میں ایسی قے کے منہ سے لعاب
 چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قے میں بلغم کثیر بد نفعات گرتا ہے اس کے بعد ایک شے
 سیال اور رواں صاف صاف برآمد ہوتی ہے اور لذع خواہ درد جس قدر ہوتی ہے بحال
 خود ثابت رہتی ہے اس سے اور قتم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب قے کے
 پیدا نہیں ہوتی اور کبھی شکم بھی رواں ہو جاتا ہے بعد اس کے چوتھی ساعت میں سکون
 طبیعت پیدا ہوتا ہے اور مائل براحت ہو جاتی ہے بری قے کی شناخت یہ ہے کہ اولاً
 طبیعت مجیب نہیں ہوتی اور قے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اگر بکبر پیدا بھی ہوئی کرب

عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں کھنچے جاتے ہیں اور آنکھ اندر کو گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سرخ ہو کر متمما جاتا ہے اور آنکھ میں سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نہ کیا جائے فوراً مر جاتا ہے تدارک اس کا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جن اوبان میں تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ ان کا استعمال کرنا چاہیے اور تا بمقدور کوشش کر کے قے کرانی چاہیے اگر قے ہو جائے اختناق پیدا نہ ہوگا ایضاً حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہوا ہے استعمال کرنا چاہیے بہت مناسب استعمال قے کا ان امراض میں ہے جو مزمن ہوں جیسے صرع اور استسقا اور جذام مایٹو لیا نقرس عرق النساء قے میں اگرچہ منافع ہیں تاہم اکثر امراض بوجہ قے کے پیدا ہوتے ہیں جیسے طرش یعنی بطلان سماعت بعد قے کے متصل فصد نہ کرنی چاہیے بلکہ تین دن کا وقفہ دے کر فصد کا استعمال مناسب ہے خصوصاً اگر فم معدہ میں خلط موجود ہو اکثر دشواری قے میں بوجہ رقت خلط کے پیدا ہوتی ہے پس پہلے اس خلط کو غلیظ کرنا مناسب ہے سو قے جب الرتان کا استعمال کر کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال تخمی بعد قے کے دلیل اس بات پر ہے کہ مادہ تجمہ کا بطرف اسفل کے دفع ہوا ہے اور اسہال کے بعد قے کا عارض ہونا اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ قے اعراض اسہال سے ہے افضل اوقات قے کرنے کے واسطے گرمیوں میں ٹھیک دوپہر ہے اگر بوجہ درد کے قے کی جائے بدن کے واسطے قے نافع ہے اور آنکھ کے حق میں مضر ہے حاملہ کو قے کرانی مناسب نہیں ہے اس لیے کہ فضول حیض کے اس قے سے دفع نہ ہوں گے اور تعب سے قے کے اضطراب میں پڑے گی پس اس تسکین کرنی چاہیے اور قے نہ کرنی چاہیے اور سب لوگ سوائے حاملہ کے جس کو قے عارض ہو چاہیے کہ مدد کی چیزیں جن سے قے ہو جائے پلائی جائیں

فصل بارہویں بیان میں ان چیزوں کے جو قے

کرنے والے کو چاہئیں قے کرنے والا جب قے کرنے سے

فارغ ہوا اپنے منہ اور چہرے کو سرکہ میں پانی ملا کر دھوئے تاکہ سر میں گرانی پیدا نہ ہو اور آب سیب کے ساتھ تھوڑی مصطکی ملا کر پیئے اور کھانے سے منع کیا جائے اور راحت اور آرام کا التزام کرے اس کے شراب سیف میں روغن لگائیں اور داخل حمام کریں اور جلد نہلا کر باہر نکالیں اگر بوجہ کسی ضرورت کے کھلانا واجب ہے کوئی لذیذ شے کھلائیں جس کا جوہر پاکیزہ ہو اور سر بیچ اہضم ہو

فصل تیرھویں منافع قے کے بیان میں حکیم بقراط

ایک مہینہ میں دو مرتبہ قے کرنے کا حکم کرتا ہے یعنی دو دن پے در پے قے کرنی چاہیے تاکہ دوسرے روز باقی ماندہ روز اول کا بوجہ کی خواہ دشواری روز اول کے نکل جائے اور جو کچھ معدہ میں کھنچ گیا ہو وہ بھی نکل جائے بقراط کہتا ہے کہ میں ضامن حفظ صحت کا اس شخص کے واسطے ہوں جو یہ تدبیر التزام کیا کرے اور بکثرت قے کرنی بد ہے اور قے مذکورہ بالا سے استفراغ بلغم اور صفر اکوی اور سوداوی خلط کا بھی ہوتا ہے اور معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے اس لیے کہ معدے کے تنقیہ کے واسطے تنقیہ کرنے والی کوئی ایسی شے نہیں جیسے امعا کے واسطے وہ صفر ہے جو بطرف ان کے آتا ہے اور تنقیہ کرتا ہے ایسی قے سے سر کی گرانی بھی دور ہو جاتی ہے اور بصارت میں جلا پیدا ہوتی ہے اور تخمہ دفع ہو جاتا ہے ایضاً یہ قے اس شخص کو بھی مفید ہے جس کے معدہ پر صفر آگرتا ہے اور طعام کو فاسد کر دیتا ہے اگر طعام سے پہلے قے کرے پھر اس کی غذا بروقت صفائی معدہ کے پہنچگی اور فاسد نہ ہوگی اس قے سے معدہ کی نفرت چکنی غذا سے برطرف ہو جاتی ہے اور جو سقوط اشتہائے صحیح معدہ میں ہو یا اشتہا تیز اور ترش اور کھٹی چیزوں کی معدہ میں پیدا ہو وہ بھی زائل ہو جاتی ہے اور بدن تر بل اور ڈھیلا پن بھی دور ہوتا ہے اور جو قروح گردے اور مثانہ میں ہوں یہ قے ان کو بھی نافع ہوتی ہے جذام کے واسطے یہ قوی علاج ہے اور رنگ میں برائی پیدا ہونے کا بھی علاج قوی ہے اور صرع جو بشرکت معدہ کے ہو اور یرقان اور انتصاب نفس یعنی سیدھے کھڑے ہو کر سانس آئے

ورنہ دشواری ہو اس کے واسطے اور عشاء فالج کے واسطے یہ تے مفید ہے تو با کا بھی علاج کامل اس تے سے ہوتا ہے واجب ہے ہر مہینہ میں ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ بروقت امتلائے معدے کے تے کرے مگر دورہ مقرر نہ کرے اور شمار ایام کا ملحوظ نہ رکھے بہت موافق اس کو تے ہوتی ہے جس کا مزاج صفر اوی ہو اور بدن اس کا لاغر ہو

فصل چودھویں مفراطے کے ضرر کا بیان تے

بافراط کرنی معدہ کو مضر ہے کہ اس میں ضعف پیدا کرتی ہے اور اس کو بمنزلہ نشاندہ کے واسطے متوجہ ہونے مواد کے کرتی ہے اور سینہ اور آنکھ کی بصارت کو اور دانتوں کو اور درد سر کو جو مزمن ہو مضر ہے مگر وہ درد سر جو شرکت معدہ سے ہو اور جو صرع فقط سر کی وجہ سے ہو اور کسی عضو کی شرکت پیدا نہ ہوئی ہو جو سر سے نیچے ہے اس کو بھی مضر ہے افراط زائد تے میں جگر کو بھی مضر ہے اور ریہ اور چشم کو اور بیشتر بعض رگیں پھٹ جاتی ہیں بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ خوب پیٹ بھر کر بہت جلد کھا لیتے ہیں اور بعد ازاں تے کر ڈالتے ہیں اس طریقہ سے اکثر امراض ردی اور مزمن پیدا ہوتے ہیں ایسے شخص کو پر خوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب میں اعتدال کر دینا چاہیے

فصل پندرھویں بیان میں تدارک ان احوال کے

جوقے کرنے والوں کو ہوتے ہیں تے کے روکنے کی تدبیر
 پہلے بیان ہو چکی اور ضد اور وجع جو شر اسیف کے نیچے پیدا ہوں گرم پانی اور روغن ملیں کے سینکنے سے خواہ حجمہ ناری لگانے سے دفع ہوتے ہیں جو لذع شدید بعد تے کے معدے میں باقی رہ جائے اس کو تناول شوربائے روغن دارسریج الہضم دفع کر دیتا ہے اور مقام درد پر مالش روغنہ بنفشہ کی جس میں روغن شب بو اور تھوڑا سا موم شریک ہو بھی مفید ہے بچگی اگر پیہم عارض ہو چھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہے اور جرعدہ جرعدہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پلانا بھی نافع ہے تے کے دفع کرنے کی تدبیر چودھویں فصل میں خواہ جہاں مضار تے کا بیان ہو اور کز ازاوردیگر امراض باردہ اور سہات اور انقطاع صوت

جو بعد قے کے عارض ہوا ان اطراف کی بندش اور ان کا بیکڈیگر متصل باندھنا نافع ہے اور معدہ کو روغن زیتون جس میں سداب کو جوش دیا ہو اور کریلا جوش دیا ہو اس سے سینکنا اور شہد ہمراہ آب گرم کے پلانا مفید ہے اور جس کو سہات عارض ہو اس کے لیے یہی ادویہ مستعمل کی جائیں اور اس کے کان میں پکار کر باتیں کریں

فصل سولہویں تدبیر افراط سے قے عارض

ہونے کی اس کو سلانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اس کے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جس طرح افراط اسہال میں کی جاتی ہے اور معدہ کا علاج بذریعہ قابض ضما د اور مقوی کے کرنا چاہیے پھر آگرتے میں افراط ہو اور خون برآمد ہو دودھ میں شراب چار قوطی جو تخمیناً پاؤ آٹا کسرے زائد بوزن ہندوستان ہوئی شریک کر کے پلائیں کہ اذیت دوائے مٹی کی کم کر دیتی ہے اور خون بند کر دیتی ہے اور طبیعت نرم کر دیتی ہے اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہو جائیں کہ خون ان مقامات میں بستہ نہ ہو جائے اس وقت ^{سکھ} بھجین برف سے سرد کر کے تھوڑی تھوڑی پلانی چاہیے اس پچھلے امر کے فائدہ کے خیال سے آب برگ خرفہ ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کرتے ہیں پس جس شخص کو قے بافراط عارض ہو چاہیے کہ بہت دوا پلانی جائے جو ادویہ مٹی ہیں ان کی قوت کے درجات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بھی خیال ضرور رہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہے اور خصوصاً خربق کے استعمال کے شروط ابا دین اور ادویہ مفردہ کے باب میں ملاحظہ کرنے چاہئیں

فصل سترہویں حقنہ کے بیان میں حقنہ ایک علاج

عمدہ ہے آنتوں کے فضول دفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور مثانہ اور ان کے اور ام کے بارہ میں بھی نافع ہے اور امراض قولنج کو بھی مفید ہے اور جذب فضول کا اعضا، رکیسہ جو معدے سے اوپر ہیں بھی کرتا ہے مگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے

اور تپ عارض ہوتی ہے اور مادہ بعد استفرغ کے امعا وغیرہ میں باقی رہ جائے اس کے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہے جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہے اور جس طرح کرنا چاہیے اس کا ذکر قونج کے باب میں کیا جائے گا غالباً افضل اوقات حقنہ لینے والے کے یہ ہیں کہ مستحکم ہو اور پھر چت لیٹ جائے اور بظرف درد کے مائل ہو کر لیٹے اور اس وقت ہو اسر دو یعنی دونوں وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت میں کرب اور اضطراب اور غشی کم ہوتی ہے حمام کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے اخلاط میں ٹوان اور تفرق پیدا ہوتا ہے اور حقنہ اخلاط بستہ کو جذب کرتا ہے اسی واسطے بہتر نہیں ہے کہ قبل حقنہ کے حمام کرے جس شخص کے امعا میں عقر یا بستگی ہو اور بسبب حمی خواہ اور کی مرض کے حاجت حقنہ کی ہو اور خوف یہ ہو کہ شاید حقنہ سے اخراج مواد نہ ہو بلکہ دوائے حقنہ بھی رک جائے اس پر واجب ہے کہ اپنی مقعد اور ناف کو اور گردا گرد اس کے سینک کرے باجرے وغیرہ کو گرم کرے

فصل اٹھارہویں طلا کے بیان میں طلا کرنا بھی

معالجات کے اقسام میں ایسا ہے کہ خاص مقام پر اس کا اثر پہنچتا ہے اور کبھی کسی دوا میں دو قوتیں ہوتی ہیں لطیف اور کثیف اور حاجت بظرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت کثیف کے اس لئے کہ کثافت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہے اگر اس وقت یہ دوا بطور ضما د کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائے گی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اس کا نفع پیدا ہوگا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر پر ضما د کی جائے ضما د اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضما د میں کسی قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ اور چیتھروں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضائے رئیسہ مثل قلب اور جگر کے تدبیر بذریعہ طلا مد نظر ہو کپڑوں کے ٹکڑے عود اور صندل میں لیسے ہوئے کام طلائے خوشبو کا کرتے ہیں جب ان سے اعضائے مذکورہ گرم کیے جائیں

فصل انیسویں نطولات کے بیان میں نطول تڑپڑے کو

کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہیں گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اس میں فضول کا انصباب نہ ہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازاں آب سرد سے تڑیڑا دینا چاہیے تاکہ جو زمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پینچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اس عضو میں ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کر کے بعد ازاں نطول گرم کا استعمال کریں

فصل بیسویں فصد کے بیان میں فصد ایک استفراغ

حاکم ہے کہ اس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگوں میں زیادہ اور کسی رگ میں کم اور بیش نہ ہو فصد کا استفراغ دو شخصوں کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اس کا خون بڑھ گیا ہو دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کی جائے یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونوں ضرر مجتمع ہوں یا وہ امراض جن سے جو شخص مستعد عرق النساء اور نفرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اس کے پھپھڑے میں باریک سی لگی ہوئی ہے جب اس میں خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ جاتی ہے خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالجنولیا کے ہوں اور ان کے بدن میں خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام احشا کے اور رمد حار کے ہوں خواہ جو لوگ کہ ان کی بوا سیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت اس کی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہو گیا ہو اور یہ دونوں ہمیشہ ان کے الوان و جو ب فصد پر دلیل نہیں ہوتے ہیں اس لیے کہ ان کے رنگ میں تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے ایضاً جو لوگ ایسے ہوں کہ ان کے اعضائے باطنی میں ضعف ہو اور مزاج ان کے گرم ہوں پس ان لوگوں کو لائق یہی ہے کہ فصل رنج میں

فصدان کی کھولی جائے اگرچہ ان امراض میں بتانا نہ ہوں اور بھی جو لوگ ایسے ہوں کہ انہیں صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہنچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے ان کی فصد بلا حاجت بھی لی جاتی ہے اگرچہ خون میں کثرت نہ ہو یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہے اور پیدا نہ ہوں ان میں زمانہ جو از فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائیں اوائل میں ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہے اس لیے کہ اس وقت فصد سے فضول میں رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہو کر تمام بدن میں جاری ہوتے ہیں اور خون صالح سے مل جاتے ہیں اور بیشتر وہ خون جس کے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل میں ان امراض کے خارج نہیں ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے پھر جس وقت نضح مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتدائے مرض کا گزر جائے اور زمانہ انتہا کا بھی تمام ہو جائے اس وقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہ ہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اس کا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ وہ روز راحہ و آرام کا ہے اور اس دن سونا مفید ہوتا ہے اور اس دن مرض کا ثوران اور غلبہ ہوتا ہے اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں اوسان، بحرانات کا زمانہ طولانی ہو پس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زائد نہیں ہے بلکہ اگر بدون فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تو اس خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص کی فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہے مگر بقیہ خون اس قدر رہے جو بیست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے

اس واسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنی جاری ہونا خون کا اگر قے ہوتی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اسی طرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جب تک بند نہ کیا جائے اور قونج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے حاملہ اور عائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی روکنامر کوز ہو اگر قوت وفا کرے یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جس وقت علامات امتلائے خون کے پیدا ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلاء، اخلاط خام کی ہوتی ہے اس وقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اس لیے کہ اگر بلائج فصد لی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے جس کے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضافتہً نہیں کہ پہلے اس کی فصد کھولی جائے بعد ازاں بذریعہ اسہال کے استفرغ کریں بلکہ طیب پرمرغات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شرط سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار تمدد کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن میں کثرت ہو اور اگر اس کی فصد کھولیں خون صالح نکل جائے گا اور خلط ردی غالب ہو جائے گی اور جس کا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اس کا مائل ہونا ضرر عظیم اس عضو میں پیدا کرے گا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہ ہو واجب ہے کہ فصد کھول کر تھوڑا سا خون نکالیں اور بعد ازاں غذائے خوشگوار کھلائیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تا کہ تمام خون فاسد نکل جائے اور اچھا خون باقی رہ جائے اگر فاسد خون میں اخلاط صفرای لے ہوں ان کے استفرغ کے واسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ ان کے تسکین کی فکر کی جائے اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدماء اطباء ایسے وقت مریض کو تکلیف استحمام کی دیتے تھے اور اپنے کارہائے ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر

ہنوز رقیق ہو خواہ ماری ہو اور سخنہ سوکھتا جاتا ہے ابتدائے مرض سے پس ہرگز فصد نہ کھولنی چاہیے رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر رقیق مائل بسپیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ مجملاً یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفر اوی کا نہ ہو اور نہ اخلاط خام بار و غلبہ کرے پھر اگر تپ میں فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اس قول کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کہ بعد روز چوارم کے مجموع کی فصد مناسب نہیں ہے اس لیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دن کی مدت میں بھی ہر وقت فصد جائز ہے یہ رائے جالینوس کی ہے لیکن روز چہارم سے پیشتر فصد اولی ہے بہ نسبت بعد اس زمانہ کے اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہوں اور فصد میں تقصیر ہو جائے پھر جو وقت کیوں نہ ہو اسی وقت فصد کھول دینی چاہیے بعد رعایت دس چیزوں کے اکثر بعض حمیات میں گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے اس واسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے مگر یہ فصد بلا حاجت اسی وقت جائز ہے کہ سخنہ اور قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہوں جمی ذموی میں استفراغ بذریعہ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتدا میں خون بافراط نکالنا جائز نہیں ہے اور بروقت نضح کے فصد مفروض ضرور ہے اور اکثر جمی ذموی بعد فصد کے فوراً زائل ہو جاتی ہے جو مزاج بشدت بارد ہو اس کے بدن کی فصد نہ کھولنی چاہیے اور جو بلاد بہت سرد ہوں ان میں بھی استعمال فصد کا ناجائز ہے اور بروقت درد شدید کے اور بعد ایسے استہمام کے جو محلل ہو اور عصب جماع کے اور تا امکان اس سن میں جو چودہ برس سے کم ہو ایضاً سن شیخوخت میں بقدر امکان ہاں اگر اعتماد سخنہ پر ہو اور پر ہونا عضل کا اس طرح پر کہ مسترخ اور ڈھیلے نہ ہو اور کشادگی رگوں کی اور ان کا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگوں کی فصد پر جرات ہو سکتی ہے کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑی تھوڑی فصد سے خوگر کیے جاتے ہیں جن کے بدن زیادہ لاغر ہوں خواہ زیادہ فرہ ہوں خواہ بدن میں زیادہ تحلل اور ڈھیلا پن ہو خواہ بدن سفید اور ڈھیلے ہوں خواہ

چیزیں پڑی ہوں خواہ پودینہ کا شربت اور معجون مسک اور شربت میبہ مسک پلا کر بعد ازاں فصد کھولی جائے اور جس کے معدہ میں صفر اپیدا ہوتا ہے پہلے اس کو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کرا کے اس کے بعد چند لقمہ کھلائیں اور تھوڑی دیر آرام دے کر بعد ازاں فصد کھولی جائے اور بدل ماتیحلل اس خون جید کا جو فصد سے خارج ہوگا اس کا تدارک کریں اگر قوی ہو کہباب مع اس کے ثقل کے کھلائیں کہ اگر وہ ہضم ہو جائے گا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار میں کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہے بعد ازاں فصد کرنی چاہیے کبھی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہیں خواہ رحم سے خون جاری ہونے کو روکنے کے واسطے خواہ خون متعدد اور سینہ کے خون کے روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کے بند ہو جائے اور یہ علاج قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد میں زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز ہر مرتبہ خون کم لیا جائے اگر ممکن ہو حاصل یہ ہے کہ شمار میں فصدوں کا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کریں جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اسی سے صفرے کا ہیجان ہوتا ہے اور اس کے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اس کا تدارک آب شعیب اور شکر وغیرہ سے کریں اور جو شخص دوبارہ فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہنچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد میں اس کی رگ طول میں کھولی جائے تاکہ حرکت مفصل کی اس کے التھام اور رک جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جائے اور اگر باہمہ خوف یہ ہو کہ خون بند ہو جائے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھیں اور اوپر اسی مقام سے پٹی باندھیں اور اگر نشتر میں بروقت فصد کے روغن لگا دیں بسرعت التھام یعنی زخم کے بھر آنے کو منع کرے گا اور درد بھی کم ہو جائے گا اور مقام سے پٹی باندھیں اور اگر نشتر میں بروقت

فصد کے روغن لگا دیں بسرعت التحام یعنی زخم کے بھر آنے کو منع کرے گا اور درد بھی کم ہو جائے گا اور مقام فصد کو لیٹین اور روغن زیتون وغیرہ اس مقام پر لگائیں اور مالش بہ نرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملیں اس کے بعد کپڑے سے ملیں سو رہنا درمیان فصد اول اور فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملتخیم کر دیتا ہے وہ قواعد بھی یاد کرنے چاہئیں جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس میں بیان ہوئے ہیں کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اس روز کا کریں جس دن ہوائے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اس کی ضرورت ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد ان لوگوں کی جن کے مزاج میں موسم ہے اور فصد مجائین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم میں ہوں ضیق یعنی تنگ ہونی چاہیے تاکہ زرف الدم پیدا نہ ہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا نہ ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنی تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مقصود کے اگر مقصود ضعیف نہ ہو نہایت کم یہ ہے کہ ایک ساعت کا وقفہ دونوں فصد میں کیا جائے ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بند نہ کیا جائے فصد مورب یعنی ترچھی مناسب اس کی ہے جو ایک دن دوسری فصد کھلوانے کا قصد کرے اور عرض میں فصد اس کو مناسب ہے جو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے اور طولانی فصد اس کی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانے کا قصد کرے اور جس کا یہ ارادہ نہ ہو کہ چند دنوں تک ہر روز فصد کھلوائے جس قدر فصد کے بعد درد زیادہ ہو زخم پورا ہوتا ہے فصد دوسری میں خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہے مگر ایک دو بارہ فصد لینے والا کچھ کھالے پہلی اور دوسری فصد کے بیچ میں سو رہنے سے فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہیں ہوتا اس لیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سما جاتے ہیں مجملہ فوائد دوسری فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت مقصود کی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ بھی پوا ہو جاتا ہے جس قدر استفراغ واجب ہے دوسری فصد بہتر یہ ہے کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کر کے کھولی

جائے بعد فصد کے بہت جلد رہنے سے اکثر اعضا میں انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہے قبل
 فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برآمد ہوتا ہے اس لیے کہ جلد میں غلاظت پیدا
 ہوتی ہے اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اس کا واسطے لغزش اور پھلنے کے مانع برآمد خون کا
 ہوتا ہے ہاں اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اس وقت استحمام سے یہ مضرت زائد پیدا
 نہیں ہوتی فصد کھلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھا خواہ پینا
 ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑھائے اور پہلے غذائے لطیف کا استعمال کرے اور
 اسی طرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کی طرف
 میلان خاطر رکھے اور استحمام محلل بعد فصد کے نہ کرے جس شخص کے ہاتھ میں بعد
 فصد کے ورم پیدا ہو چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام ورم پر
 مرہم اسفیداج رکھے اور گرداس کے مبردات تو یہ کو طلا کرے جس شخص کے بدن میں
 اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے ثوران اور جوش اخلاط میں پیدا ہوگا اور
 تمام بدن میں یہ اخلاط جاری اور رواں ہو جائیں گے پھر ان کی اصلاح محتاج فصد
 متواتر کی ہوگی خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہے فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی
 ہے اور زمانہ شیخوخت میں چند امراض پیدا ہوتے ہیں از انجملہ سکتا ہے اکثر بوجہ فصد
 کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہیں جو صحیح آدمی
 فصد کھلوائے اس پر واجب ہے استعمال اس چیز کا جو باب شراب میں مذکور ہو چکی ہیں
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کی رگیں اور وہ بھی ہیں اور شرانین بھی مگر شرانین کمتر کھولی
 جاتی ہے اور بوجہ اس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے
 چھیڑنے سے احتراز کرتے ہیں اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون جاری ہو جاتا ہے کم سے کم
 ضروری ہے کہ ابوسیمایعنی سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب
 نشتر باریک اور تنگ لگایا جائے باہنہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت
 کے بند ہو جائے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے ان امراض میں جن کی جہت سے فصد کھولی گئی

ہو اور اکثر شریان کی فصد اسی وقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اس عضو کے ہو جس میں کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہے اور اس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اس وقت جب ایسے شریان قریب کی کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے بشرطیکہ اس کے کھولنے میں خطرہ اور اندیشہ نہ ہو جو رگیں ساکن ہاتھ کی کھولی جاتی ہیں شمار میں چھ ہیں قیفال یعنی سر اور اکھل یعنی ہفت اندام باسلیق اور جبل الذراع اور اسلیم اور ابطنی جو شعبہ باسلیق کا ہے اور سر اور سب سے زیادہ اسلم ہے یعنی اس کے کھولنے میں خوف شریان پر پہنچنے کا نہیں ہے پہلے تینوں رگیں اکھل باسلیق ابطنی مابض کے اوپر کھولی جائیں یعنی جو مقام پہنچے اور بازو کے بیچ میں جھکتا ہے اور جہاں ہاتھ میں خم پیدا ہوتا ہے اس سے تھوڑا اوپر ہی ہے کھولنی چاہیے یعنی پٹی نیچے باندھ کر جب رگ اوپر برآمد ہو کھولی جائے اور مابض کے نیچے خواہ برابر کھولنا نہ چاہیے تا کہ خون بخوبی برآمد ہو جس طرح دھار چھوٹی ہے جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے میں پٹھے پر آفت پہنچنے کا خوف نہیں رہتا ورنہ شریان کو آفت پہنچتی ہے اور اسی طرح قیفال کی اگر فصد طول میں کھولی جائے دیر میں زخم پورا ہوتا ہے اس لیے کہ یہ رگ جوڑے سے تعلق رکھتی ہے اور جو رگ مفصلی نہ ہو اور جوڑے سے تعلق ہو اس کی فصد طول میں اچھی ہے عرق النسا اور اسلیم کی و نیز اور رگوں کی فصد میں رائے صائب یہی ہے کہ طول میں کھولی جائے اور معہذا مناسب ہے کہ قیفال کی فصد اس عضلہ کی سر سے نشتر دور پڑے جو موضع نرم میں اوپر مابض کے واقع ہے اور وسیع زخم لگایا جائے اور دو ہر نشتر نہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا اکثر فصار کو اکثر مقام قیفال میں خطا ہوتی ہے ایک نشتر لگانے سے برائی پیدا نہیں ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط مکرر زخم لگانے سے ہوتا ہے پورا جانا زخم قیفال کا دیر میں اسی وقت ہوتا ہے کہ فصد طول میں ہو اور گہری فصد کھولنی اس وقت چاہیے کہ دوبارہ پھر کھولنے کی ضرورت ہو اگر قیفال نظر نہ آئے اور ملنا دشوار ہو اس کا کوئی شعبہ جو گھٹنے کی جانب وحشی یعنی بیرونی جانب میں بطرف انگوٹھے سیدھے میں

تلاش کر کے کھول دیا جائے ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہے اس میں نشتر لگنے کا خوف ہے اور کبھی بیچ میں دو پٹھوں کے ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ یہ رگ طولاً کھولی جائے اور لٹکا کر فصد کھولنی چاہیے یعنی اچھلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہ ہو اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھا ایسا دراز ہوتا ہے جیسے وتر پس اس کی شناخت کر کے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہ ہو کہ نشتر اسی پٹھ تک پہنچے ورنہ حد رمزمن پیدا ہوگا جس کی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہے اس کے ہاتھ میں یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے اگر خطا سے اس پٹھ میں نشتر لگ جائے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑ جائے پھر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اس پر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کے جراحات کا علاج ہے اور اس کا بیان کتاب چہارم میں کیا گیا ہے بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شے تبرید کرنے والی نہ پہنچے جیسے آب برگ مکوا اور صندل وغیرہ بلکہ اس کے گرد اور تمام بدن میں روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے جل الذراع کا بھی مورب کھولنا مناسب ہے مگر ایک دو دنوں طرف سے کٹی ہوئی ہو اس وقت بنا چاری طول میں کھولنی چاہیے باسلیق میں خوف یہ ہے کہ اس کے نیچے شریان ہے اس کی حفاظت ضرور ہے اس لیے کہ اگر شریان تک نشتر پہنچے گا خون بند نہ ہوگا خواہ بند بدشواری ہوگا بعض آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہیں جب ایک شریان دکھائی دے فساد گمان کرتا ہے کہ اب نشتر شریان تک پہنچنے کی رہائی حاصل ہوئی اور اس اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہے لہذا اس کو پہلے سے پہچان لینا واجب ہے جب پی باندھتے ہیں اکثر اوقات وہ مقام پھول جاتا ہے لیکن یہ پھولنا کبھی بوجہ برآمد ہونے شریان کے ہوتا ہے اور کبھی باسلیق پھولتی ہے اور کوئی کیون نہیں پھولے چاہیے کہ پی کھول کر لیں اور نرم نرم مالش کریں بعد ازاں پھر پی باندھیں اگر پھر پھولے دوبارہ یہی ترکیب کریں پھر بھی اطمینان نہ ہو کچھ حرج نہیں باسلیق کو چھوڑ کر اس کا شعبو جس کا نام ابھی

اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قیفال سے اکثر اس خون کا استفراغ ہوتا ہے جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہے اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون برآمد ہوتا ہے اور اطراف جگر اور شترسیف سے بڑھکر سرارو کا استفراغ بکا آمد نہیں ہوتا اور شترسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہیں ہوتا اور اسائل بدن کا تنقیہ ایسا جو تنقیہ میں شمار ہو سکے صفت اندام کا حکم متوسط ہے درمیان سرارو اور باسلیق کے اور اس کے فصد سے استفراغ اطراف تنور بدن یعنی از سینہ تا اسفل ہوتا ہے جبل الذراع مشابہ قیفال کے ہے اسلیم کا ذکر اس واسطے کیا جاتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہے اور بائیں ہاتھ کی اوجاع طحال کو مفید ہے اس پر پٹی نہیں باندھی جاتی ہے جب تک خون خود بخود بند نہ ہو جائے اور جس کے بدن کی یہ فصد کھولی جائے اس کا بدن آب گرم میں رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہ ہو اور سہولت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مقصود کا یہی حال ہوتا ہے افضل فصد اسلیم کی یہی ہے کہ طول میں ہو ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہے جو شریان داہنے ہاتھ کی کھولی جاتی ہے وہی ہے جو ہتھیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام کے واقع ہے اس کا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو مزمن ہو عجیب ہے جالینوس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے اس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اس وقت جالینوس درد میں گرفتار تھا خواب سے چونک کر فصد کھولی اور فوراً درد زائل ہو گیا کبھی ایک اور شریان جو بہ نسبت اس رگ کے مائل بطرف بطن کف کے ہے اسی فائدہ کے واسطے کھولی جاتی ہے جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کھلوائے او خون نہ برآمد ہو پس براہ غلط اس کے پیچیدہ کرنے اور اس پر سخت پٹی باندھنے اور مکرر نشتر لگانے میں احتراز نہ کرے بلکہ دودن خواہ ایک ہی روزیوں ہی رہنے دے پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگائے او اس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہیں ہے زور سے باندھنا اور م پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اس کو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہے واجب ہے کہ پٹی بندھی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹائے

اور بعد فصد کے بھی اس کا سرکانا جائز نہیں ہے لانگ اندام کو پٹی بہت کس کر باندھنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ ان کی رگیں خالی ہوتی ہیں اور جب خون نکلتا ہے بدون سخت بندش کے اس کا بند ہوتا نہیں ہو سکتا ہے اور سخت بندش سے عضو مشددہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اس عضو میں فساد عارض ہوتا ہے اور فرہ اندام کی رگیں جب تک کس کر باندھی نہ جائیں بخوبی ظاہر نہیں ہوتی اس لیے ڈھیلی باندھنی مناسب نہیں کبھی بعض فساد جو خوب واقف اور ماہر ہیں ایک لطف کی یہ بات کرتے ہیں کہ درد مخفی ہو جاتا ہے اس طرح کہ ہاتھ کو نیچا کر کے پٹی مضبوط باندھتے ہیں اور تھوڑی دیر نیچا رہنے دیتے ہیں شاید درد نیچے تک اتر کر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہو جاتا ہے اور بعض فساد نرم دستہ خواہ نشتر کے باریک سرے کو اس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں درد میں تخفیف پیدا کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے جو رگیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں اگر ہاتھ میں ظاہر نہ ہوں اور ان کے شعبے ظاہر ہوں لازم ہے کہ شعبہ کے مقام پر ہاتھ کو دبائیں اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بعد ترک مالش اور دباؤ کے خون ان شعبوں کی طرف گرتا ہے اور ان کو پھولا دیتا ہے انہیں شعبوں کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز ان شعبوں کو نشتر سے نہ چھیڑیں اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے ہو پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جائے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیر لائیں اوپٹی کو درست کر کے باندھیں یا ڈھیلا کر دیں یا روغن کتان سے پھاہارونی کا تر کر کے پٹی نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے ڈورا بنا ہوا اگر زخم کے منہ پر چربی ظاہر ہو چاہیے کہ بزری دور کریں اور کاٹنا مناسب نہیں ہے اور ایسے لوگوں کی دوسری فصد اور جگھ سے کھولی جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بندش کے اوقات معین ہیں اگرچہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن سے اگر پانچ رطل یعنی بوزن دو سیر نمبری کسرے زائد خواہ چھ رطل یعنی ڈھائی سیر خون عین حالت حمی میں نکالا جائے انہیں اس کا عمل ہو سکتا ہے اور بعض

لوگوں کے بدن سے ایک رطل نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ انہیں اس کا تحمل ہوتا ہے مگر اس مقدار کے بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور بیشتر پہلے غلیظ نہیں نکلتا ہے بلکہ رقیق اور سفید نکلتا ہے اس وجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلائے خون کے موجود ہوں اور شاہد حال فصد واجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے صاحب ورم کے بدن میں اس لیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اس وجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پھر جب ورم کے قریب کا خون آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیہا اگر زور سے نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خود کا بدل جائے یا نبض صغیر ہو جائے خصوصاً وہ صغیر جو مائل بہ ضعف ہو اس وقت خون کو بند کر دیا چاہیے یا اگر جما ہی خواہ انگریزی یا پکنی خواہ متلی پیدا ہو اور اس کے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہو جائے بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جائے اس وقت اعتنا نبض پر کر کے بشرط صغیر وضعف کے روکنا چاہیے جن لوگوں کو فصد سے بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہیں جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جن کے بدن ڈھیلے اور متخلخل ہوتے ہیں اور جتنی دیر میں غشی لاحق ہوتی ہے ان کے بدن معتدل اور گوشت ان کے سخت ہوتے ہیں اطباء کہتے ہیں کہ فساد کے ہمراہ مناسب ہے کہ نشتر بہت سے ہوں نوک دار بھی ہوں اور بے نوک کے بھی ہوں اور نوک دار بہتر ہوتے ہیں متحرک رگوں کے واسطے جیسے دواج وغیرہ ایضاً فساد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ چپک ہونی چاہیے اور آلہ قے کرانے کا چوبی خواہ پرکا بھی اس کے ہمراہ ضرور رہا چاہیے اور خرگوش کے بال اور دوائے صبر اور کندرا اور نافہ مشک اور دواء المسک اور قرص مشک کا پاس فساد کے رہنا ضرور ہے شاید کسی مفصود کو غش آ جائے اور یہ بڑا امر ہے جس کا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے اور اکثر اوقات ان چیزوں کا

پاس موجود ہونا باعث رستگاری مفصود کی موت سے ہوتا ہے اس طرح سے کہ بروقت غش کے فوراً لچھاریشمی اس کے حلق سے اتار دے اور آلہ قے سے قے کرائے اور خوشبو نافہ کی سونگھائے اور دواء المسک تھوڑی سے پلائے خواہ قرص مشک کھلائے کہ فوراً قوت مفصود کی برا بھینتہ ہو جاتی ہے اگر خون بند ہو جائے پس موئے خرگوش اور دوائے کندر سے پر کر دینا چاہیے اکثر غشی تا وقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بند ہونے خون کے پیدا ہوتی ہے لیکن اگر بافراط نکلے اس وقت اثنائے برآمد خون میں بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہے لیکن حمی مطبقہ میں فصد کی وجہ اگر مریض قریب بغشی پہنچے کچھ مضائقہ نہیں اسی طرح ابتدائے سکتہ اور خونینق او ایسے اور ام جو عظیم اور مہلک ہوں خواہ ایسے درد جو شدید اور محلل ارواح ہوں لیکن ایسی فصد اس وقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھوں کی رگوں کا بیان بہت بسط سے کر رہے ہیں اب بات میں بات نکلتی چلی آتی ہے اور پاؤں کی رگوں کا حال چھوٹا جاتا ہے اور سوائے پاؤں کے اور مقامات کی رگیں جن کی فصد کھولی جاتی ہے وہ بھی رہی جاتی ہیں لہذا مناسب ہے کہ اسی سلسلہ میں ان رگوں کا بیان بھی مسلسل کر دیں پاؤں میں ایک رگ عرق النسا نام رکھتی ہے اور اس کی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر ورک سے کعب تک پٹی باندھی جاتی ہے اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصا بہ لپیٹا جاتا ہے مناسب یہ ہے کہ اس فصد کے کھولنے سے پیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہے کہ طول میں یہ رگ کھولی جائے اور پوشیدہ ہو اور اگر نہ ملے اس کا شعبہ درمیان خضر اور بنصر پاؤں کی انگلیوں سے کھولا جائے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض میں بڑا ہے اسی طرح نقرس اور دوانی میں اور دواء الفیل جسے پیل پا کہتے ہیں اور دوبارہ کھولنا عرق النسا کا دشوار ہے ایک رگ پاؤں میں اور ہے جسے صافن کہتے ہیں اور یہ رگ بطرف انسی کعب کے ہے اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اس کی فصد واسطے امراض ان اعضا کے

مفید ہے جو زیر جگر واقع ہیں اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضائے سافلہ کے بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے اور ارحیض کا بخوبی ہوتا ہے اور بو اسیر کے منہ بھی کھل جاتے ہیں قیاس عقلی اس کا مقتضی ہے کہ عرق النساء اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسے ماہران تشریح پر مخفی نہیں لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النساء میں فصد عرق النساء کا فائدہ بہت زیادہ ہے شاید یہ بات بوجہ محاذات کے پیدا ہوتی ہے فصد صافن کی افضل حالت یہی ہے کہ بطور تو ریت کھولی جائے بجانب عرق عرض کے منجملہ پاؤں کی رگوں کے مابض بھی ہے اور یہ رگ اندرون رانوں میں واقع ہے اس کا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہے لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے اور ارحیض کے اور اوجاع مفعد اور بو اسیر کے منجملہ ان کے وہ رگ ہے جو پس عرقوب یعنی پے پاشندہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اس کا حال بھی وہی ہے جو صافن کا فصد میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ پاؤں کی رگیں ایسی ہیں کہ ان کی فصد سے فائدہ ایسے امراض میں ہوتا ہے جن کے مواد بطرف سر کے مائل ہوں خواہ وہ امراض سوداوی ہوں مگر فصد پاؤں کی رگوں کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بہ نسبت ہاتھ کی رگوں کے جو رگیں اطراف میں سر کے کھولی جاتی ہیں سوائے دواج کے اور رگوں کی فصد مورب کھولنی افضل ہے یہ رگیں بھی کچھ از قتم اور وہ ہیں اور کچھ از قتم شراین کے ہیں اور وہ جیسے کہ عرق جھہ یعنی پیشانی کی جو دونوں ابرو کے بیچ میں کھڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر میں سر کے گرانی پیدا ہو اور آنکھوں کی گرانی کو مفید ہے اور جو درد مزمن اور لازم ہو اور جو رگ سر کے بیچ میں ہے شقیقہ کے اور قروح سر کے واسطے کھولی جاتی ہے دونوں رگیں جو کنپیٹیوں پر لپٹی ہوئی ہیں اور دونوں جو ماقین میں ہیں اور اکثر ظاہر نہیں ہوتی ہیں بدون خوب دبانے کے مگر واجب ہے کہ نشتر گہرا نہ لگایا جائے ورنہ اکثر نا صورت پڑ جاتا ہے اور ان رگوں سے خون بہت کم نکلتا ہے اور ان کی فصد سے درد شقیقہ اور آشوب چشم جو مزمن ہو اور ذمعه یعنی ڈھلکہ اور جھلی جو آنکھ پر

ہے اور دوسرے طحال پر دہنی رگ استنقا میں اور بائیں امراض طحال میں کھولی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے واسطے دو وقت ہیں ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری وقت دوپہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جس وقت تاخیر فصد کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجائش تاخیر کی نہ ہو اس وقت کسی مانع کی طرف التفات نہیں کیا جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نشتر کند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اس سے خطا پیدا ہوتی ہے اور رگ تک نہیں پہنچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہے اگر نشتر درست ہو اسے اندر چھونا جائز نہیں ہے بلکہ باسانی رگ تک سرانشر کا پہنچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ خوب ابھر آئے اور نشتر گڑ و نا پڑے اور نشتر چھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اس کی نوک ٹوٹ کر اندر رہ جاتی ہے اور پھسلتی ہوئی رگ میں رہتی ہے اور رگ سے نہیں نکلتی ہے اگر اس کے نکالنے میں زیادہ کوشش کی جائے خواہ زخم زیادہ بڑا یا جائے ضرر زیادہ بڑھ جاتا ہے اسی طرح قبل چھیڑنے رگ کے کیفیت چسپیدگی نشتر کی جلد پر لگا کر دریافت کرنی چاہیے اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری نہ پڑے خواہ رگ خون نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو از سر نو امتحان نشتر کی تیزی اور کندی کا کر لینا چاہیے ایسی کوشش کرنی چاہیے کہ رگیں خوب نمودار ہو جائیں اور خون سے بھر جائیں اور پھول جائیں کہ پھر پھسلنا اور مٹ جانا رگوں کا کم ہو جائے گا اگر باوجود اہتمام مبلغ کے رگیں بخوبی نمودار نہ ہوں اور ان میں خون کی پری ہو جائے اور جہاں پر نشتر لگانا چاہیے اس مقام میں بخوبی ظہور نہ ہو پٹی کھول کر پھر دوبارہ ماش کر کے بندش کرنی چاہیے اور ملتے ملتے جہاں رگوں کا گنج ہے اترتے ہوئے پھر چڑھنا چاہیے تاکہ دبانا صدمہ رگ کو خردار کرے اور ظاہر ہو جائے اور اس کا تجربہ دوا انگلی سے بند کرے اور پھر ایک انگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو رواں کرے تاکہ ٹھہرے ہوئے کا بروقت روانی خون کے اور جذب بروقت خالی ہونے کے خون

سے محسوس ہونشتر کا سرا اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگوں میں در آئے اور زیادہ بڑا نہ ہو کہ دوسری طرف پار ہو جائے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خونہ پٹھ ہے اس تک پہنچے زیادہ ابھرنا رگ کا اسی مقام میں ضرور ہوتا ہے جس کی رگیں باریک ہوں لیکن جس وقت نشتر فساد ہاتھ میں بار اوہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے گرفت کر کے اور سہا بہ واسطے چھو نے اور مس کرنے کے بیچ میں چھوڑ دے اور نشتر کے آدھے پھل سے گرفت کرے اس سے کم بلطرف دہالہ کے گرفت کرنی جائز نہیں ورنہ قرا نشتر کو اچھی طرح نہ ہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہمتی ہو اس کی جہت مقابل میں بندش کر دے اور اگر دونوں طرف جنبش کرتی ہو طول میں اس رگ کو کھول دے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بندش اور دہانا بقدر احوال جلد کے سختی اور غلظت اور بقدر کثرت لحم اور زیادتی گوشت کے کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے رگ چھپ جائے اس پر نشان سیاہی وغیرہ سے پٹی سرکا کر باندھنا چاہیے اور نشان لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے اور باہر ہنمہ گہرا زخم نہ لگانا چاہیے اگر رگ اونچی نہ ہو اور ابھر نہ سکے لاغر اندام میں شکاف جلد کے رگ پیدا کرنا جائز ہے اور پھر گدی کپڑے کی لگا کر پٹی باندھیں مفصل اور کہنی کے پاس پٹی باندھنے خواہ بندش کرنے سے امتلا رگوں کی بخوبی خون سے نہیں ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے بوجہ امتلاء بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہے اور اکثر جس محوم کے در دہر ہو اور اس کے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طلعی عارض ہوتا ہے پس فصد سے استغنا ہو جاتی ہے جس وقت بعد فصد کے دھونے کا ارادہ ہو جلد کو ہاتھ کی اپنی انگلی سے خوب کھینچ کر ملیں تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جائے بعد ازاں دھوئیں اور پونچھیں اور پٹی رکھیں اور جلد کو چھوڑ دیں کہ اپنی وضع سابق پر آجائے

فصل اکیسویں حجامت کا بیان حجامت کھینچنے لگانے کو کہتے

ہیں اور کچھنے کا فائدہ جلد کے قربت کے مادہ میں تنقیہ کرنے سے وہ ہے بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے منفعت اس کی فر بہ اور شاداب بدن میں کہ اس خون میں غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہے اس لیے کہ حجامت خون کو بخوبی اخراج نہیں کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہے اور بعض اعضا ویسے بھی ہوتے ہیں کہ بوجہ حجامت کے ان میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور حجامت کا حکیم طبیب اول ماہ میں نہیں دے سکتا ہے اس لیے کہ ابتدائے مادہ میں اخلاط میں حرکت پیدا نہیں ہوتی اور آخر مہینے میں بھی بوجہ نقصان ہو جانے کے اخلاط میں بوجہ زیادتی نور ماہ کے اس وقت ہوتی ہے اور مغز سروں میں زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی ایسی نہروں میں جن میں جذر اور مد ہو بڑھ جاتا ہے افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہے اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے ہاں جس شخص کا خون غلیظ ہو اس کو استحمام واجب ہے اور پھر ایک ساعت گرم ہو کر حجامت کرائے اکثر آدمی اگلے بدن میں حجامت ناپسند کرتے ہیں اور خوف کرتے ہیں کہ اس سے حس اور ذہن کو ضرر پہنچتا ہے حجامت فقرہ پر یعنی گردن یا پس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہے اور گرانی ابرو کو مفید ہے اور پلکوں کو سبک کر دیتی ہے اور آنکھ کی کھلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ ذہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور حجامت بیچ میں دونوں شانوں کے قائم مقام فصد باسلیق کے اور وجع منکب یعنی موٹڈھے اور حلق کو مفید ہے اور جو اعضا سر میں ہیں جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہے مگر فقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہے جیسا جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اس لیے کہ منوخر دماغ مقام حافظہ کا ہے اور اس مقام میں بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہے اور درمیان دونوں شانوں کے حجامت سے فم معدہ اور اخذ عین کی حجامت سے اکثر سر میں رعشہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ فقرہ کی حجامت تھوڑا نیچے اتر کے کرنی

چاہیے اور کابل کی حجامت تھوڑی اوپر چڑھ کر مگر اینگہ اس سے امید معالجہ زف الدم کو نافع ہے امراض میں سینہ کے جو دموی ہوں اور ربو دموی کو مفید ہے مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہے اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت قریب فصد کے ہے اور خون کو اخراج کرتی ہے اور حیض کا ادرا رکرتی ہے اور جو شخص سفید رنگ ہو اور اس کا بدن مختل اور خون اس کا رقیق ہو اس کے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہے بہ نسبت فصد صافن کے حجامت پیش سر کی اور سر کی بموجب دعویوں بعض اطباء کے اختلاط عقل اور درد کو نافع ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ شیب یعنی پیری دیر تک پیدا نہیں ہوتی مگر ہم کو اس قول میں اعتراض ہے اس لیے کہ یہ حکم کلی نہیں بعض ابدان میں یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہے اور بعض میں نہیں ہوتا ہے بلکہ بعض ابدان میں اس حجامت کی وجہ سے شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہے یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہے اور یہ منفعہ بہت زیادہ ہے کہ جرب عین اور شور اور مورسرخ کو فائدہ تامہ ہوتا ہے مگر ذہن کو مضر ہے اور حماقت اور نسیان اور روانت جگر میں پیدا ہوتی ہے اور امراض مزمن اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہیں اور جن کی آنکھوں میں پانی اتر آیا ہو ان کو ضرر پہنچتا ہے ہاں اگر وقت اور حال مریض دونوں ایسے ہوں کہ اس وقت اس کا استعمال واجب ہے پھر یہ ضرر پیدا نہیں ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہے اور سر اور دونوں فک یعنی جڑوں کو مفید ہے حجامت قطن یعنی میان دوران کے ان کے ذنب اور خارش اور شور کو نافع ہے اور نقرس اور ربواسیر اور داء الفیل اور یاح مثانہ اور رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہے اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ چھپنے لگا کر خواہ بدون چھپنے کے ہو جب بھی فائدہ دے گی اور چھپنے لگا کر زیادہ قوی ہے سوائے مادہ ریخی کے واسطے اور ریخی مادہ میں خالی سیگی ٹوروانا قوی ہے کہ تحلیل اور استیصال ریاح اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے ہو جاتا ہے دونوں ران پر حجامت آگے کی طرف ورم خصیتیں کو نافع ہے اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہے اور رانوں کے نیچے اور رانوں کے اور پیچھے کی

طرف سے اور ام اور خراجات جو اہستین میں پیدا ہوتے ہیں خواہ اسفل رکیہ پر پر بان
 زکیہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہوا فائدہ مند ہے اور خراجات ردی اور قروح کہنے
 جو ساق میں اور پاؤں میں ہوں ان کو مفید ہے کعبتیں پر حجامت احتباس حیض اور عرق
 النسا اور نفرس کو فائدہ دیتی ہے حجامت بلا شرط کبھی واسطے جذب مادہ کے اس طرف
 سے جدھر متحرک کی جاتی ہے جیسے لپستان پر مجمہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے
 ہیں کبھی مجمہ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر وار ہے باہر کو ابھر آئے تاکہ دوا کا اثر
 اس ورم تک پہنچے اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو رئیس کا ورم بطرف عضو خسیس کے
 منتقل ہو جائے جو رئیس کے قریب میں ہے اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو معین میں
 گرمی پیدا ہو اور خون اس کی طرف کھینچ کر پہنچے اور جو ریاح عضو میں بھرے ہوئے ہیں
 ان کی تخلیل ہو جائے کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اتر گیا ہو خواہ
 الگ ہو گیا ہو اپنے مقام اصلی کی طرف پلٹ آئے جس طرح مرض قیلہ میں کیا جاتا
 ہے کبھی تسکین درد کے واسطے موضع مجامع کرتے ہیں جیسے درد دلخ لازم میں ناف پر وضع
 مجامع کرنا خواہ ریاح شکم میں خواہ رحمی او جاع میں جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا
 ہوتے ہیں ناف پر وضع مجامع سے تسکین ہوتی ہے خواہ ورم پر سینگلی توڑنے عرق النسا کو
 فائدہ ہوتا ہے یا اگر خوف اتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع مجمہ سے روک ہو جاتی
 ہے مابین دونوں ورک کی حجامت دونوں ورک اور دونوں رانوں کو اور بوا سیر اور
 صاحب قیلہ اور جنہیں نفرس کا مرض ہو مفید ہے مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب
 کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے امراض کو نافع ہے اور فساد حیض کو
 نافع ہے اور بدن میں بوجہ اس کے سکی پیدا ہوتی ہے حجامت بلا شرط کے تین فائدے
 ہیں پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو مجموع سے استفراغ مادہ کا ہو جاتا ہے دوسرا فائدہ یہ
 ہے کہ جو ہر روح کا باقی رہتا ہے اور بہ تبعیت اس خلط کی جو حجامت سے مستفرغ ہوتی
 ہے استفراغ جو ہر روح کا نہیں ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضائے رکیہ سے استفراغ

نہیں ہوتا واجب ہے کہ چھپنے گہرے لگائے جائیں تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع چسپاں ہونے مجہ کا سوج جاتا ہے پھر اس کا چھوٹا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھپروں سے خواہ اسٹنچ یعنی ابر مردہ سے نیم گرم پانی میں بھگو کر چھڑرائیں اور گرد چھپنے کے پہلے گرم پانی سے سینکیں اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رفاف یا خون حیض کے چھپنے لگائے جاتے ہیں اسی واسطے خاص پستان پر نہیں لگاتے ہیں اگر چھپنے لگانے کے مقام میں روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اس کے فوراً حجامت کی جائے اور تاخیر اور مدافعت جائز نہیں ہے اور پہلے بار سبک اور نرم لگائیں جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جائے بعد ازاں رفتہ رفتہ گہرے لگانے چاہیے جس کی حجامت کرتے ہیں اس کی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے لڑکے کی حجامت دو برس کے سن میں جائز ہے اور ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہیں ہے اوپر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن میں انصباب مواد کی امان حاصل ہوتی ہے اور صفر او می مزاج بعد حجامت کے دانہ انا اور آب انا آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کا ہو ہمراہ سرکہ کے تناول کریں

فصل بانیسویں علق کے بیان میں

علق جو تک کو کہتے ہیں حکمائے ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جو تک کی طبیعت میں سمیت ہوتی ہے پس چاہیے کہ جو بڑے سر کی جو تک ہو اور رنگ بدن کا سرمہ گون ہو خواہ اس کا رنگ سبز ہو اور جس کے بدن میں بال ہوں اور جو کہ شبیہ مارماہی کے ہو اور جس کے بدن پر لا جو ردی لکیریں ہوں خواہ شبیہ الوان بوفلموں کے ہو کہ جمیع ان اقسام میں سمیت ہے بہر حال ان سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر احیاناً ایسی جو تک لگائی جائے ورم اور غشی اور زنف الدم اور تپ اور استرخا و قروح ردی پیدا کرتی ہے ایسی جو تک کہ سیاہ مٹی اور ردی پانی سے پکڑی گئی ہو اسے بھی استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ ایسے پانی کی جو تک جس میں کانی پڑتی ہو اور جس میں مینڈک ہوں اختیار کرنی چاہیے اور جو لوگ ایسے پانی کی جو تک

جس میں مینڈک پیدا ہوتے ہیں بری تجویز کرتے ہیں ان کے قول پر اعتماد کرنا درست نہیں ہے اور چاہیے کہ رنگ جو تک کا ماشی ہو کہ اس پر سبزی غالب ہو اور اس پر دو لکیریں برنگ ہر تال طہقی کے ہوں اور بوسیگو ان اور پہل اس کے گول خواہ برنگ جگر اور کبھی کے ہوں خواہ وہ جو تک جو مشابہ چھوٹی ملخ کے ہو خواہ وہ قسم میں مشابہ دم خوش کے ہو اور پتلی جو تک جس کا سر چھوٹا ہے اور شکم سرخ جس سے سبزی ظاہر ہوتی ہے خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جائے اختیار کرنی چاہیے جو تک خون کو بہ نسبت چھنے کے زیادہ جذب کرتی ہے اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلے تالاب وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور منہ کے بھل اٹی لٹکا کرتے کرائیں تاکہ اندرونی آلائش اس کی نکل جائے اگر یہ بات ممکن ہو اس کے بدھوڑا سا خون بچہ گو سفند کا سامنے کریں کہ اس سے غذا پائے قبل رہا کرنے کے اکے پھچ پکڑ کر اس کی لزوجت اور میل وغیرہ اسخ سے پاک کریں اور جس مقام سے جو تک بدن میں چھٹے اس جگہ کو بورہ ارمنی سے دھوئیں اور ماش سے سرخ کر کے جس وقت ارادہ لگانے کا ہو اس سے تھوڑی دیر پیشتر آب شیریں میں ڈال کر نکال لیں اور پھر صاف کر کے لگائیں جو تک کو چسپیدگی اچھی طرح سے اس طرح پر بڑھتی ہے مقام چسپیدگی کو سر کے ملنے کی مٹی یا خون سے ملیں جب خوب سا خون بدن کا پی چکے اور چھڑانے کا ارادہ ہو تھوڑا نمک یا را کھ یا خاکستر پارچہ کتان یا اسخ سوختہ یا پشم سوختہ چھڑکیں اور بہتر یہ ہے کہ بعد دور کرنے جو تک کے اس مقام کو چھنے سے چوسیں تاکہ مقام چسپیدگی میں جو ضرر جو تک کے کاٹنے کا ہے دفع ہو جائے اگر خون بند نہ ہو مازوئے سوختہ یا چونہ یا را کھ یا پسی ہوئی اینٹ وغیرہ جو حابسات خون کے ہیں اس میں سے کوئی چیز چھڑکیں مگر واجب ہے کہ بروقت جو تک لگانے کے یہ چیزیں تیار رہیں استعمال جو تک کا امراض جلد میں بہتر ہے جیسے

سعد اور داد وغیرہ

فصل تیسویں حبس استفرغات کا بیان بند کرنا

استفراغ کا یا بغرض امالہ مادہ بلا استفراغ دوسرے قسم کے ہوتا ہے یا واسطے استفراغ کے مع امالہ بند کیا جاتا ہے یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤں سے جس کیا جاتا ہے یا قابض دواؤں سے یا مغزیات سے یا ادویہ کاویہ سے یعنی وہ دوائیں جو جلد کو میٹیں اور مسامات کو بند کریں یا جس استفراغ کا اطراف کے باندھنے سے کیا جاتا ہے پہلے طریقہ کا جس جس میں جذب مادہ بلا استفراغ ہو اس کی مثال یہ ہے کہ پستان پر مجھ لگائیں تاکہ جریان کو رحم سے روکے یہ جذب بہتر اسی وقت ہے کہ پہلے اس عضو کے درد میں تسکین پیدا کر لی جائے جس کے مادہ کا جذب کرنا منظور ہے بعد اس کے تدبیر جس کی کریں اور دوسری قسم کا جس جس میں جذب مع استفراغ ہوتا ہے اس کی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون روکنے کے باقی کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قے کرانے سے یا دونوں کا روکنا پسینا نکالنے سے تیسری قسم کا جس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اس کی مثال جیسے معدے اور امعاء کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جن سے ذرب پیدا ہونے کا خوف ہو اور وہ اخلاط مرق بھی ہوں بذریعہ ایا رج یا کوشش کرنا تنقیہ فم معدے میں بذریعہ قے کے واسطے قطع کرنے اس مادہ قے کے جو فم معدے میں بھرا ہوا ہے اور چوتھی قسم کا جس جو سرد دواؤں سے کیا جاتا ہے اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو مادہ مائل اور رواں ہے بستہ ہو جائے اور منہ رگوں کے بند اور صاف ہو جائیں پانچویں قسم کا جس قابض دواؤں سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہے چھٹی قسم کا جس ادویہ مغزیہ سے اس واسطے کیا جاتا ہے کہ سدے مجاری کے منہ میں پڑ جائیں اگر یہ دوائیں تیز اور مجفف ہوں زیادہ مؤثر ہوں گی ساتویں قسم کا جس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ مجرے کے منہ پر خشک ریشہ پڑ جائے پس مادہ حرکت سے ٹھہر جائے اور بستہ ہو جائے بعض ادویہ کاویہ قابض بھی ہوتی ہیں جیسے پھنکری اور بعض میں قبض نہیں ہوتا جیسے آب انار میں جن ادویہ کاویہ میں قبض ہوتا ہے ان کی مقدار اس وقت

زیادہ استعمال کی جاتی ہے کہ خشک ریشے کا ثابت رہنا دیر تک منظور ہو اور ادویہ کا وہ یہیر قابضہ اس وقت زیادہ کی جاتی ہیں جب خشک ریشہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو آٹھویں قسم کا جس جو بذریعہ بندش کے کیا جاتا ہے کبھی ایسی بندش ہوتی ہے کہ مجری مادہ کا بستہ ہو جائے اور بحرکت قصری ایسی وضع مناسب پر پہنچے کہ قریب مل جانے کے ہو جیسے پہنچے کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فساد کے باسلیق کے نشتر لگانے میں کہ شریان تک نشتر پہنچ جائے اور بعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہے کہ زخم کے منہ میں وہ چیز بھر دیں جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہو جائے جیسے پشم خرگوش مقام جراثیم میں بھر کر پٹی باندھیں یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جو زنف الدم بوجہ کھل جانے رگوں کے منہ کے ہو ادویہ قابضہ سے عیاج کیا جائے گا تا کہ منہ بند ہو جائے اور اگر بوجہ جل جانے کے ہو ادویہ قابضہ مغزیہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے گل مخنوم اور اگر بوجہ سڑ جانے کے ہو ایسی دوا سے علاج کریں جو گوشت پیدا کرے اور زخم کو صاف کر دے

فصل چوبیسویں سدون کے علاج کا بیان سدے یا

اخلاط غلیظ سے پڑتے ہیں یا ان اخلاط سے جن میں لزوجت ہو یا ان اخلاط سے جن میں کثرت ہو اخلاط کثیرہ کے سدے اگر ان میں کوئی سبب نہ ہو فقط فصد و اسہال سے ان کی مضرت واقع ہو جاتی ہے اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسے محلات جن سے جلا پیدا ہو ان کی بھی حاجت ہوتی ہے اگر اخلاط میں لزوجت ہو خصوصاً بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کے استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے غلیظ اور لزج کا فرق اوپر بیان کر چکے ہیں مجمل فرق اس کا یہ ہے جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلایا ہوا سریشم مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہے کہ اس میں رقت پیدا ہو پس اس کا دفع آسان ہو جائے اور مادہ لزوج محتاج تقطیع کا ہوتا ہے تا کہ درمیان اس مادہ کے اور جس میں وہ مادہ لپٹا ہوا ہے وہ انفوڈ کرے اور در آئے پس اس مادہ کو اس مقام سے جدا کر دے اور اس کے اجزا چھوٹے چھوٹے کر دے اس واسطے کہ مادہ لزج بجمت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو

کے متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے واجب ہے کہ غلیظ کی تحلیل میں دو چیزوں متضاد سے خوف کیا جائے اول تحلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے ^{تخلخل} تخلخل مادہ زیادہ ہو اور حجم اس کا بڑھ جائے بدون اس کے کہ بقدر حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدون میں زیادتی پیدا ہوتی ہے دوسری تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف کی جو بطور بخارات کے متخیر ہو اور کثیف معجز ہو جائے پس جس وقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فوراً بطرف تلیین لطیف اس مادہ کے جس میں غلاظت نہ ہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدریجاً سدے ڈالنے والی شے کی کلیتہً تحلیل کر دے بہت دشوار سدے وہی ہیں جو رگوں میں پڑیں اور رگوں میں سخت تر وہی ہیں جو شرائین میں پڑیں اور شرائین میں سخت وہی ہیں جو اعضائے رئیسہ میں پڑیں جس وقت ادویہ مفتوحہ میں قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہے اس لیے کہ قبض کے ذریعہ سے سختی دوائے ملطف کے عضو سے برطرف ہو جاتی ہے

فصل پچیسویں معالجہ اورام کے بیان میں ورم

گرم بھی ہوتا ہے اور سرد بھی اور سرد ورم ڈھیلا بھی ہوتا ہے اور سخت بھی اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچویں تعلیم پہلی فن دوسرے میں ہو چکا ہے اور ان کے اسباب کا بیان یعنی فصل اٹھارہویں تعلیم تیسری فن دوسرے میں مذکور ہو چکا ہے اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا مذکور ہوتا ہے کہ اسباب اورام کے چند طرح کے ہوتے ہیں کچھ اسباب مادیہ ہیں یعنی جو چیزیں بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ منوثر ہوں اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہیں جیسے امتلاء بدن کا اخلاط سے حادث ہو یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو جو ورم اسباب سابقہ سے یا اس مادہ سے جو بدن میں بھرا ہو اس کی بھی دو صورتیں ہیں یا ایسے اعضا میں ہو جو قریب اعضائے رئیسہ کے ہیں اور اعضائے رئیسہ ان کے واسطے بمنزلہ مقام انحدار کے واقع ہیں یا ایسے اعضا میں نہ ہوں اگر ورم ایسے اعضا میں جو قریب اعضائے رئیسہ کے ہیں ان اعضا کے اورام میں

ابتداء محملات کا استعمال جائز نہیں ہے بلکہ واجب ہے کہ اصلاح عضو دافع کی کی جائے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنی یہ مادہ اس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کی جائے اگر اس کے واسطے کوئی عضو مفرد نہ ہو اسی ابتداء میں کوئی شے رادع کا یا دوائے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دوائے قابض کا استعمال جائز نہیں ہے اکثر خلاف اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہیں جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اٹھانے کے ہوتا ہے بیشتر اگر کسی ہاتھ میں ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہیں اس تدبیر سے اس ہاتھ کا ورم دفع ہو جاتا ہے قابضات کا یہ حال ہے کہ اور ام گرم میں قابضات رادع جن کا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہیں اور اور ام سرد میں ایسے قابضات جن میں آمیزش اجزائے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہیں جیسے اذخر اور اظفار الطیب اور جس قدر ان دونوں قسموں کے اور ام میں زیادتی ہو قابضات کے وزن میں کمی اور محملات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہنچے اس وقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے اور زمانہ انحطاط میں بروقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دو اپراقتصار کرنا چاہیے بلغمی ورم جو سرد اور ڈھیلا ہوتا ہے اس میں واجب ہے کہ دوائے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو کھینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اس دوائے ناشف کے جو ورم گرم میں مستعمل ہوتی ہے یہ معالجہ اور ام مادی کا تھا اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن میں امتلائے اخلاط نہ ہو اس کا معالجہ واجب ہے کہ ابتدا میں دوائے مرخی اور محلل سے کیا جائے اور اگر امتلائے اخلاط بھی ہو پس مثل اس علاج کے جو ورم مادی میں بیان ہوا کرنا چاہیے اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام انحدار مادہ ہو جیسے مواضع غدوی گردن سے گردو نونوں کانوں کے واسطے دماغ کے یا عکس واسطے قلب کے یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرد و گاہ مواد اعضائے رئیسہ کے ہیں ان کے اور ام کے معالجہ میں

رادعات کا استعمال جائز نہیں اور عدم جواز کچھ اس نظر سے نہیں ہے کہ ان اعضا کے ورم کا علاج دوائے رادع سے ہو نہیں سکتا اس لیے کہ علاج ان کے ورم کا حقیقت میں یہی ہے لیکن ہم کو احتیاط اس بات کی ہے کہ اگر رادعات سے ان کا علاج کیا جائے اور زیادہ کوشش جذب مادہ میں بطرف ان اعضا کے کی جائے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جائے اس میں کسی قدر خلاف مصلحت عضو نہیں کے لازم آتا ہے اور ہم کو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر روع اس مادہ کا کریں یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو نہیں کے چلا نہ جائے اور ایسی خرابی نہ پڑے جس کا مدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر منفعت عضو نہیں کے کرتے ہیں اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کر کے اس میں ورم زیادہ پیدا کریں گو بذر ریحہ حجامت کے ہو یا جو دوائیں جاذب گرم ہیں ان کے ضما د کے ذریعہ سے ہو اگر ایسے اور ام یکجا ہو جائیں خصوصاً ان مقامات میں جو حشوزم ہے خالی ہوں یا مواد جذب کرنے والے ہوں اپنی طرف تو کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہیں اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذر ریحہ نصح دینے کے اور کبھی احتیاج نصح دینے اور چاک کرنے کی ساتھ ہی ہوتی ہے نصح ایسی دواؤں سے تمام ہوتا ہے جس میں قوت تحلیل اور سدے ڈالنے کی اور قوام کے چسپیدہ کرنے کی ہو کہ اس کی جہت سے حار غریزی قوام میں محصور اور بند ہو جائے جو شخص ایسے منضجات سے فصد انضاج کا کرے اس پر واجب ہے کہ کیفیت حار غریزی کی بتامل دیکھے اگر حرارت غریزی کو ضعیف پائے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤں کو ترک کرے اور منضجات کا استعمال کر کے پچھنے لگائے اس کے بعد وہ دوائیں جن میں تحلیل اور تکحیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث میں بیان ہوگا اکثر ورم اندر کی طرف زیادہ ہوتا ہے اس کے مادہ کے جذب میں بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط مجہ ناری سے کیوں نہ ہو اور ام سخت جب زمانہ ابتدا سے گزر

جائیں قانون ان کے علاج میں یہ ہے کہ جن دواؤں کی تجویف اور تخین کم ہو اور ورم میں نرمی پیدا کریں انہیں اختیار کریں تاکہ مادہ کثیف ان اور ام کا بھرت شدت تحلیل کے معجز نہ ہو جائے بلکہ تمام مادہ مستعد تحلیل کا رہے اس کے بعد اس کی تحلیل کرنے میں اہتمام شدید کرنا چاہیے پھر اگر تحلیل کی تدبیر میں اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اس کی تحلیل ہو جائے گی اور باقی ماندہ معجز ہو جائے گا دوبارہ اس کی تلیین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہیں کہ سارا مادہ اسی تلیین اور تحلیل سے فنا ہو جائے جو اور ام بطور نفع کے پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج ایسے مسخات سے کریں جس کا جو ہر لطیف تحلیل ریح کی بھی کر دے اور مسامات میں توسع پیدا کرے اس واسطے کہ سبب اور ام نفیجیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے یہ بھی واجب ہے کہ توجہ خاطر بطرف قطع کرنے اس مادہ کے جس سے تو لد بخار ریحی کا ہوتا ہے کریں بعض اور ام فروجی بھی ہوتے ہیں جیسے نملہ پس ان کی تبرید مثل فلفلمونی کے واجب ہے لیکن ترطیب ان کی مناسب نہیں ہے اگرچہ ورم متفھسی ترطیب کا ہے بلکہ ایسے اور ام کی تجویف مناسب ہے اس وجہ سے کہ عرض یعنی قرحہ کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہے اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اس کے واقع ہونے کی امید ہے بہر حال اس کا علاج تجویف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہیں ہے اور ام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جسے یہ ورم عارض ہو حمام اور شراب اور حرکات بدنی اور نفسانی جو بافراط ہوں مثل غضب وغیرہ کے ان سے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتداء استعمال ایسی دوائے رادع کا کرے جس میں قوت زیادہ نہ ہو اور تھل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدہ اور جگر میں ہو اور جب وقت تحلیل کا آ پہنچے پس واجب ہے کہ دوائے محلل شرکت سے دوائے قابض خوشبو کے خالی نہ ہو چنانچہ اوپر اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج ہے بہ نسبت ریح کے اور جو ملینات طبیعت کے مستعمل

ہوں ان میں ایسی دوائیں درکار ہیں جو باوجود انضاج کے اور ام سے بھی مناسب ہوں جیسے عنب الثعلب اور الملتاس خصوصاً عنب الثعلب کو ایک خاصیت زائد ہے یہ نسبت اور ام حارہ باطنی کے ایسے مریض کو سوائے غذائے لطیف کے اور کچھ مناسب نہیں ہے اور وہ بھی غیر وقت نوبت میں دینی چاہیے اگر ان اور ام کے واسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتدائے نوبت کے مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو جو شخص باوجود ورم اندرونی کے بوجہ نہ پانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جائے وہ موت کی راہ پر کھڑا ہے اس لیے کہ قوت غذا کے حاصل نہیں ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہیں ہے اگر اور ام باطنی کی تحلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اور اگر شگافتہ ہو جائیں واجب ہے کہ ایسی دوائیں پلائیں جو ان کو دھوڈالیں جو ماء العسل اور شکر اور بعد اس کے وہ چیز جو صبح بآسانی دے اور تخفیف بھی پیدا کرے اس کے بعد فقط مخففات کا استعمال کرنا چاہیے اس کا بیان کتاب ثالث کے امراض جزوی میں ایسا مفصل اور مبشر کیا جائے گا جیسا چاہیے کبھی اور ام باطنی اور ان اور ام میں جو نیچے طن کے ہیں اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ بیشتر ورم نہیں ہوتے بلکہ وہ نقر ہوتا ہے یعنی تفرق اتصال جھلی اور پردے کا اور بیشتر اس کے چاک کرنے میں اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردے میں نہیں ہوتا بلکہ نفس امعاء میں ہوتا ہے اس کے چاک کرنے میں بھی خطرہ ہے

فصل چھبیسویں بط یعنی چاک کرنے کے

بیان میں جو شخص چاک کرنے کا عمل کرے چاہیے کہ جس طرف شکم اس عضو میں پڑتی ہو ادھر استرے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اس میں اگر چاک بطرف شکم کے ہوگا عضلہ پیشانی کٹ جائے گا اور ابرو ساقط ہو جائے گی اور جن اعضا میں چاک استرے کا مخالف لیف عضل کے ہو اس میں بھی یہی قباحت واقع ہوگی بطاط یعنی چاک کنندہ کو علم تشریح میں بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور وہ

اور شرانین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹھوں کو بخوبی لے جا کر چاک کرے اور واجب ہے کہ اس کے پاس جس کرنے والی خون کی دوائیں اور درد کے تسکین دینے والے مرہم موجود رہیں اور ایسے آلات اور اسباب جو ان دونوں فائدوں میں کام دیں جیسے دوائے جالینوس جو بحث فصد میں بیان ہوئی یا خرگوش کے بال خواہ مکڑی کا الایانڈے کی سفیدی اور جتنے آلات داغ دینے کے ہیں وہ سب خون کو روک دیتے ہیں اگر براہ خط یا ضرورت خون نکالا گیا ہو اسی طرح اس کے پاس ادویہ مرثیہ بھی چاہئیں اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو اس کی آلائش سب نکل جائے بعد اس کے پانی خواہ روغن نہ لگانا چاہیے اور نہ ایسا مرہم جس میں چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم تفلتظار کا استعمال کرنا چاہیے اور اس کے اوپر شراب قابض میں اسنج بھگو کر رکھنا چاہیے

فصل ستائیسویں فساد عضو اور اس کے کاٹنے

کابیان عضو جس وقت فاسد ہو جائے کسی مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور طلاء وغیرہ سے اس کی اصلاح جیسی کتب جزئیہ میں لکھی ہے پس ضرور ہے کہ گوشت فاسد اس کا کاٹ کر نکال ڈالا جائے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جائے اس لیے کہ لوہا اکثر کنارے عضو پر اور جہندہ رگوں کی کسی قدر خرابی پہنچاتا ہے اگر اس قدر کا ٹنا کافی نہ ہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہنچے خود اس عضو کو کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل میں داغ دے کر تل دینا چاہیے تاکہ اس کے قریب کا عضو اس کے ضرر سے محفوظ رہے اور خون کا ٹکنا بند ہو جائے اور اس کے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ سختی میں گوشت کے ہو جس وقت ارادہ کاٹنے کا ہو انگلی سے دبا کر ہڈی کے گرد دیکھیں جہاں اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہے اور دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے وہاں تک حد سلامت ہے اور جہاں کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے بے ضعف متصل ہے وہ قابل

کاٹنے کے ہے کبھی اس ہڈی کے گرد کی شے میں سوراخ کر دیتے ہیں جہاں پر کاٹ ڈالنا منظور ہے تاکہ برمایا ہوا گوشت کٹ کر گر پڑے اور کبھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ میں اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دوا بیچ میں حائل کر دیتے ہیں تاکہ درد پیدا نہ ہو اگر کوئی ہڈی جس کا کاٹنا منظور ہے کنارہ کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہ ہو اور نہ اس کے درستی کی امید ہو اور اس کے فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونے کا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہیں کبھی چاک کر کے پھر ایسی بندش کرتے ہیں جو خلاف جہت فاسد میں لے جائے یا اور چند حیلے کیے جاتے ہیں جن کا لطف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو شریف اور اس کے جس کا کاٹنا منظور ہوتا ہے ایک شے حائل مقرر کرنا ضرور ہے مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اس جگہ یہ بات ممکن ہو اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان ران کے اور پٹوں سے بہت قریب ہو اور شرائین اور وہ اس کے نزدیک بہت ہوں اور اس کا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس طبیب کو اس سے گریز مناسب ہے

فصل اٹھائیسویں معالجات تفرق اتصال کے

بیان میں اور نیز اقسام قروح کے معالجات اور ہڈی بٹھلانے کا طریقہ اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گر پڑنے خواہ مارنے کے علاج تفرق اتصال بڑے بڑے علاج برابر درست کر کے باندھنے سے اور ملائم بندش کرنے سے جس کا ذکر مقام جبر میں آتا ہے کیا جاتا ہے اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغری ہو یعنی لزوجت پیدا کرنے والی جس سے امید یہ ہو کہ غضرونی مادہ پیدا ہو کر دونوں کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائیں گے اور باہم چسپیدہ ہو جائیں گے جیسے کفشیر یعنی وہ گوشت جس سے تانبے کے پتر وغیرہ جوڑے جاتے ہیں اور مومیائی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور

یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہے اور اس کی مضرت اور کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس ہڈی کی اصلاح کی جائے اور ہڈی کو چھیل ڈالیں اگر اکا چھیلنا انتہی فساد عضو پر ہو خواہ اس ہڈی کو نکال ڈالیں یا کاٹ ڈالیں اکثر احتیاج قرحہ کے معالجہ میں ایسے مراہم کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کرچیں اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو قرحہ میں ہوں ان کو جذب کریں اور نکال دیں ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزیں مانع ہوں گی غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقا قوت کے ہے اور تغلیل غذا کی بنظر قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہے اور ان دونوں مقتضی میں خلا ہے اس لیے کہ زمانہ دراز تک مرض کارہنا مستعدی تقویت کا ہے اور یہ با استعمال غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذائے قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اس واسطے ترک غذا کا واجب ہے لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش میں بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزیید کا ہو اس وقت مریض کو حمام میں داخل نہ ہونے دے اور آب گرم اس کے بدن تک نہ پہنچنے پائے ورنہ ایسی شے بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم میں زیادتی ہوتی ہے پھر جب قرحہ میں سکون پیدا ہو اور ریم پڑ جائے اس وقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت اچھا ہو ہو کر پھر پلٹتا ہو اس میں خوف ماضور پڑنے کا ہے یہ بھی واجب ہے کہ ہر وقت مدہ کارنگ اور زخم کے منہ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برآمد ہو اور غذا میں کثرت نہ ہوئی ہو وہی زمانہ نضح کا ہے اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہیں اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول میں عضلہ کے واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہوں اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس کے علاج میں وہ ادویہ درکار ہیں جن کی قوت زیادہ ہو بہ نسبت ان دواؤں کے جو کھلے ہوئے قروح جلدی وغیرہ میں درکار ہوتی ہیں اور پھر چونکہ خون کی تلاش ایسے قرحہ میں زیادہ ہوتی ہے اس لیے دوائے محلل کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اس کی دوائے محلل میں زیادہ تجھیف بھی نہ ہو ورنہ جزء لطیف کی تحلیل کر کے جزء کثیف کو متحجر کر دیں گی پھر

جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دو ائے ملحم یعنی گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اس میں رہ نہ جائے کہ تھوڑے سبب سے متعفن ہو جائے خواہ چرک کی وجہ سے جو کھرند یا پڑی پڑی ہوا کھڑ نہ جائے کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہو جائے گا اگر فسخ زیادہ اندر کی طرف گہرا ہو مقام ماؤف میں کچھنے لگائیں گے تاکہ دو زیادہ نہ غواص ہو جائے اگر فسخ اور رض یعنی تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو پاشان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہ ہو اس کے علاج میں تہا نصد کافی ہوتی ہے اور اگر ہمراہ نسخ کے شدرخ بھی ہو یعنی پٹھ کا تفرق اتصال جو طول میں ہو اور اجزا زیادہ ہوں پہلے شدرخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ ممکن ہو پھر پٹھ کا تفرق اتصال یعنی شدرخ اگر زیادہ ہو مخففات سے اس کا علاج کریں گے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اسے طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اس کا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنی خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پٹھ تک پہنچ جانے کی وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہوے کا خوف ہو اس وقت علاج خفیف کا مضائقہ نہیں تدبیر و ترقی یعنی اکھڑے اور بٹے ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اس میں فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہ ہو اور اس پر بٹھلانے والی دوائیں رکھنی چاہئیں سقطہ اور ضربہ کے علاج میں فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلاء اور مشروبات جو کتاب سوم میں تحریر کیے جائیں گے استعمال کیے جائیں پٹھوں اور ہڈیوں میں جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا ہے اس کا بیان ہم آئندہ کریں گے اور خدا زیادہ تر عالم ہے

فصل انتیسویں کی کے بیان میں کی بمعنی داغ نہاوان

کے ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار برطرف ہو جاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد ہو گیا ہو اس کی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور جو

مادہ فاسد عضو میں ٹھہرا ہوا اس کی تحلیل ہو جاتی ہے اور خون کسی طرح کا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے داغ دینے کے واسطے سب دھاتوں سے بہتر اور افضل سونا ہے اور جس مقام پر داغ لگایا جائے اگر ظاہر اور نمودار ہو اسے دیکھ کر اور موقع اور محل دریافت کر کے داغ لگانے کا استعمال کریں گے اور اگر وہ مقام ظاہر نہ ہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور منہ خواہ متعذر وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اس پر ابرک اور گیر و سرکہ میں بھگو کر طلا کرے پھر ایک کپڑا اس پر لپیٹ کر اسے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سرد کرتے ہیں اور یہ قالب اس مقام پر لے جا کر اس طرح چسپاں کرتے ہیں کہ موضع ماؤف جہاں کی کا استعمال منظور ہو اس سانچے کے منہ میں سما جائے بعد اس کے داغ کرنے والی شے اس کے سوراخ کی طرف سے اس جگہ پہنچاتے ہیں ایسی احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہے کہ سوائے مقام ماؤف کے اور جگہ اذیت داغ دینے کی نہ پہنچے اور خصوصاً جس وقت آلہ داغ لگانے والا سانچے کے ڈوروں سے باریک تر ہو اس وقت سانچے کے ڈوروں کو نہ گرانا چاہیے کاوی یعنی داغ لگانے والا اس کا خیال ضرور رکھے کہ داغ کی اذیت پٹھے تک نہ پہنچنے پائے اور نہ ربا طات اور اتار کو کچھ گزند اس کا پہنچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگائے تاکہ خشک ریشہ کے واسطے عمق اور شکن پیدا ہو کہ بسرعت گرنہ پڑے کہ اگر یہ خشک ریشہ گر پڑے گا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اس آفت کے جو پہلے زنف الدم کی وجہ سے تھی اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جائے اور صحیح جگہ دریافت کرنا منظور ہو تو اس کی شناخت یہی ہے جہاں چنگی کا اثر اور درد معلوم ہو اس مقام کا گوشت فاسد نہیں ہے اور بیشتر ہمراہ گوشت فاسد کے تپکے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہیں یعنی جس پر وہ گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے اگر یہ ہڈی مثل سر کی کے ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہنچانی چاہیے تاکہ داغ میں جوش پیدا نہ ہو اور نہ حجاب وغیرہ میں تشخ و اتع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی

بات نہیں ہے

فصل تیسویں درد میں تسکین پیدا کرنے کا

بیان جن اسباب سے درد کی پیدائش ہے ان کا انحصار دو قسموں میں ہے یا مزاج میں دفعۃً تغیر پیدا ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یا بس بلا مادہ پیدا ہو خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے انہیں اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہو چکا اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد ہو جاتا ہے اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے دلیل اس کی یہ ہے کہ برودت کا اس قدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے کہ اس کے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کے برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے تمام اشیا جو کہ درد میں تسکین پیدا کرنے والے ہیں یا مزاج کو بدل دیتے ہیں یا مادہ کو تحلیل کریں خواہ مخدر ہوں اور تخدیر یعنی سن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اس لیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے بوجہ افراط تہرید کے خواہ ایک قوت سمی جو خلاف قوت عضو ماؤف کے دوائے مخدر میں ہوتی ہے اس کی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنے والی دوائیں بھی کچھ ایسی ہیں کہ تحلیل بآسانی پیدا کرتی ہیں جیسے تخم شبت یعنی سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دوا اول درجہ میں گرم ہو خصوصاً اگر اس میں چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لادن حطمی حماما کرنب شلجم اور ان کا جو شانڈہ اور چربی اور زوفائے رطب اور وہ روغن جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جائیں اور ادویہ مسہلہ اور متفرغہ کیسی ہی کیوں نہ ہو اسی قسم میں

داخل ہیں لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہوتا کہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اس کا انصباب منقطع ہو جائے ایضاً ادویہ مرخیہ میں وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو اورام میں نصح پیدا کریں اور ورم کو توڑ دیں مخدرات میں قوی ترانیون ہے اور تقاح اور اس کے بیچ اور اس کی کلی اور اس کے جڑ کے چھلکے اور خشکاش اجوائن خراسانی اور شوکران اور سیاہ مکو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اس میں داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت میں یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خراہ برے طور پر تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع میں سبب درد کا ان میں سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب براہ غلطیا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اس وجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسی واسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی استفسار کر لیا جائے بعد ازاں سبب داخلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اس قوت امتلاء اخلاط ہے یا نہیں اور درد سے پہلے اسباب امتلاء معلوم کے پیدا ہوئے تھے یا نہیں اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازاں بمنزلہ سبب داخلی کے جاگزیں ہو جاتا ہے جس طرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر میں اور اکثر ازالہ درد جگر میں امر عظیم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے درد میں استتمام اور نوم کافی ہے بلکہ سورہنا نہایت درجہ مفید ہے اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھائے اور اس کی جہت سے درد پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے کبھی جس سے امید زوال و جمع کی ہو دیر میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے جیسے استفراغ اس مادہ کا جس سے درد رونج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعاء میں تخمیس ہو رہا ہے اور کبھی دوا توسریج التاثیر

ہوتی ہے مگر اس میں ضررِ عظیم بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال و جمع قونج میں ایسے وقت بنظرِ بطوء اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار رودا میں تخریب پیدا ہوتا ہے کہ کوئی دوا کو استعمال کرے پس چاہیے حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت میں سے کوئی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقائے درد یعنی تا زمانہ بقائے جمع قوت ساقط نہ ہوگی اور اس کا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقائے درد میں ہے یا دوائے مخدر سریع الاخر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اوصوب ان دونوں میں ہے تقدیم کرنی چاہیے اس لیے کہ اکثر بقائے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت بہارگ پہنچ جاتی ہے اور دوائے مخدر سے ہلاکت نہیں پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہے پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوبارہ ایسی تدبیر صائبِ علاجی کی جائے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قونج بھی متحمل ہو جائے باہمہ ترکیب مخدر اور اس کی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہے تاکہ اہل مخدرات کا استعمال کیا جائے اور جو تریاق اس مخدر کی مضرت کا ہے اس کے ہمراہ مرکب کر کے مستعمل ہو لیکن اگر درد میں بہت ہی شدت ہو اس وقت بدون استعمال مخدر قوی کے چارہ نہیں ہوتا بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مخدر کرنے سے کوئی ضررِ عظیم بھی پیدا نہیں ہوتا جیسے دانت کہ اگر ان پر دوائے مخدر رکھی جائے کچھ ایسا ضرر نہیں ہے اکثر شراب مخدر کا استعمال بجائے اور قسم کے مخدر کے واسطے دردِ چشم کے بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی دوائے مخدر بطورِ سرمہ کے آنکھ میں لگائیں کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہے ہاں مگر قونج میں اس کا ضرر زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ مادہ جمع کی برودت زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا بستیگی اس مادہ میں بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے ادویہ مخدرہ کبھی درد میں تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کر دیتی ہیں اس لیے کہ نوم بھی ایک سبب ہے منجملہ اسباب کے جو درد کے مسکن ہیں خصوصاً اگر بھوک کی نیند و جمع مادے میں پیدا ہو جو مخدرات مرکب ایسے ہوں کہ ان سے قوت میں کمی پیدا ہو

بذریعہ آمیزش ان اجزاء کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہیں ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہے بہ نسبت ایسے مخدرات کے جن کے اجزاء کا سرد تریاقیہ سے نہ ہوں اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلو نیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ میں تخذیر کم ہوتی ہے ہاں تازہ تیار کی جائیں تخذیر قوی پیدا کریں گی اور کہ نہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسی قدر تخذیر پیدا نہیں کرتے اور متوسط درمیان نئے اور پرانے کے ان کی تقویت تخذیر بھی درمیانی ہوتی ہے بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہیں کہ باوجود شدت وجع کے علاج ان کا آسان ہوتا ہے جیسے ریجی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد میں کافی ہوتا ہے اور فوراً درد میں تسکین پیدا کرتا ہے لیکن اس تدبیر میں خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہے اور طیب ریجی گمان کر کے آب گرم کا نطول کرتا ہے اس وقت حدر عظیم پیدا ہوتا ہے پھر ریجی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہے جب اتنی گرمی نہ ہو کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اس کا حجم پھیلا دے کہ درد میں اور شدت ہو جاتی ہے تکمید یعنی سینکنا بھی ریجی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکیں جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہیں جیسے آنکھ اسے کپڑے سے سینکنا چاہیے بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہے منجملہ قوی کمادات کے یہ ہے کہ آرو کرمنہ یعنی مٹر کا آنا سرکہ میں پکا کر خشک کریں اور اس سے پوٹلی بنا کر سینکیں اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسہ سرکہ میں پکا کر بدستور سابق استعمال کریں نمک کی سینک سے بخار میں لذع پیدا ہوتی ہے اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اثر میں ضعیف ہے کبھی پانی سے بھی اس طرح تکمید کرتے ہیں کہ مثلاً میں آب گرم بھر کے اس پھونکنے کے مقام درد پر رکھتے ہیں اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہے مگر اس کا بھی ضروری ہے جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جس وقت شناخت وجع ریجی اور رومی کی نہ کی جائے تجملہ ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہے اور وجع ریجی کی تسکین میں اس کا اثر قوی ہے اور دومتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہے مگر اس کا

ضرر بھی وہی ہے جو نطول کا ضرر ہے بشرطیکہ درد دوری ہو منجملہ مسکنات و جمع کے مالش نرم دیر تک کرنی کہ اس سے ارجحاً پیدا ہوتا ہے اسی طرح مشہور چربی کے اقسام اور جو روغن کہ اوپر جا بجا بند کور ہو چکے ہیں اور معنی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مضر حات سے مشغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے

فصل اکتیسویں مثل خاتمہ کے ہے اس فصل میں یہ

بات بیان ہوتی ہے کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے ہمارا طریقہ یہ ہے کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جس میں تین خاصیت میں سے کوئی خاصیت موجود ہو اس سے شروع علاج کا کرتے ہیں وہ مرض علاج میں مقدم کیا جاتا ہے جس کے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہ ہو سکے جیسے اگر قرحہ اور ورم مجتمع ہوں اس صورت میں ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہیں تا اینکه وہ سو مزاج جو ہمراہ ورم کے ہے برطرف ہو جائے وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہے کہ تا وقتیکہ ورم باقی ہے قرحہ اچھا نہیں ہو سکتا دوسری یہ بات ہے کہ پہلے علاج اسی مرض کا ہم کرتے ہیں جو دوسرے کے واسطے بجز لہ سبب کے ہو جیسے حمی سدہ سے پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کریں اور بعد تفتیح سدہ کے علاج تپ کا کریں گے اور تفتیح میں سدہ کی اگر حاجت دوائے گرم کی پڑے تپ کے خوف سے اسے ترک نہ کریں گے اسی طرح مرض سل میں گو کہ تپ لازم ہوتی ہے مگر ہم بھففات کا استعمال کریں گے اور تپ کا لحاظ نہیں کرتے اس لیے کہ یہ بات محال ہے کہ سبب تپ کا مثلاً حمی سدہ میں سدہ اور سل میں قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہو جائے اور ان دونوں تپ کا سبب بذریعہ تخفیف کے علاج پذیر ہوتا ہے اور تخفیف سے ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے تیسرے یہ بات ہے کہ تقدیم علاج میں اس مرض کو ہونی چاہیے کہ جس کی افیت زیادہ ہو جیسے اگر سونا خس یعنی حمی دموی اور فالج مجتمع ہوں ہم پہلے علاج سونا خس کا بذریعہ تطفیہ حرارت خون اور فصد کے کریں گے اور مبردات جن سے اطلاق حرارت خون کا ہوتا ہے بخوف فالج

بارد کے کریں گے اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتدائے علاج مرض سے کریں گے ہاں اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کریں گے اور مرض کی طرف کچھ التفات نہ کریں گے جیسے درد قلوب میں مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے جو عرض ہے کرتے ہیں اگرچہ تحذیر مرض قلوب کو مضر ہے جیسا فصل سابق میں بیان ہو چکا اسی طرح کبھی ہم فصد واجب میں بخیاں ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہیں خواہ بنظر اسہال مقدم یا متلی کے جو فی الحال موجود ہے تاخیر فصد میں کر دیتے ہیں اور بیشتر مطلق تاخیر نہیں کرتے بلکہ فصد کو فوراً کر دیتے ہیں مگر اس قدر متقیہ جس سے قطع سبب ہو جائے نہیں کرتے جیسے مرض تشنج میں تمام خلط کا اخراج نہیں کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ حرکت تشنجی سے اس کی تحلیل ہو جائے اور نہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کر دے گی اب اس قدر بیان پر گو کہ مختصر ہے فن کلیات علم طب میں ختم کر کے اس مقدار کو کافی سمجھتے ہیں اور اس کے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب میں شروع کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ

تم الكتاب بعون الله تعالى والصلوة على رسوله

محمد و آله اجمعين والحمد لله رب العالمين

خاتمه الطبع نتائج فکر ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف

الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کلیات حمد اسی حکیم مطلق اور خدائے برحق کی درگاہ کے قابل ہیں جس نے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک لفظ کن کہنے سے درست فرمایا اور ادنیٰ اشارے میں ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنے اسباب قدرت سے آشکار فرمائے بھلا عاجز بندے اور بے زبان مخلوق سے اس کی قدرت نمائی اور عالم آرائی کی تشریح بجز آئیہ وافی ہدایہ فقبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کریں گے اور کیا ہو سکتے بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ سلام اور درود کے کلمے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ثناء نعت کے فقرے ان بارگاہوں عرش جاہوں میں نذر

کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہیں جن نفوس قدسیہ نے اپنی صائف مدیروں اور سچے
 معالجوں سے ہم سب کو ضالہ اور ہلاکت کے محرق پتوں اور حاد بخاروں سے بچایا
 صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ۔ ہر ایک صاحب فہم وکیاست کے
 نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ جب کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو یعنی جس کی تعریف
 لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی شے موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہیں
 آتا اور اس کے اوصاف مذاح میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ بجز اس کے کہ میرے ممدوح کا
 رتبہ عالی ہر کس وناکس جانتا اور اس کا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہے مثلاً شیخ الرئیس ابو
 علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور اس جان ارسطو دوران جالینوس کا سا حکیم
 ویگانہ عالم یا اس کی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور
 مضبوط قانون ہے کہ آج تک اس کی ایک بھی دفعہ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قاعدہ کوئی کونسل
 اطبا اور پارلیمنٹ حکماء منسوخ نہ کر سکے پس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جس قدر
 تعریف کی جائے گی کم ہوگی لہذا اس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان
 پر لانا خوب ہے یہ تو سب کچھ ہے لیکن اس کتاب کے عربی ہونے سے اور عربی بھی
 کیسی دقیق جس کا لکھنے والا جناب شیخ سائق فرزانہ و مدقق یگانہ آفاق ہے اس وجہ
 سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک انہیں لوگوں میں محدود رہا جو کملائے دہرو
 یکتائے عصر ہوتے چلے آئے ادنیٰ اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ پانے سے محروم ہی
 رہے اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان
 میں کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی
 الخصوص ہم لوگ اردو زبان دانوں کے لیے تو حساب سے سبھی قسموں کا نرخ چڑھا ہوا
 ہے اس مقام پر ایک ذرا سا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر ہمیشہ
 ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل اور خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری

زبان عام فہم میں ہو تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنے مایہ کمال کے عام
 اور آسان ہو جانے سے ضرور آشفقتہ خاطر ہوتے رہے ہیں مثلاً جب یونانی سے علوم
 عربی میں عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی والوں نے نفل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر پر عربی
 دانوں نے حملہ کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پرنٹرز و چشمک زنی ہو تو کچھ
 عجب نہیں ہمارے گمان میں شاید بعض لوگوں کا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ
 اپنے محاورہ اور روزمرہ زبان میں سمجھا جاتا ہے غیر زبان میں اس درجہ کا فائدہ جمعی
 حاصل ہوگا کہ شخص طالب اس کا اہل زبان ہو جائے اور اتنی استعداد بہم پہنچائے کہ
 اس میں اور زبان دانوں میں بہت ہی کم فرق ہو سکے لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال
 پیدا ہونا سبھی جانتے ہیں کہ نہایت دشوار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے بالآخر اگر
 سچ پوچھیے تو آج کم استعداد و دوائے طبیبوں کو جو جو یائے تحقیق ہیں پر ان کو زمانہ تحصیل
 طب عربی کی مہلت نہیں دیتا و نیز قانون پڑھنے والے طالب علموں کو جنہیں بروقت
 مطالبہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے ایک مژدہ جان بخش اور نوید مسرت افزا
 سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب سے مسیما نفس نے قریب نوے برس کے بعد عربی
 پوشاک اتار کے اردو کا گراں بہا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ
 جناب منشی صاحب عالی جاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہم جناب منشی نولکشور صاحب سی۔
 آئی۔ ای مرحوم و مغفور نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی و اولوالعزمی و خواستگاری
 اشاعت علوم کے خیال سے عالی جناب معلی القاب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حادی فنون
 علمیہ و شرعیہ اکمل الکملاء عمدة العلماء ملاذ الفضلاء حضرت والدی العلامة جناب مولوی
 حکیم سید غلام حسنین صاحب اوام اللہ ابامہ کو قانون شیخ الرئیس کے ترجمہ بہ زبان اردو
 عام فہم ہو جانے پر مقرر فرمایا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے پانچوں جلدوں کا
 ترجمہ فرمایا ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیان راچہ بیان ناظرین خود ہی معرف

